WATTAN
The Urdu Daily
روزنامہ
وطن
بڈگام

جمعتہ المبارک
18 ستمبر 2026
FRIDAY
18 SEPTEMBER - 2026

صفحہ 08 یوراج ورلڈکپ سے قبل بڑی تبدیلیوں کے حق میں نہیں

صفحہ 08 انگلینڈ نے ٹی 20 میں سری لنکا کو 119 رن سے شکست دی

The Urdu Daily WATTAN Budgam | RNI No. JKURD/2011/37141 | قیمت: 02 روپے | صفحات: 08 | شمارہ نمبر: 230 | جلد: 16

جموں وکشمیر NHM ملازمین کی ہڑتال میں 72 گھنٹے کی توسیع

سرینگر//17 ستمبر//کے این ایس//جموں وکشمیر نیشنل ہیلتھ مشن ایمپلائز ایسوسی ایشن نے اپنی 'جوائنٹ کوآرڈینیشن کمیٹی' کے ذریعے اعلان کیا ہے کہ وہ یونین ٹیریٹری جموں و کشمیر بھر میں جاری اپنے پرامن احتجاج/ہڑتال میں 18 ستمبر 2026 سے مزید 72 گھنٹوں کی توسیع کر رہے ہیں۔ کشمیر نیوز سروس (کے این ایس) کے مطابق نیشنل ہیلتھ مشن، جموں وکشمیر کے مشن ڈائریکٹر کو بھیجے گئے ایک باضابطہ مراسلے میں ایسوسی ایشن نے کہا کہ احتجاج میں توسیع کا فیصلہ ان کے دیرینہ مطالبات کی مسلسل التوا اور متعلقہ حکام کی جانب سے کسی ٹھوس اور مقررہ مدت کے اندر حل کی عدم موجودگی کے پیش نظر کیا گیا ہے۔ ایسوسی ایشن نے واضح کیا کہ توسیع شدہ احتجاج پرامن، جمہوری اور آئینی رہے گا، اور/101

وزیراعظم مودی کا 76 واں یوم پیدائش، ملکی اور غیر ملکی سیاسی و غیر سیاسی شخصیات بشمول صدر جمہوریہ کی مبارکباد اور نیک خواہشات کا اظہار

5 کمزور معیشتوں سے 5 سرفہرست معیشتوں تک ہندوستان کا سفر انتہائی اہم

جموں وکشمیر میں ترقی، فلاحی اسکیموں، سڑکوں، سرنگوں اور ریل رابطے کی مضبوطی وزیراعظم مودی کی بدولت ممکن: لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا

کشمیر کو ریلوے نیٹ ورک سے جوڑنے کا دیرینہ خواب بھی شرمندہ تعبیر، لاکھوں کروڑ مالیت کے سڑک اور سرنگ کے منصوبوں پر کام جاری

سری نگر//۱۷ستمبر// جے کے این ایس//وزیراعظم نریندر مودی نے 17 ستمبر 2026 کو اپنی 76 ویں سالگرہ منائی، جو عوامی عہدے پر ان کے 25 سال مکمل ہونے کا بھی سنگ میل ہے۔ یوم پیدائش پر وزیراعظم مودی کو صدر جمہوریہ، نائب صدر، مرکزی وزراء بشمول وزیر داخلہ امت شاہ، وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ، اسپیکر لوک سبھا اوم برلا، اپوزیشن لیڈران بشمول سونیا گاندھی، راہل گاندھی، کھرگے، دیگر سینئر سیاسی لیڈروں، وزرائے اعلیٰ بشمول عمر عبداللہ، گورنروں اور لیفٹنٹ گورنروں

بشمول منوج سنہا اور غیر سیاسی شخصیات نے بھی دلی مبارکباد پیش کی اور نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ جے کے این ایس کے مطابق وزیراعظم مودی کے یوم پیدائش کی مرکزی تقریب نئی دہلی کے یشوبھومی کنونشن سینٹر میں منعقد ہوئی، جہاں وزیراعظم مودی نے سیمی کنڈکٹر انڈسٹری کانفرنس کے پانچویں ایڈیشن کا افتتاح کیا۔ ادھر جموں وکشمیر کے لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا نے جمعرات کو کہا کہ وزیراعظم نریندر مودی کی قیادت میں جموں وکشمیر نے نمایاں ترقی اور فلاحی اسکیموں/102

ادھم پور جنگلات میں فورسز اور ملی ٹینٹوں کے درمیان جھڑپ

2 پاکستانی جیش ملی ٹینٹ ہلاک

بڑی مقدار میں اسلحہ اور گولی بارود ضبط: پولیس

سرینگر//17 ستمبر//کے این ایس//جموں صوبے کے ادھم پور علاقے میں فورسز اور ملی ٹینٹوں کے درمیان ایک جھڑپ میں 2 ملی ٹینٹ مارے گئے ہیں جبکہ علاقے میں بڑے پیمانے پر سرچ آپریشن جاری ہے اس دوران جائے جھڑپ سے ایک اوور گراونڈ ورکر کو بھی گرفتار کیا گیا ہے۔ کشمیر نیوز سروس (کے این ایس) کے مطابق جموں وکشمیر کے ضلع ادھم پور میں واقع مجالٹہ کے دور افتادہ علاقے 'براتل سوان' اور 'کھوبان'/103

وزیراعظم نریندر مودی کی عوامی زندگی کے 25 سال غریبوں کیلئے سنہری دور!: امت شاہ

12 برسوں میں 25 کروڑ لوگوں کو غربت سے باہر نکالا

کہا آرٹیکل 370 کی منسوخی، شہریت ترمیمی ایکٹ اور دیگر کئی اہم فیصلے ناقابل فراموش

سری نگر//۱۷ستمبر//جے کے این ایس//مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے جمعرات کو کہا کہ وزیراعظم نریندر مودی کی عوامی زندگی کے 25 سالوں کو غریبوں کی فلاح و بہبود اور ہندوستان کی خوشحالی کی بنیاد رکھنے والے دور کے طور پر دیکھا جانا چاہیے۔ وہ وڈنگر میں 'سیوا سنکلپ ابھیان' (خدمت کے عزم کی مہم) کا افتتاح کرنے اور وزیراعظم مودی کی سالگرہ کے موقع پر وارانسی کے لیے

بائیک ریلی کو روانہ کرنے کے بعد خطاب کر رہے تھے۔ جے کے این ایس کے مطابق 17 ستمبر 1950 کو گجرات کے مہسانہ ضلع کے وڈنگر میں پیدا ہونے والے وزیراعظم مودی جمعرات کو 76 برس کے ہو گئے۔ وہ 7 اکتوبر کو عوامی عہدے پر مسلسل 25 سال مکمل کر رہے ہیں؛ انہوں نے 2014 میں وزیراعظم بننے سے قبل 2001 میں پہلی بار گجرات کے وزیراعلیٰ کے طور پر حلف اٹھایا تھا۔ ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے کہا کہ وزیراعظم مودی کی عوامی زندگی کے 25 سالوں کو تاریخ/104

اپنی انا چھوڑیں، بتائیں ریزرویشن کی فائل کہاں ہے

آغا روح اللہ کا وزیر اعلیٰ عمر عبد اللہ حکومت سے مطالبہ

سرینگر//17 ستمبر//کے این ایس//سری نگر لوک سبھا کے رکن پارلیمنٹ آغا سید روح اللہ مہدی نے جمعرات کو جموں و کشمیر حکومت سے ریزرویشن کے مسئلے کو حل کرنے میں تاخیر پر سوال اٹھایا اور الزام لگایا کہ انتظامیہ اس معاملے کو آگے بڑھانے میں سنجیدہ نہیں ہے۔ کشمیر نیوز سروس (کے این ایس) کے مطابق یہاں نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے روح اللہ نے کہا کہ اس مسئلے پر تقریباً دو سال سے بات چیت ہو رہی ہے لیکن حکومت اسے/105

وزیراعظم کو ان کے 76 ویں جنم دن کے موقعہ پر مبارکباد اور نیک خواہشات پیش کرتا ہوں

وزیراعظم کی قیادت میں بھارت وکست بھارت کے ہدف کی جانب پراعتماد انداز میں گامزن/وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ

سرینگر//17 ستمبر//اے پی آئی//وزیر اعظم کی قیادت میں بھارت وکست بھارت کے ہدف کی جانب پُراعتماد انداز میں گامزن ہونے کا عندیہ دیتے ہوئے وزیر دفاع نے کہا کہ بنیادی ڈھانچے، ڈیجیٹل رابطے، غریبوں کی فلاح واختراع اور کاروباری سرگرمیوں سمیت مختلف شعبوں میں نمایاں پیش رفت ہوئی ہے۔ اے پی آئی نیوز کے مطابق وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے وزیراعظم کو ان کی 76 ویں سالگرہ پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ ان کی قیادت میں بھارت وکست بھارت 2047 کے ہدف کے حصول کی جانب پُراعتماد انداز میں آگے بڑھ رہا ہے۔ اپنی سماجی رابطہ سائٹ 'ایکس' پر وزیر دفاع نے بیان میں کہا کہ ملک اپنی تہذیبی جڑوں سے طاقت حاصل کرتے ہوئے نئے عزم کے ساتھ ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ انہوں نے اپنے پیغام میں کہا کہ وزیراعظم نریندر مودی کو ان کی سالگرہ پر مبارکباد اور نیک خواہشات پیش کرتا ہوں۔ ان کی قیادت میں بھارت وکست بھارت کے ہدف کے حصول کی جانب آگے بڑھ رہا ہے۔

انہوں نے کہا کہ بنیادی ڈھانچے سے لے کر ڈیجیٹل رابطے تک، غریبوں کی فلاح و بہبود سے لے کر اختراع اور کاروباری سرگرمیوں تک، ملک نے ہر شعبے میں تاریخی اور نمایاں پیش رفت کی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ عوام کے لیے زندگی گزارنے میں آسانی بڑھی ہے، مواقع میں اضافہ ہوا ہے اور ہر فرد کے وقار کو مزید تقویت ملی ہے۔ وزیر دفاع نے اپنے تفصیلی پیغام میں کہا کہ وزیراعظم مودی نے اچھی حکمرانی اور عوامی خدمت کو ملک کے ترقیاتی سفر کا مرکز بنایا ہے، جس کے نتیجے میں انتظامیہ مزید شفاف، جواب دہ اور عوام پر مرکوز ہوئی ہے۔ راج ناتھ سنگھ نے کہا کہ مودی کی قیادت میں بھارت کی تہذیبی اقدار اور مالا مال ثقافتی ورثے/106

خصوصی تحقیقاتی ادارے این آئی اے عدالت کی خصوصی کارروائی

ممنوعہ لشکر طیبہ کے رکن کے نام ناقابل ضمانت وارنٹ جاری کردی

سرینگر//17 ستمبر//اے پی آئی//جموں کی این آئی اے عدالت نے ممنوعہ لشکر کمانڈر کے خلاف ناقابل ضمانت وارنٹ جاری کردی۔ پہلگام حملے سمیت کئی بڑے دہشت گردانہ واقعات سے مبینہ طور پر منسلک ہونے کا الزام، پاکستان میں مقیم ملی ٹنٹ کی گرفتاری کیلئے این آئی اے نے عدالت سے گرفتاری وارنٹ کی درخواست کی تھی۔ اے پی آئی نیوز کے مطابق جموں کی خصوصی این آئی اے عدالت نے پاکستان میں مقیم ممنوعہ لشکر طیبہ کے کمانڈر سیف اللہ کے خلاف ناقابل ضمانت وارنٹ گرفتاری جاری کی۔ حکام کے مطابق مذکورہ ملی ٹنٹ کو اپریل 2025 کے پہلگام حملے سمیت کئی بڑے دہشت گردانہ واقعات سے جوڑا گیا ہے۔ سیف اللہ پاکستان کے قصور ضلع کے چنگا منگا گاؤں کا رہائشی بتایا گیا ہے وہ ممنوعہ لشکر طیبہ میں سجاد جٹ، علی بھائی، حبیب اللہ ملک، لنگڑا نومی، نومان، عثمان حبیب اور سائی سمیت مختلف ناموں سے بھی جانا جاتا ہے۔ حکام کے مطابق وہ گذشتہ دو دہائیوں سے لشکر طیبہ کی سرگرمیوں میں فعال رہا ہے۔ ناقابل ضمانت وارنٹ این آئی اے کی جانب سے مبینہ لشکر طیبہ/107

این ایچ ایم ملازمین ہڑتال ختم کر کے ڈیوٹی پر واپس لوٹ آئیں

حکومت ملازمین کے جائز مسائل پر غور کرنے کیلئے تیار

ہڑتال کے باعث عام لوگوں کو صحت کی سہولیات کے حصول میں مشکلات کا سامنا: سکینہ ایتو

سرینگر//17 ستمبر//این این پی//نیشنل ہیلتھ مشن (این ایچ ایم) کے ملازمین سے ہڑتال ختم کر کے ڈیوٹی پر واپس آنے کی اپیل کرتے ہوئے جموں و کشمیر کی وزیر صحت و طبی تعلیم سکینہ ایتو نے یقین دلایا کہ حکومت ملازمین کی جانب سے اٹھائے گئے مسائل اور مطالبات کا جائزہ لے گی اور اپنے دائرہ اختیار میں آنے والے مسائل کو حل کرنے کے لیے ہر ممکن

کوشش کی جائے گی۔ نیشنل نیوز بیورو (این این پی) کے مطابق پانپور میں صحافیوں سے بات کرتے ہوئے جموں و کشمیر کی وزیر صحت و طبی تعلیم سکینہ ایتو نے کہا کہ حکومت نے احتجاج کرنے والے این ایچ ایم ملازمین کے ساتھ کئی مرتبہ بات چیت کی ہے، جبکہ انہوں نے خود بھی پہلے ملازمین کے نمائندوں سے ملاقات کر کے ان کے مسائل سنے ہیں۔ وزیر صحت نے کہا کہ احتجاج کرنے والے ملازمین حکومت اور/108

ڈرائیور معاشرے میں زیادہ احترام اور فلاحی تعاون کے مستحق

ڈرائیوروں اور ان کے بچوں کیلئے مالی معاونت کیلئے اقدامات اٹھانے کی اہم ضرورت ہے/ڈی آئی جی ٹریفک

سرینگر// 17 ستمبر //اے پی آئی//ڈرائیوروں کو معاشرے میں زیادہ احترام اور فلاحی تعاون کے مستحق ہونے کا عندیہ دیتے ہوئے ڈی آئی جی ٹریفک نے کہا کہ ڈرائیوروں کی عزت وقار کو یقینی بنانے کیلئے سال بھر کوششیں کی جائیں گی۔ ریٹائرمنٹ کے بعد بھی فلاح و بہبود پر توجہ دینے کی اشد ضرورت۔ اے پی آئی نیوز کے مطابق ڈی آئی جی ٹریفک کشمیر حبیب الرحمان نے کہا کہ معاشرے اور معیشت میں ڈرائیوروں کی اہم خدمات کے پیش نظر انہیں زیادہ احترام اور فلاحی تعاون فراہم کیا جانا چاہئے۔ سرینگر میں ڈرائیورز ڈے کے سلسلے میں منعقد واکاتھن کے موقعہ پر ذرائع ابلاغ سے بات چیت کرتے ہوئے ڈی آئی جی نے کہا کہ ڈرائیور معاشرے اور معیشت کا اہم حصہ ہیں اور ان کے وقار اور فلاح و بہبود کو یقینی بنانے کیلئے مزید کوششوں کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ سال بھر یہ کوششیں کی جائیں گی کہ ڈرائیوروں کو وہ احترام ملے جس کے/109

(AI) کی حفاظت پر مسابقت دنیا برداشت نہیں کرسکتی، عالمی تعاون ضروری

سرینگر//17 ستمبر//اے پی آئی//اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل نے مصنوعی ذہانت (AI) کے شعبے میں عالمی سطح پر مقابلہ کرنے والے ممالک سے ٹیکنالوجی کے ممکنہ خطرات سے نمٹنے کیلئے تعاون کی اپیل کرتے ہوئے خبردار کیا کہ دنیا (AI) کی حفاظت کے معاملے میں نتیجے کی طرف دوڑ کی متحمل نہیں ہوسکتی۔ اے پی آئی نیوز کے مطابق اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل گوتیرس نے مصنوعی ذہانت کی ٹیکنالوجی کے میدان میں صف اول پر موجود ماہرین کی/110

پہلی برف باری اور شبانہ بارش کیساتھ کشمیر میں موسم سرما کی دستک

وادی گریز کی پہاڑی چوٹیوں پر پہلی برف باری

کابل گلی سمیت تلیل وادی کے بالائی علاقوں نے سفید چادر اوڑھ لی

سری نگر سمیت میدانی علاقوں میں بارش، درجہ حرارت میں نمایاں کمی

سری نگر//۱۷ستمبر// جے کے این ایس//موسمیاتی ماہرین کی اس پیش گوئی کہ بدھ اور جمعرات کی درمیانی رات کشمیر کے کچھ بالائی علاقوں میں ہلکی برف باری متوقع ہے، شمالی کشمیر کی گریز وادی کے بالائی علاقوں میں رواں موسم کی پہلی برف باری ہوئی، جس کے بعد تلیل وادی کی کابل گلی اور ملحقہ پہاڑی علاقے برف کی سفید چادر میں ڈھک گئے۔ برف باری کے ساتھ ہی بالائی علاقوں میں درجہ حرارت میں بھی نمایاں کمی ریکارڈ کی گئی۔ جے کے

این ایس کو ملی تفصیلات کے مطابق کابل گلی تلیل وادی کے بلندترین علاقوں میں شامل ہے، جہاں موسم کی ابتدائی برف باری عام طور پر سردیوں کی آمد کا ابتدائی اشارہ سمجھی جاتی ہے۔ تازہ برف باری کے نتیجے میں علاقے کے سرسبز پہاڑی مناظر نے یکسر سردیوں کا روپ اختیار کرلیا ہے۔ بالائی علاقوں میں موسم کی اچانک تبدیلی کے پیش نظر مقامی باشندوں اور پہاڑی علاقوں کا رخ کرنے والے مسافروں کو محتاط رہنے کی ضرورت ہے، کیونکہ/112

حکومت کے پاس کوئی اختیار نہیں تو عمر عبداللہ کو اسمبلی تحلیل کر دینی چاہیے: اپوزیشن لیڈر

ریاستی حیثیت کی بحالی کے بعد نئے انتخابات ناگزیر

دفعہ 370 کی منسوخی اکیلے بی جے پی کا نہیں بلکہ پوری پارلیمنٹ کا فیصلہ تھا: سنیل شرما

سری نگر//۱۷ستمبر// جے کے این ایس//قانون ساز اسمبلی میں قائد حزب اختلاف اور بی جے پی جموں وکشمیر کے سینئر لیڈر سنیل شرما نے نیشنل کانفرنس کی سربراہی والی 19 ماہ پرانی حکومت پر تنقید کے تیر برسانے کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے جمعرات کو کہا کہ اگر حکومت کے پاس فیصلے کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے تو وزیراعلیٰ عمر عبداللہ کو اسمبلی تحلیل کر دینی چاہیے۔ جے کے این ایس کے مطابق اننت ناگ میں صحافیوں سے بات کرتے ہوئے اپوزیشن لیڈر سنیل شرما نے کہا کہ اگر حکومت کے پاس کوئی اختیار نہیں ہے

اور وہ صرف تنخواہیں لے رہی ہے، تو عمر عبداللہ کیلئے بہتر ہوگا کہ وہ فیصلہ کریں اور اسمبلی تحلیل کر دیں تاکہ سب سکون سے بیٹھ سکیں۔ انہوں نے کہا کہ ریاستی حیثیت کی بحالی کے بعد نئے انتخابات کی ضرورت ہوگی، کیونکہ موجودہ آئینی انتظام یونین ٹیریٹری (مرکزی زیر انتظام علاقہ) کا ہے۔ سنیل شرما نے کہا کہ جب بھی ریاستی حیثیت بحال ہوگی، ریاست میں نئے انتخابات ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ اگر آج ریاستی حیثیت بحال ہوتی ہے تو انتخابات کروانے پڑیں گے کیونکہ نیا آئینی انتظام ایک ریاست کا ہوگا۔ موجودہ انتظام کے تحت ہونے والے انتخابات یونین ٹیریٹری کے لیے تھے۔ سنیل شرما نے کہا کہ اگر ہمیں انتخابات کا انتظار کرنا ہے تو عمر عبداللہ تب تک کس لئے آئے ہیں؟ کیا وہ عیش/111

نبی کریمؐ تاقیامت پوری انسانیت کیلئے کامل نمونہ اور مکمل رہنما ہیں

تحریر-----
محمد اسمعیل خان

انسان سب سے زیادہ اس بات کا محتاج ہے کہ جینے اور مرنے کا سلیقہ سیکھے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر دور میں انبیاء کرام مبعوث فرمائے لیکن ان کی تعلیمات اپنے ملک اور قوم تک محدود تھیں، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم الانبیاء بن کر تشریف لائے، آپؐ پر نازل ہونے والی کتاب قرآن اور آپؐ کی احادیث سارے عالم کیلئے ہیں اور آپؐ کے اسوہ میں ہمارے لئے بہترین نمونہ حیات ہے۔

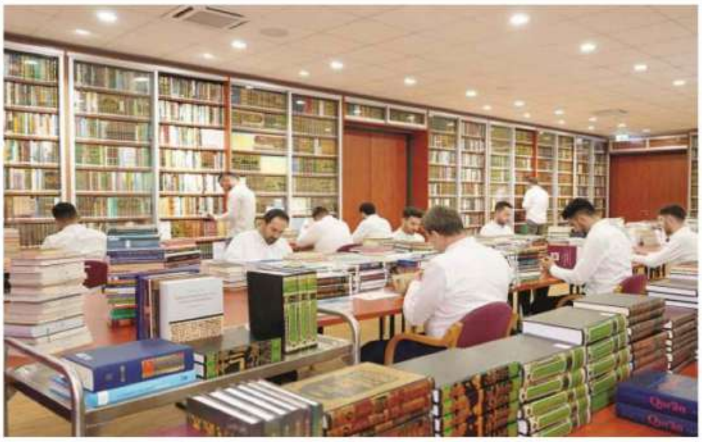

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی جو بستی بسائی ہے، وہ بڑی وسیع، خوبصورت اور متنوع ہے، ہزاروں مخلوقات ہیں اور ہر ایک دوسرے سے مختلف؛ بلکہ اپنی صلاحیتوں اور عادتوں کے اعتبار سے بالکل متضاد کیفیتوں کی حامل؛ لیکن وہ سب ایک مقررہ دستور کے مطابق اپنی ڈیوٹی انجام دیتے ہیں۔ سورج کو معلوم ہے کہ اسے مشرق سے نکلنا ہے اور مغرب کی سمت میں ڈوبنا ہے، سمندر ہزاروں سال سے اپنے دائرہ میں مسلسل بہہ رہا ہے اور اپنی تلاطم خیز موجوں کے ساتھ کروٹیں لیتا رہتا ہے، وہ فضا کو بادل کی سوغات دیتا ہے اور دن رات زمین کی آلائشوں کو تحلیل کرنے میں لگا ہوا ہے، جمادات و نباتات ہی نہیں، حیوانات کا بھی یہی حال ہے، ان کا کھانا پینا، لڑنا جھگڑنا، اپنی غذاؤں کو تلاش کرنا، حملہ کرنا اور مدافعت کرنا ہم دیکھتے ہیں لیکن قدرت نے ان کو بھی ان کی زندگی کا دستور پڑھا اور سمجھا دیا ہے۔ گائے اور بکری گھاس اور درخت کے پتے کھاتی ہیں، شیر اور باز زندہ جانوروں کا شکار کرتے ہیں، چیل مردار کی تلاش میں چپہ چپہ چھانتی پھرتی ہے، بعض جانور ہیں جو چارہ بھی کھاتے ہیں اور اپنے سے چھوٹے جانوروں کو بھی ہضم کر جاتے ہیں، پرندوں کو اپنا گھونسلہ بنانا اور چوہوں کو اپنا سرنگ نما مکان بنانا معلوم ہے، مکڑے جالے بنتے ہیں اور شہد کی مکھیاں اپنا چھتا تیار کرتی ہیں، جس میں اتنے کمرے ہوتے ہیں کہ شاید بادشاہوں کے محلات میں بھی نہ رہتے ہوں، یہ سب اللہ کی رہنمائی اور ہدایت کا نتیجہ ہے، اسی کو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''ہمارا رب وہی ہے جس نے ہر چیز کو (اس کے لائق) وجود بخشا پھر (اس کے حسب حال) اس کی رہنمائی کی۔'' (سورہ طٰہٰ:۵۰) یعنی یہ رب کائنات کا کمال ہے کہ اس نے ہر چیز کو صورت بھی بخشی اور اسے زندگی گزارنے کے بارے میں راہ بھی بجھائی اور سلیقہ بھی سکھایا۔

اور یہ کچھ جانوروں ہی کے ساتھ مخصوص نہیں ہے، حضرت انسان کے وجود میں بھی ہدایت ربانی کے اس تکوینی نظام کا مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔ ماں باپ کی ذرا سی بے توجہی ہو تو بچہ کا رونا اور لاڈ پیار پر مسکرانا اسی ہدایت ربانی کا مظہر ہے، اس بے زبان اور بے شعور بچہ کو کس نے سکھایا کہ دُکھ اور درد کا اظہار رو کر اور خوشی کا اظہار ہنس کر اور مسکرا کر کیا جاتا ہے؟
تو جب خدا نے ہر چیز کو ایک مقصد کیلئے پیدا کیا ہے اور اسے دنیا میں رہنے سہنے کا طریقہ بتا دیا ہے، تو کیا انسان کو اپنی زندگی بسر کرنے کیلئے کسی طریقہ اور نظام کی ضرورت نہ ہو گی؟ یقیناً ہو گی، بلکہ زیادہ ہو گی؛ کیونکہ انسان ایک حد تک بااختیار مخلوق ہے اور عقل و فہم کی نعمت نے اس کی نیکی اور بدی کے دائرہ کو بہت وسیع کر دیا ہے۔ شیر ایک وقت میں ایک ہی انسان یا حیوان کو شکار بناتا ہے، سانپ ایک بار ڈس کر ایک وجود کو فنا کر سکتا ہے؛ لیکن انسان کا حال یہ ہے کہ وہ ایک ایٹم بم کے ذریعہ بیک وقت ایک پورے خطہ کو تباہ و برباد کر سکتا ہے اور بیک جنبش پلک لاکھوں انسانوں کی جان لے سکتا ہے۔ اس لئے ظاہر ہے کہ وہ سب سے زیادہ اس بات کا محتاج ہے کہ جینے اور مرنے کا سلیقہ سیکھے اور زندگی گزارنے کا طور و طریق جانے۔ سوال یہ ہے کہ انسان کو زندگی گزارنے کا طریقہ کون بتائے؟ غور کیا جائے تو ایک سیدھی سادی اور دیکھی جانی حقیقت یہ ہے کہ جو شخص کسی مشین کو بناتا اور کسی شئے کو ایجاد کرتا ہے، وہی اس کی ضروریات سے آگاہ بھی ہوتا ہے اور اس کیلئے مناسب و غیر مناسب اور درست و نادرست طریقہ استعمال کے صحیح فیصلے بھی کر سکتا ہے۔ اس لئے جب اللہ تعالیٰ انسان کا خالق و رب ہے، اسی نے ہمیں پیدا کیا ہے اور اسی کے اشارہ و حکم سے ہم اس کائنات میں زندہ ہیں تو ضرور ہے کہ وہی ہمیں زندگی کے طور و طریق بھی سمجھائے اور یقیناً اسی کا دیا ہوا نظام حیات ہمارے لئے مفید ہو سکتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''خبردار! (ہر چیز کی) تخلیق اور حکم و تدبیر کا نظام چلانا اسی کا کام ہے۔'' (الاعراف:۵۴)
دُنیا میں بھی آپ جب کسی کمپنی سے کوئی بڑی مشین حاصل کرتے ہیں تو وہ ایک طرف اس مشین کی تفصیلات پر مشتمل کتابچہ آپ کے حوالہ کرتی ہے اور ساتھ ساتھ اپنے ایک انجینئر کو بھی آپ کی مدد کیلئے بھیجتی ہے کہ کتاب میں جو نظریہ بیان کیا گیا ہے، یہ انجینئر اور ماہر کاریگر اس کو عملی طور پر برت کر دکھائے اور محسوس طریقہ پر سمجھائے۔ کسی تمثیل کے بغیر یہی صورت آسمانی کتاب اور انبیاء کی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کتابیں نظام حیات کی رہنمائی کرتی ہیں کہ انسان کو اس دنیا میں اپنی صلاحیتیں کس طرح استعمال کرنی چاہئیں؟ اور پیغمبر کی زندگی اس کی عملی صورت گری ہے، گویا پیغمبر کتاب الٰہی کی شرح اور اس کا بیان ہوتا ہے، ایک ایک حرف جو اس کی زبان سے نکلے، ایک ایک عمل جو اس کے اعضاء و جوارح سے صادر ہو اور ایک ایک اختیاری کیفیت جو اس پر طاری ہو، منشاءِ ربانی کا اظہار اور انسانیت کیلئے اُسوہ و نمونہ ہے۔ اسی لئے فرمایا گیا کہ ''جس نے رسولؐ کی اطاعت کی، اس نے اللہ کی اطاعت کی۔'' (سورہ النساء:۸۰)
گویا نبوت محض قلب و ذہن کی تسلی کا سامان اور آخرت کی فلاح و نجات ہی کا ذریعہ نہیں ہے؛ بلکہ یہ سب سے بڑی انسانی ضرورت ہے۔ جس طرح انسان اپنے جسم کیلئے غذا کا، تن ڈھکنے کے لئے لباس و پوشاک کا، علاج کے لئے دوا کا اور اپنی مدافعت اور حفاظت کے لئے اسلحہ اور ہتھیار کا محتاج ہے، اس سے بڑھ کر وہ انبیاء اور انبیاء کی تعلیمات کا محتاج ہے کیونکہ انبیاء کی تعلیمات اس کے پورے وجود کیلئے غذا ہیں، وہ ذہن و دماغ کو بتاتی ہیں کہ انہیں کیا سوچنا چاہئے؟ وہ آنکھوں کی رہنمائی کرتی ہیں کہ انہیں کیا دیکھنا اور کیا نہ دیکھنا چاہئے؟ وہ زبان کو ہدایت دیتی ہیں کہ اللہ کی اس عظیم نعمت کا استعمال کن مقاصد کیلئے کیا جائے اور کن مفاسد سے بچا جائے؟ وہ ہاتھوں سے کہتی ہیں کہ یہ ظلم اور ظالموں کے خلاف اُٹھیں نہ کہ مظلوموں اور کمزوروں کے خلاف، وہ پاؤں کو بتاتی ہیں کہ انہیں نیکی اور حق کی راہ میں چلنا چاہئے نہ کہ باطل اور برائی کے راستہ میں، اور ان کی چال تواضع و انکسار اور عجز و فروتنی کی ہونی چاہئے نہ کہ کبر و افتخار اور غرور و استکبار کی۔
اب سوال یہ ہے کہ کون سی شخصیت انسانیت کیلئے نمونہ اور آئیڈیل بن سکتی ہے؟ تو مذاہب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس دنیا میں شروع ہی سے اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبروں اور کتابوں کو بھیجتے رہے ہیں۔ قرآن مجید کے بیان کے مطابق ''کوئی قوم ایسی نہیں گزری، جس میں اللہ تعالیٰ کے رسول نہیں آئے ہوں۔'' (فاطر:۲۴) اور خود ان کی زبان میں اللہ کی کتاب نہ اُتاری گئی ہو ''اور ہم نے کسی رسول کو نہیں بھیجا مگر اپنی قوم کی زبان کے ساتھ۔'' (ابراہیم:۴) نبوت کا یہ سلسلہ سرکار دوعالم محمد مصطفیٰؐ پر پایۂ تکمیل کو پہنچ گیا، دین و عقیدہ تو ہمیشہ ایک ہی رہا ہے، جس کی بنیاد توحید، رسالت اور آخرت کا تصور ہے؛ لیکن انسانی ضرورتوں اور تمدنی ترقیوں کے لحاظ سے زندگی گزارنے کے قانون میں خالق کائنات کی طرف سے تھوڑی بہت تبدیلی کی جاتی رہی ہے، خالق کائنات کے اسی قانون کو 'شریعت' کہتے ہیں۔
اس لئے اب پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت ہی قیامت تک کیلئے اور پوری انسانیت کیلئے کامل نمونہ اور مکمل رہنما ہے، یہ محض خوش گمانی نہیں ہے بلکہ یہ ایک ایسا واقعہ ہے جس پر تاریخ کی شہادت موجود ہے؛ کیوں کہ پوری انسانیت کیلئے وہی شخصیت نمونہ بن سکتی ہے، جس میں کم سے کم چار باتیں پائی جائیں، اول: یہ کہ اس کی سیرت تاریخی طور پر محفوظ ہو اور ایسے مستند اور معتبر ذریعوں سے ہم تک پہنچی ہو، جن پر ہم اعتماد کر سکیں، دوسرے: اس کا پیغام اور اس کا عطا کیا ہوا دستور زندگی تمام انسانیت کیلئے ہو، کسی مخصوص علاقہ یا نسل کے لوگوں کیلئے نہ ہو، تیسرے: اس کی سیرت زندگی کے ہر گوشہ کے لئے رہنمائی کرتی ہو اور اس کو اپنا رہنما تسلیم کرنے کے بعد انسان اپنی زندگی میں کہیں کوئی خلا نہ پائے، چوتھے: اس کی زندگی انسانیت کیلئے قابل اتباع بن سکتی ہو اور اس کی پیروی انسانی طاقت سے باہر نہ ہو۔
اب تاریخی تحفظ کے اعتبار سے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت دیکھئے کہ آپؐ کی سیرت کے دو بنیادی ماخذ ہیں: کتاب اللہ اور سنت رسول۔ قرآن مجید نہ صرف اپنے الفاظ؛ بلکہ اپنے رسم الخط اور لب و لہجہ کے ساتھ آج تک محفوظ ہے، آپؐ نے اپنی حیات مبارکہ میں خود اپنی نگرانی میں اس کی کتابت کرائی، (الاتقان فی علوم القرآن:۱/۶۴) سورتوں اور آیتوں کی ترتیب قائم کی، (روح المعانی:۱/۲۶) پھر آپؐ کے دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد ایک سال بھی نہ گزر پایا تھا کہ خلیفۂ اول حضرت ابو بکر صدیقؓ نے صحابہؓ سے نوشتے حاصل کر کے اس کو یکجا کیا اور لب و لہجہ کا جو ہلکا سا اختلاف تھا، اسے حضرت عثمان غنیؓ نے ختم کر کے اپنے عہد خلافت میں تمام لوگوں کو ایک ہی لہجہ پر متفق کر دیا، (مباحث فی علوم القرآن لمناع القطان:۱۳۳)---وہ اُس وقت سے آج تک ہر دور میں ہزاروں لاکھوں سینوں میں من و عن محفوظ ہے اور قرأت میں کہیں کوئی ایسا اختلاف نہیں ہے، جس کو معنی میں تغیر کی حد تک اختلاف کہا جا سکے۔
دوسرا ماخذ ''حدیث'' ہے۔ احادیث تمام کی تمام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے مروی ہیں، اس کے ایک قابل لحاظ حصہ کی کتابت خود آپؐ کے عہد میں ہو چکی تھی۔ آپؐ کے وصال کے صرف سو سال بعد ہی احادیث کے بڑے بڑے مجموعے مرتب ہو گئے، ہر حدیث کی سند محفوظ ہے اور کتابوں میں درج ہے، سند میں آنے والے تمام راویوں کے حالات بھی محفوظ ہیں، انہیں دیکھ کر آج بھی فیصلہ کیا جا سکتا ہے کہ وہ کس حد تک مستند یا غیر مستند ہیں؟ تاریخی طور پر ایسا تحفظ کسی اور مذہبی پیشوا کے حصہ میں نہ آ سکا۔ اب ظاہر ہے کہ تاریخی استناد اور تحفظ کے لحاظ سے ہمارے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ آپؐ ہی کی ذات گرامی کی طرف رُجوع کریں۔

دوسرے: کسی مذہب کے عالمگیر ہونے کیلئے ضروری ہے کہ وہ پوری انسانیت کو مخاطب کرتا ہو اور وہ ان کو ایک نظر سے دیکھتا ہو، اس نقطۂ نظر سے پیغمبر اسلام کو دیکھئے کہ قرآن نے صاف اعلان کیا ہے کہ ''آپؐ کو تمام انسانیت کی طرف بھیجا گیا ہے۔'' (سبا:۲۸)

نیز قرآن مجید کو تمام انسانوں کیلئے ہدایت کا پیغام قرار دیا گیا ہے، (البقرۃ:۱۸۵) بلکہ آپؐ کو پورے عالم کیلئے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔ (الانبیاء:۱۰۷)
اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ آپؐ کی بارگاہ نبوت میں حبش کے بلال بھی ہیں، روم کے صہیب بھی، فارس کے سلمان بھی ہیں، بنی اسرائیل کے عبداللہ بن سلام بھی اور یمن کے ابوہریرہ بھی، (رضی اللہ عنہم) اس دربار میں نہ رنگ کی بنیاد پر کوئی تفریق ہے نہ نسل کی بنیاد پر، نہ علاقہ کی بنیاد پر کوئی امتیاز ہے، نہ زبان کی بنیاد پر، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس تصور ہی کو رد فرمایا کہ انسان پیدائشی طور پر اونچا اور نیچا ہوتا ہے۔
پوری انسانیت کے لئے اُسوہ ہونے کی تیسری بنیادی شرط یہ ہے کہ اس کی سیرت میں زندگی کے تمام گوشوں کے لئے رہنمائی موجود ہو، اس کا بہترین نمونہ اگر کہیں مل سکتا ہے تو وہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت ہے، انسان خلوت میں ہو یا جلوت میں، بزرگوں کے ساتھ ہو یا عزیزوں کے ساتھ، بزم میں ہو یا رزم میں، دشمنوں کا سامنا ہو یا دوستوں کا، عدالت کی کرسی پر ہو یا خود مقدمہ کا فریق ہو، تخت اقتدار پر ہو یا کسی کے اقتدار کے تحت، استاذ ہو یا طالب علم، تجارت و کاروبار میں ہو یا اللہ تعالیٰ سے راز و نیاز میں، رنج و الم کی شام ہو یا مسرت و شادمانی کی صبح، فتح سے ہمکنار ہو یا شکست سے دوچار، اولاد ہو یا ماں باپ، شوہر و بیوی ہو یا بھائی بہن، مریض ہو یا معالج، تیماردار ہو یا خود تیمارداری کا محتاج، سرمایہ دار اور آجر ہو یا مزدور و اجیر، قرض دہندہ ہو یا مقروض، دولت مند ہو یا غریب، جوان ہو یا بوڑھا، سفر میں ہو یا حضر میں، عالم ہو یا جاہل، خدا کی توفیق سے نیک عمل اس نے کئے ہوں یا اس کا دامن عمل گناہ سے آلودہ ہو، غرض ہر موقع پر اور ہر حالت و کیفیت میں اس کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عملی نمونہ یا آپؐ کے ارشادات اس کی رہنمائی کرتے ہیں۔
اب چوتھے نکتہ پر غور کیجئے۔ یہ بات اہم ہے کہ نبی فرشتہ یا دیوتا یا کسی دیوتا کا اوتار نہیں ہوتا؛ بلکہ وہ ایک انسان ہوتا ہے؛ کیوں کہ انسان مافوق العادت ہستی کو اپنے لئے اُسوہ نہیں بنا سکتا، انسان کے لئے وہی شخصیت نمونہ بن سکتی ہے جس کو انسانی ضرورتیں پیش آتی ہوں اور جو انسان کو پیش آنے والے عوارض سے دوچار ہوتا ہو؛ تاکہ زندگی میں پیش آنے والے تمام مسائل کے لئے وہ اس کی شخصیت کو آئینہ بنائے۔

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت میں ہم دیکھتے ہیں کہ آپؐ کو بھوک بھی لگتی ہے، آپؐ بیمار بھی ہوتے ہیں، فتح پانے کے ساتھ ساتھ شکست سے دوچار بھی ہوتے ہیں، بیویاں ہیں، بال بچے ہیں، بھول چوک بھی ہوتی ہے، غرض کہ انسان کو جو کچھ پیش آتا ہے، وہ سب آپؐ کو بھی پیش آیا ہے۔ اہل مکہ کو یہی اعتراض تھا کہ آپؐ تو ہمارے ہی طرح چلتے پھرتے ہیں، کھاتے پیتے ہیں، آپ نبی کیسے ہو سکتے ہیں؟ (الفرقان:۷) قرآن مجید نے آپؐ کی زبان سے ان کو جواب دلوایا کہ میں نے تو کسی اور مخلوق ہونے کا دعویٰ نہیں کیا ہے، میں تو خود اعتراف کرتا ہوں کہ میں تمہاری ہی طرح ایک انسان ہوں، فرق یہ ہے کہ مجھ پر اللہ کی وحی نازل ہوتی ہے۔ (حم السجدۃ:۶) اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کی شخصیت انسانیت کے لئے نمونہ عمل ہو سکتی ہے۔

The Urdu Daily
WATTAN
وطن سرینگر

او آئی سی نے حوثیوں کے حملوں کی مذمت کی

نئی دہلی (ایم این این): اسلامی تعاون تنظیم (او آئی سی) کے جنرل سیکریٹریٹ نے حوثی گروپ کی طرف سے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے علاقے کے اطراف حملوں کے ساتھ ساتھ سعودی عرب کے خلاف جاری جارحیت کی مذمت کی ہے۔ اس کے مطابق یہ حملے معصوم شہریوں میں خوف پیدا کرتے ہیں، مقدس مقامات اور مساجد کے تقدس کو پامال کرتے ہیں اور دنیا بھر کے مسلمانوں کے جذبات کو مشتعل کرتے ہیں۔ او آئی سی کے بیان کے مطابق جنرل سیکریٹریٹ اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ حوثی دہشت گرد ملیشیا کی طرف سے مقدس مقامات، مساجد اور شہری انفراسٹرکچر کے خلاف کی جانے والی کارروائیاں دہشت گردی ہیں جو اسلامی اقدار نیز بین الاقوامی اصولوں اور قوانین کے خلاف ہیں۔ اس بیان میں زور دیا گیا ہے کہ مقدس مقامات کی حرمت کی خلاف ورزی ناقابل قبول اور ناقابل برداشت ہے جس کے لئے مجرموں کو روکنے کی ضرورت ہے۔ بیان کے مطابق جنرل سیکریٹریٹ سعودی عرب کے ساتھ اپنی مکمل یکجہتی کا اظہار کرتا ہے۔ جارحین کو روکنے، مقدس مقامات کے تقدس اور مسلمانوں کی جانوں کے تحفظ نیز اس کی سلامتی اور خودمختاری کے تحفظ کے لئے مملکت کے تمام اقدامات کی حمایت کرتا ہے۔ حوثیوں نے بحیرہ احمر اور باب المندب کے اطراف بھی اپنی کارروائیوں میں اضافہ کیا ہے

حملوں سے امریکی فوجی اڈوں پر بھاری نقصان

نئی دہلی (ایم این این): سی بی ایس نیوز کے مطابق ایرانی میزائل اور ڈرون حملوں نے پورے مشرق وسطی میں امریکی فوجی ٹھکانوں کو بڑے پیمانے پر نقصان پہنچایا، جن میں عمارتیں، گاڑیاں اور طیارے شامل ہیں۔ یہ تصاویر فعال سروس ارکان نے فوجی میڈیا پابندیوں کے باعث گمنامی کی شرط پر سی بی ایس نیوز کو فراہم کیں اور ان میں خطے کے متعدد امریکی مقامات پر پہنچنے والے نقصانات دکھائے گئے ہیں۔ ایک تعینات سروس ممبر نے میڈیا کو بتایا کہ یہ ہمارے اڈوں کو بڑا نقصان ہوا ہے جسے امریکی عوام سے پوشیدہ رکھا گیا ہے۔ ہم آنکھیں بند کیے کھڑے ہیں جبکہ ہم پر ضربیں لگائی جا رہی ہیں۔ سعودی عرب کے پرنس سلطان ایئر بیس کی ایک تصویر کے بارے میں سی بی ایس نیوز نے بوئنگ ای-3 سینٹری طیارے کے پچھلے حصے پر براہ راست ضرب قرار دیا جس کی دم اس کے جلتے ہوئے دھڑ سے الگ ہو گئی۔ بیس دیگر تصاویر میں بری طرح تباہ شدہ عمارتیں اور رہائشی بلاکس دکھائی دیتے ہیں جن کے ساتھ کنکریٹ کی 'ٹی-وال' رکاوٹیں بھی موجود ہیں جو بنیادی طور پر گرینیڈ اور مورٹر فائر جیسے خطرات کے خلاف تحفظ کیلئے بنائی جاتی ہیں۔ رپورٹ کے مطابق کیمپ بیورنگ، کویت کی تصاویر میں بھی وسیع پیمانے پر نقصان دکھایا گیا۔ یہ کیمپ امریکی فوجی عملے، زرہ پوش گاڑیوں اور بعض طیاروں کے لیے ایک اہم پارکنگ ایریا ہے۔ یہ تصاویر اس وقت سامنے آئیں جب امریکی محکمہ دفاع کے انسپکٹر جنرل نے ایران کے خلاف جنگ سے مشینی خسارے کا تخمینہ تقریباً 7.3 بلین ڈالر تک لگایا۔

غزہ میں عمارت منہدم، کم از کم 20 فلسطینی جاں بحق، متعدد ملبے تلے دبے

نئی دہلی (ایم این این): مغربی غزہ سٹی میں رات کے وقت ایک کثیر منزلہ رہائشی عمارت منہدم ہونے سے خواتین اور بچوں سمیت کم از کم 20 فلسطینی جاں بحق ہو گئے جبکہ 6 خاندانوں کے ملبے تلے دبے ہونے کی اطلاع ہے۔ مقامی عینی شاہدین اور صحافیوں کے مطابق ملبے میں متعدد افراد کے پھنسے ہونے کے باعث جاں بحق ہونے والوں کی تعداد میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ غزہ کی شہری دفاع کی ٹیم نے بدھ کو بتایا کہ واقعے میں کم از کم 20 افراد جاں بحق ہوئے ہیں جن میں 5 بچے شامل ہیں۔ الجزیرہ کی جانب سے تصدیق شدہ ویڈیو میں امدادی کارکنوں کو ملبے سے کم عمر بچوں کو نکالتے ہوئے دیکھا جاسکتا ہے جبکہ مقامی افراد بھی ہاتھوں سے ملبہ ہٹانے میں امدادی ٹیموں کی مدد کر رہے ہیں۔ عینی شاہدین اور تصدیق شدہ ویڈیو کے مطابق ملبے تلے بچوں کی مدد کے لئے چیخنے کی آوازیں سنائی دیتی رہیں جبکہ شہری دفاع کے اہلکار ملبے میں پھنسے افراد تک پہنچنے کی کوشش کرتے رہے۔ ایک اور ویڈیو میں ایک کم عمر بچی کو ملبے سے زندہ نکالتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ متعدد دیگر افراد ملبے سے نکلنے کے بعد سانس لینے میں دشواری کا شکار دکھائی دیے جن میں چھوٹے بچے بھی شامل تھے۔ انہیں ایمبولینسوں کے ذریعے منتقل کیا گیا۔ مقامی میڈیا کے مطابق اس عمارت کو اس سے قبل اسرائیلی بمباری میں نشانہ بنایا گیا تھا جس کے نتیجے میں اس میں دراڑیں پڑ گئی تھیں اور عمارت کا ڈھانچہ کمزور ہو گیا تھا جس کے بعد وہ منہدم ہو گئی۔

عرب میں پاکستانی جہاز ہندوستانی جہاز سے ٹکرایا، وزارت خارجہ کا سخت رد عمل

نئی دہلی (ایم این این): سمندر میں پاکستان کی 'ناپاک' حرکت دیکھنے کو ملی ہے۔ پاکستان کا بحری جہاز ہندوستانی بحریہ کے جہاز سے ٹکرا گیا جس کے بعد ہندوستان نے سخت رد عمل ظاہر کیا ہے۔ ہندوستانی وزارت خارجہ نے دہلی میں واقع پاکستانی ہائی کمیشن کے چارج ڈی افیئرس افسر کو طلب کیا اور اس واقعہ پر سخت احتجاج درج کرایا ہے۔ واضح رہے کہ یہ واقعہ بین الاقوامی سمندری خطہ (بحر عرب) میں پیش آیا ہے، حالانکہ اس میں کسی بڑے نقصان کی خبر نہیں ہے۔ ہندوستان نے پاکستانی بحری یونٹ کے رویہ کو ناقابل قبول اور غیر پیشہ ور بتایا ہے۔ ہندوستان کے مطابق پاکستانی بحریہ کے جہاز کا رویہ بالکل ناقابل قبول تھا کیوں کہ اس نے نہایت تیز رفتار سے ہندوستانی جہاز پر چڑھائی کی کوشش کی اور اسی کوشش میں دونوں جہاز ٹکرا گئے۔ بحریہ نے کہا کہ یہ حرکت اپریل 1991ء کی ہند-پاک فوجی مشق سے متعلق معاہدہ کی خلاف ورزی ہے۔

وزیر خارجہ ایس جے شنکر کا بھوٹان دورہ، اہم لیڈروں سے ملاقات

نئی دہلی (ایم این این): وزیر خارجہ ایس جے شنکر بدھ کو بھوٹان پہنچ گئے۔ ان کا یہ سرکاری دورہ پڑوسی ملک کے ساتھ ہندوستان کے دیرینہ دوستانہ اور باہمی تعاون کے تعلقات کو مزید مضبوط بنانے کے مقصد سے ہو رہا ہے۔ جے شنکر 16 سے 18 ستمبر تک بھوٹان کے دورے پر ہیں۔ ان کی آمد پر بھوٹان کے وزیر خارجہ لائینپو ڈی این دھنگیل نے ان کا استقبال کیا۔ جے شنکر نے ایکس پر پوسٹ میں کہا، "آج پارو پہنچ کر بہت خوشی ہوئی۔ بھوٹان کے وزیر خارجہ لائینپو ڈی این دھنگیل کا پرتپاک استقبال کرنے پر شکریہ۔ ہمارے منفرد دوستانہ تعلقات کو آگے بڑھانے کیلئے ہونے والی ملاقاتوں کا منتظر ہوں۔" وزارت خارجہ کے مطابق جے شنکر اپنے دورے میں دھنگیل کے ساتھ دوطرفہ مذاکرات کریں گے۔ وہ بھوٹان کے بادشاہ جگمے کھیسر نامگیال وانگچک سے شاہی ملاقات بھی کریں گے اور وزیر اعظم شیرنگ توبگے سے بھی ملاقات کریں گے۔ وزارت خارجہ نے کہا کہ یہ دورہ ہندوستان اور بھوٹان کے درمیان باقاعدگی سے ہونے والے اعلیٰ سطحی تبادلوں کی روایت کے عین مطابق ہے اور اس کا مقصد دونوں ممالک کے درمیان قریبی دوستانہ اور باہمی تعاون کے تعلقات کو مزید مستحکم کرنا ہے۔ یاد رہے کہ ہندوستان اور بھوٹان نے سفارتی، ترقیاتی اور عوام پر مرکوز اقدامات کے ساتھ ساتھ مختلف شعبوں میں تعاون کو مسلسل وسعت دی ہے۔ بھوٹان اہم تجارتی شراکت دار ہندوستان بھوٹان کا سب سے بڑا تجارتی شراکت دار ہے اور بھوٹان کی مجموعی تجارت میں ہندوستان کا حصہ تقریباً 80 فیصد ہے۔

اگر یورپ روس پر حملہ کرتا ہے تو جنگ مکمل مختلف اور مختصر ہوگی: روسی وزیر خارجہ

نئی دہلی (ایم این این): روسی وزیر خارجہ سرگئی لاوروف نے بدھ کے روز کہا کہ روس نے بارہا کہا ہے کہ وہ مغربی ممالک پر حملہ کرنے والا نہیں ہے اور خبردار کیا کہ روس کے خلاف کوئی بھی یورپی فوجی جارحیت ایسی جنگ کو جنم دے گی جو "مکمل طور پر مختلف" اور "بہت مختصر" ہو گی۔ یکاترینبرگ شہر میں انٹرنیشنل یوتھ فیسٹیول میں خطاب کرتے ہوئے، لاوروف نے کہا کہ روسی حکام نے باربار کہا ہے کہ ماسکو کا یورپ پر حملہ کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے اور ایسا کرنے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ "روس نے بارہا کہا ہے کہ ہم مغربی ممالک پر حملہ کرنے والے نہیں ہیں اور ایسا کرنے میں ہماری کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ لیکن اگر یورپ، جو روس کے خلاف جنگ کی تیاری کے بارے میں باقاعدگی سے بات کرتا ہے، روسی فیڈریشن پر حملہ کرتا ہے، تو یہ ایک بالکل مختلف جنگ ہو گی، اور یہ بہت مختصر ہو گی۔ بعد ازاں لاوروف نے نیٹو کی توسیع اور برسلز کی جنگی بیان بازی پر تنقید کی جبکہ اس بات پر زور دیا کہ تصادم روس کا طریقہ نہیں ہے،

امریکی ایوان نمائندگان نے جنگی اختیارات کی قرارداد منظور کی

نئی دہلی (ایم این این): امریکی ایوان نمائندگان نے منگل کو جنگی اختیارات سے متعلق ایک قرارداد منظور کی جس میں صدر ڈونالڈ ٹرمپ سے ایران سے امریکی افواج کو واپس بلانے کا مطالبہ کیا گیا۔ یہ کانگریس کی جانب سے ایران کے ساتھ تنازع میں انتظامیہ کی فوجی کارروائیوں کو محدود کرنے کی تیسری کوشش ہے۔ ڈیموکریٹک رکن ایوان سیٹھ مولٹن کی پیش کردہ قرارداد 204-220 ووٹوں سے منظور ہوئی۔ اس کے حق میں 213 ڈیموکریٹس اور 7 ریپبلکن اراکین نے ووٹ دیا جبکہ ایک آزاد رکن نے مخالفت کی۔ جنگی اختیارات کی قرارداد کا حوالہ دیتے ہوئے ٹرمپ سے ایران کے ساتھ جاری کارروائیوں سے امریکی افواج واپس بلانے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ کانگریسی دستاویزات کے مطابق قرارداد صدر کو امریکی یا اتحادی اہلکاروں اور تنصیبات کے دفاع کے لئے ضروری افواج واپس بلانے کا پابند نہیں کرتی۔ قرارداد کی حمایت کرنے والے 7 ریپبلکن اراکین میں کینٹکی کے تھامس میسی، پنسلوانیا کے برائن فٹزپیٹرک، اوہائیو کے وارن ڈیوڈسن، مشی گن کے ٹام بیریٹ، آئیووا کی ماریانیٹ ملر میکس، آئیووا کے زیک نن اور جنوبی کیرولائنا کی نینسی میس شامل ہیں۔ مولٹن نے کہا کہ قرارداد کا مقصد جنگ شروع کرنے سے متعلق فیصلوں میں کانگریس کے آئینی اختیار کی دوبارہ توثیق کرنا ہے۔

ملائیشیا: اسرائیل جانے والے مزید تین کنٹینر ضبط، پابندیوں پر سختی کا اشارہ

نئی دہلی (ایم این این): بلومبرگ نے پیر کو معاملے سے واقف ذرائع کے حوالے سے بتایا ملائیشیا نے اسرائیل جانے والے تین مزید کنٹینرز کو ملک کی سب سے بڑی بندرگاہوں میں سے ایک پر روک لیا ہے، ذرائع کے مطابق، تینوں کنٹینرز کو 19 اگست کو تنجنگ پیلیپاس بندرگاہ پر روکا گیا اور حکام کی جانب سے ان کے مواد کی تحقیقات کے دوران وہیں موجود رہے۔ واضح رہے کہ یہ بندرگاہ ملائیشیا کی سب سے مصروف اور اسٹریٹجک بندرگاہوں میں شمار ہوتی ہے، جو آبنائے ملاکا کے قریب واقع ہے اور عالمی تجارتی راستوں کے لیے انتہائی اہمیت رکھتی ہے۔ تازہ ترین ضبطی اس وقت سامنے آئی ہے

اتر ریلوے
ای۔ٹینڈر نوٹس

سینئر ڈویژنل انجینئر۔ تھرڈ/فیروزپور کے ذریعہ بھارت کے راشٹرپتی کی جانب سے مندرجہ ذیل عنوان والی کھلی ای۔ٹینڈرز طلب کرتے ہیں، جو www.ireps.gov.in پر دستیاب ہیں اور جن کی ٹینڈر بند ہونے کی تاریخ 08-10-2026 دوپہر 15.00 بجے تک ہے۔ ٹینڈر دہندگان صرف ٹینڈر بند ہونے کی تاریخ اور وقت تک ہی اپنی اصل یا ترمیم شدہ ٹینڈرز پیش کر سکیں گے۔ اس ٹینڈر کے خلاف مینویل آفر منظور نہیں کئے جائیں گے اور موصول ہونے والے کسی بھی مینویل آفر پر کوئی غور نہیں کیا جائے گا۔ ٹھیکیدار اس ٹینڈر کیلئے ٹینڈر فارم فیس اور بیعانہ کی رقم کا بھگتان صرف www.ireps.gov.in پورٹل پر دستیاب بھگتان طریقوں جیسے نیٹ بینکنگ، ڈیبٹ کارڈ، کریڈٹ کارڈ وغیرہ کے ذریعہ سے ہی کر سکیں گے۔ ڈیمانڈ ڈرافٹ، بینکرز چیک، ایف ڈی آر وغیرہ کے ذریعہ سے مینویل بھگتان منظور نہیں کیا جائے گا۔ مزید معلومات کیلئے www.ireps.gov.in پر لاگ ان کریں۔

ٹینڈر ٹائپ	ٹینڈر کیٹیگری	بولی سسٹم
کھلا	کام	سنگل پیکٹ سسٹم
ٹینڈر اپ لوڈ کرنے کی تاریخ	بولی شروع کی تاریخ	بولی اختتام کی تاریخ اور وقت
16-09-2026	24-09-2026	08-10-2026 کو 15.00 بجے

نمبر شمار	ٹینڈر نمبر	ٹینڈر کی تفصیلات
1.	147-2026-27-ADEN-II-ASR	سینئر ڈویژنل انجینئر۔ تھرڈ/فیروزپور کے تحت جنڈیالا یارڈ میں گڈز لائن کی توسیع کے ساتھ ساتھ پل نمبر 107 کی توسیع

مشتہر قیمت (روپے)	بیعانہ کی رقم	آفر کی ویلڈٹی	مدت تکمیل کام
4912335.96	98300.00	60 دن	06 مہینے

اسی نوعیت کا کام: "کسی بھی پل کی تعمیر کا کام"

نوٹ: 1۔ ٹینڈر ڈالنے سے پہلے ٹینڈر دہندگان ٹینڈر کے سلسلے میں جاری کئے گئے کسی بھی تصحیح نامہ کی جانچ کریں گے۔ 2۔ ہندی میں کسی بھی خامی کیلئے انگریزی ورژن کے مطالعہ کریں، اور انگریزی ورژن ہی جائز ہونگے۔ ٹینڈر نمبر۔ 147-2026-27-ADEN-II-ASR مورخہ 16-09-2026

3217/2026

گراھکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

سنگاپور: کتاب پڑھنے پر انعام، روزانہ 15 منٹ کے بدلے ورچوئل سکے

نئی دہلی (ایم این این): کتاب پڑھنے کی عادت کو فروغ دینے کے لیے سنگاپور نے ایک منفرد قومی مہم شروع کی ہے، جس میں شہریوں کو روزانہ کم از کم 15 منٹ مطالعہ کرنے کے عوض ورچوئل سکے دیے جارہے ہیں۔ ReadSG نامی 5 سالہ پروگرام کا مقصد ایسے وقت میں مطالعہ کی عادت مضبوط کرنا ہے جب مختصر ویڈیوز، سوشل میڈیا پوسٹس اور فوری معلومات کے باعث طویل اور توجہ طلب مطالعہ کے لیے وقت کم ہوتا جارہا ہے۔ یہ مہم نیشنل لائبریری بورڈ (این ایل بی) نے 6 ستمبر کو شروع کی اور اسے ملک کے پہلے National Reading Month کے آغاز سے بھی جوڑا گیا ہے۔ ریڈ ایس جی چیلنج میں حصہ لینے والے افراد اپنے روزانہ کے مطالعے کا وقت سرکاری شہری شمولیت کے پلیٹ فارم CrowdTaskSG پر درج کرسکتے ہیں۔ کم از کم 15 منٹ کے مطالعہ پر 20 ورچوئل سکے ملتے ہیں، جبکہ ایک ہزار سکے ایک سنگاپور ڈالر کے برابر ہیں۔ یہ سکے شریک تجارتی اداروں پر NETS QR کے ذریعے استعمال کیے جاسکتے ہیں۔ اس طرح یہ اسکیم براہ راست کتاب خریدنے یا پڑھنے کی اجرت دینے کے بجائے مطالعے کو ایک انعامی نظام سے جوڑتی ہے۔ سنگاپور کی حکومت کے مطابق روزانہ 15 منٹ کا ہدف جان بوجھ کر آسان رکھا گیا ہے۔ ReadSG کی ویب سائٹ اسے اتنا ہی وقت قرار دیتی ہے جتنا تقریباً 3 MRT اسٹیشنوں کے درمیان سفر، بس کا انتظار یا صبح کی کافی کے دوران دستیاب ہو سکتا ہے۔ مہم کا پیغام ہے کہ مختصر لیکن مسلسل مطالعہ طویل مدت میں مضبوط عادت میں تبدیل ہو سکتا ہے۔ این ایل بی کی سربراہ میلیسا ٹیم نے کہا کہ مختصر مواد لوگوں کو معلومات فراہم کرتا ہے، لیکن طویل مطالعہ توجہ، تنقیدی سوچ اور تخیل کو مضبوط کرتا ہے۔ ان کے مطابق مقصد ایسی قوم تشکیل دینا ہے جو متجسس، غور و فکر کرنے والی اور معلومات کو پرکھنے کی صلاحیت رکھنے والی ہو اور بڑھتی ہوئی پیچیدہ دنیا کا سامنا کر سکے۔ خیال رہے کہ ReadSG میں مطالعے کو صرف کتابوں تک محدود نہیں رکھا گیا بلکہ اسے ایک عادت کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ پروگرام میں شرکا اپنے اہداف مقرر کرسکتے ہیں، مسلسل مطالعے کا ریکارڈ برقرار رکھ سکتے ہیں اور تجرباتی پوائنٹس حاصل کرسکتے ہیں۔ این ایل بی کے مطابق اس نظام کو ابتدائی طور پر 6 ستمبر سے 31 دسمبر 2026ء تک آزمایا جارہا ہے اور شرکا کی رائے کی بنیاد پر اس میں مزید خصوصیات شامل کی جائیں گی۔

اتر ریلوے
ای ٹنڈر نوٹس

سینئر ڈویژنل انجینئر۔سوم فیروزپور کے ذریعہ صدر جمہوریہ ہند کی جانب سے مندرجہ ذیل کاموں کیلئے کھلے ای ٹنڈر مدعو کرتے ہیں جو www.ireps.gov.in پر دستیاب ہیں اور جن کی ٹنڈر بند ہونے کی تاریخ 09.10.2026 سہ پہر 15.00 بجے تک ہے۔ ٹنڈر دہندہ ٹنڈر بند ہونے کی تاریخ اور وقت تک ہی اپنے اصل یا ترمیم شدہ ٹنڈر پیش کر سکتے ہیں۔ اس ٹنڈر کے خلاف مینول ٹنڈر منظور نہیں کئے جائیں گے اور ایسے کسی بھی حاصل ہوتے ہیں تو کوئی غور نہیں کیا جائے گا۔ ٹھیکیداروں کو اس ٹنڈر کیلئے ٹنڈر فارم کی لاگت اور زر بیعانہ کی ادائیگی صرف www.ireps.gov.in پورٹل پر موجود آن لائن ذرائع جیسے نیٹ بینکنگ، ڈیبٹ کارڈ/کریڈٹ کارڈ سے ادائیگی کر سکتے ہیں۔ ڈیمانڈ ڈرافٹ، بینکر چیک، ایف ڈی آر اور جمع رسیدوں وغیرہ کے ذریعہ ادائیگی کی اجازت نہیں ہے۔ مزید معلومات کیلئے www.ireps.gov.in پر لاگ آن کریں۔

ٹنڈر کی قسم	ٹنڈر کیٹگری	بولی سسٹم	ٹنڈر اپلوڈ کرنے کی تاریخ	بولی شروع کرنے کی تاریخ	بولی ختم کی تاریخ اور وقت
کھلا	کام	سنگل بولی سسٹم	17.09.2026	25.09.2026	09.10.2026/15.00 بجے

نمبر شمار	ٹنڈر نمبر	ٹنڈر کی تفصیل			
1	148-2026-27-ADEN-I-ASR	اسسٹنٹ ڈویژنل انجینئر۔ اول/امرتسر کے تحت امرتسر میں 60 بستروں والے مرد رننگ کمپلیکس کا بندوبست۔			
		اشتہار قیمت	زر بیعانہ	آفر کی مدت جواز	مدت تکمیل
		33516328.56	670300.00	60 دن	12 ماہ
		عام نوعیت کا کام۔ "عمارت/رہائش کی تعمیر"			
2	149-2026-27-ADEN-I-ASR	اسسٹنٹ ڈویژنل انجینئر۔ اول/امرتسر کے تحت سینئر سیکشن انجینئر/کام/ML/امرتسر سیکشن میں امرتسر اسٹیشن پر یارڈ لائنوں کے درمیان پری کاسٹ سینٹرل ڈرین کی تعمیر۔			
		اشتہار قیمت	زر بیعانہ	آفر کی مدت جواز	مدت تکمیل
		49492068.95	989900.00	60 دن	09 ماہ
		عام نوعیت کا کام۔ "ٹریک کے کام کے علاوہ کوئی بھی سول کام"۔			

نوٹ: 1۔ ٹنڈر سے پہلے ٹنڈر دہندہ ٹنڈر کے سلسلے میں جاری کسی بھی تصحیح کی جانچ کریں گے۔
2۔ ہندی میں کسی بھی غلطی کے لئے انگریزی ورژن کا مطالعہ کریں، نیز انگریزی ورژن ہی قابل قبول ہوں گے۔

ٹنڈر نوٹس نمبر۔ 148 & 149-2026-27-ADEN-I-ASR Date: 17.09.2026

3229/2026

صارفین کی خدمت میں مسکراہٹ کے ساتھ

تعصب کیا ہے

تحریر
محمد امین اللہ

لفظ ''تعصب'' ایک ایسا زہر ہے جو احساسِ برتری، تکبر اور حسد کے تخمِ خبیثہ سے پیدا ہوتا ہے اور اپنے جیسے انسانوں کو رنگ و نسل، قبائل، لسانیت، دولت، طاقت، دنیاوی جاہ و جلال، مذہب، عقیدے، مسلک، فرقے کی بنیاد پر نہ صرف حقیر سمجھتا ہے بلکہ ان کے وجود کے درپے ہو کر انہیں اپنا غلام بنا لینے کی کوشش کرتا ہے، جس کی وجہ سے جنگ و جدل اور قتل و غارت گری شروع ہو جاتی ہے۔
انگریزی میں یہ بات کہی جاتی ہے کہ:
اس دھرتی پر جب سے انسان آباد ہوا ہے اُس وقت سے آج تک یہ تعصب ختم نہیں ہوا بلکہ اس کی بنیاد پر بڑی بڑی جنگیں لڑی گئی ہیں۔ ہزار سال سے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف صلیبی جنگ جاری ہے۔ اب تو یہود و نصاریٰ اور ہنود کے اتحادِ خبیثہ نے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سفاکی اور قتل و غارت گری کا بازار گرم کر رکھا ہے۔
تعصب اس لیے ایک متبادل دین ہے کہ یہ مغلوب قوموں اور انسانی گروہوں کو اپنی تہذیب و ثقافت اور نظامِ زندگی کے مطابق چلنے کا پابند بناتا ہے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل قبائلِ عرب تعصب کی بنیاد پر جنگ و جدل میں مبتلا تھے۔ دورِ جاہلیت کی تین مشہور جنگیں چالیس سال تک چلتی رہی ہیں۔ وہ داحس و غبرا کی لڑائی تھی جو گھڑ دوڑ میں بے ایمانی کرنے کے نام پر شروع ہوئی تھی اور چالیس سال تک چلتی رہی، جس پر مولانا حالیؔ نے کہا تھا:

کہیں تھا مویشی چرانے پہ جھگڑا
کہیں پہلے گھوڑا بڑھانے پہ جھگڑا
لبِ جُو کہیں آنے جانے پہ جھگڑا
کہیں پانی پینے پلانے پہ جھگڑا

بسوس نام کی ایک بڑھیا کی اونٹنی کو دوسرے قبیلے والے نے زخمی کر دیا تو لڑائی شروع ہوئی اور چالیس سال تک چلتی رہی۔ فجار کی لڑائی محترم مہینوں میں شروع ہوئی اور 40 سال تک ایک قبیلے والے دوسرے قبیلے والوں کی گردنیں کاٹتے رہے۔ اس جنگ و جدل کے حالات کو سورہ العادیات میں اللہ تعالیٰ نے اس طرح بیان کیا ہے ''دوڑتے ہوئے گھوڑوں کی قسم جو پھنکار مارتے ہوئے دوڑتے ہیں اور اپنی ٹاپوں سے چنگاریاں جھاڑتے ہیں۔ پھر صبح کے وقت چھاپا مارتے ہیں۔ پھر غبار اُڑاتے ہیں اور دشمنوں کی جماعت میں گھس جاتے ہیں۔''
ان آیات میں عرب کے اس جاہلانہ معاشرے کی عکاسی کی گئی ہے، جس میں قبائلی تعصب و نفرت پر مبنی قتل و غارت گری تھی۔
اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اسلامی معاشرہ قائم کیا اور مدینے میں اخوت اور بھائی چارے کی بنیاد پر جو چمنِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم وجود میں آیا اس میں مدینے کے انصار اور مکے کے مہاجر، فارس کے سلمان فارسی، حبشہ کے بلال حبشی اور روم کے صہیب رومی حقیقی بھائیوں سے زیادہ محبت و اخوت سے رہتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے''۔
''مومن تو جسدِ واحد کی مانند ہیں، ایک حصے کا درد دوسرا حصہ محسوس کرتا ہے'' یعنی ایک مسلمان جہاں کہیں کا رہنے والا ہو اگر اس کو تکلیف پہنچتی ہے تو عالمِ اسلام کے سارے مسلمان درد محسوس کرتے ہیں۔
آپ ﷺ نے فرمایا ''جو مسلمانوں کے معاملات سے لاتعلق رہتا ہے وہ مجھ میں سے نہیں ہے۔''
مدینے کے منافقِ اعظم عبداللہ بن ابی نے پانی کے تنازع پر انصار و مہاجرین کے درمیان فساد برپا کرنے کی کوشش کی تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سخت ناراض ہوئے اور یہ آیت نازل ہوئی:
''اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور آپس میں تفرقہ نہ ڈالو۔ اُس وقت کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے، اللہ نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی اور تم اس کی رحمت سے آپس میں بھائی بھائی بن گئے۔ تم آگ کے گڑھے کے کنارے پہنچ گئے تھے، اللہ تعالیٰ نے تمہیں بچا لیا۔ اللہ اس طرح اپنی نشانیاں بیان کرتا ہے تاکہ تم کو ہدایت نصیب ہو۔'' (سورہ آلِ عمران 103)
گھر کی وحدت ہو، بستی کی مجموعی بھلائی ہو، قومی حفاظت اور سلامتی ہو یا مسلمانوں کی بقا..... سب کا دارومدار اتحاد و یگانگت پر ہے۔
جب مسلمانوں کا اتحاد برقرار تھا تو سارے عالم میں مسلمانوں کا طوطی بولتا تھا اور کوئی ان کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنے کی ہمت نہیں کر سکتا تھا، اور اس اتحاد کو اللہ کی نصرت و تائید بھی حاصل تھی۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے ''اللہ اُن سے شدید محبت کرتا ہے جو اللہ کے راستے میں سیسہ پلائی دیوار بن کر لڑتے ہیں۔'' (سورہ الصف)
حج الوداع کے موقع پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خطبہ دیا اس کو ''منشورِ انسانیت'' کہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے انسانوں کے درمیان تمام تفریق کی صرف نفی ہی نہیں کی بلکہ حقارت سے اس کو اپنے پیروں تلے روند ڈالا۔
آپ ﷺ نے فرمایا ''لوگو! سنو، ہو سکتا ہے میں آج کے بعد اس طرح کے مجمع سے مخاطب ہونے کے لیے نہ رہوں۔ لوگو! تم سب آدم کی اولاد ہو، اللہ نے آدم کو مٹی سے پیدا کیا۔ آج کے بعد کسی عربی کو کسی عجمی پر، کسی گورے کو کسی کالے پر، کسی امیر کو کسی غریب پر، اور نہ کسی کو حسب و نسب کی بنیاد پر برتری حاصل ہے۔ اللہ کی نظر میں وہی سب سے زیادہ برگزیدہ ہے جو اللہ سے سب سے زیادہ ڈرنے والا ہے۔ میں برائی کے تمام دعووں کو جو ان تعصبات پر مبنی ہیں اپنے پیروں تلے روندتا ہوں۔''

تعلیم کی بنیادیں

تحریر
محمد امین اللہ

دنیا میں تمام انقلابات اساتذہ کی فکری تربیت کے وجہ سے برپا ہوئے ہیں
کائنات میں اللہ کی سب سے عمدہ اور احسن تخلیق انسان ہے، کیوں کہ انسان کو اللہ نے خلیفۃ الارض بنایا ہے۔ ''لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم'' (ہم نے انسان کی بہت احسن طریقے سے تخلیق کی۔) (سورہ التین: 4)
آدم کی تخلیق کے وقت فرشتوں نے جب اللہ سے فریاد کی کہ باری تعالیٰ آپ ایسی مخلوق کو پیدا کر رہے ہیں جو زمین میں فساد برپا کرے گی اور ایک دوسرے کو قتل کرے گی۔ اللہ نے فرمایا: جو میں جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے اشیا کے نام پوچھے تو فرشتوں نے اپنی لاعلمی کا اظہار کیا۔ اللہ تعالیٰ نے آدم کو تمام اشیا کے علوم سکھائے اور آدم نے فرشتوں کو اشیا کے علوم سنائے۔ آغازِ کائنات سے لے کر رہتی دنیا تک جتنی بھی اشیا ایجاد یا دریافت ہوئیں اور آئندہ ہوں گی سب آدم کے بیٹے اور بیٹیوں کے خمیر میں ودیعت کی جا چکی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ غاروں میں رہنے والا انسان اور آج سمندر اور خلاؤں میں سفر کرنے والا انسان اسی وراثتی علمی اثاثے کی وجہ سے حیرت انگیز ترقی کے مراحل طے کر رہا ہے۔
مابعد الطبعیات تعلیمی بنیادیں یعنی **Metaphysical basis of education** ایک خمیری علم ہے جو آدم کی اولاد میں فی زمانہ جینیاتی خصوصیات کی وجہ سے ہے۔ لہٰذا بچپن سے ہی انسان سماعتوں، مشاہدات اور حرکات و سکنات کے ذریعے سیکھنا شروع کر دیتا ہے۔ تمام ماہرین حیاتیات اس بات پر متفق ہیں کہ جب بچہ مادرِ رحم میں نطفے کی صورت ہوتا ہے اور تین ماہ کے بعد اس کا وجود مکمل ہونا شروع ہوتا ہے اُسی وقت سے اس پر اپنی ماں کی خوراک، عادات، طبیعت اور مزاج کا اثر ہونا شروع ہو جاتا ہے۔
امام غزالی نے اپنی کتاب ''کیمیائے سعادت'' میں لکھا ہے کہ آدم جس مٹی سے بنائے گئے ہیں اس میں چار مخلوقات کے خمیر شامل ہیں۔ پہلا فرشتوں کا، دوسرا حیوان کا، تیسرا درندوں کا اور چوتھا شیطان کا۔ مگر اللہ نے انسان کو صفاتِ ملکوتی کے حصول کے لیے تخلیق کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیائے کرام اور آخر میں ختم رسل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے نیک اور بد، حرام و حلال، مفید اور نقصان دہ، صراطِ مستقیم اور صراطِ مغضوبین کی تمام راہیں واضح طور پر بتا دی گئی ہیں۔
''دین میں کوئی تنگی نہیں ہے اور نیک و بد دونوں کو الگ کر دیا گیا ہے۔'' (البقرہ) ''مجھے اس نفس کی قسم جس کو میں نے پیدا کیا اور ہموار کیا، اس پر فجور و تقویٰ واضح کر دیا۔'' (سورہ والشمس)
یہی وجہ ہے کہ ہر دور کے انسانوں میں ان چاروں صفات کے لوگ پائے جاتے ہیں۔ ''یہ اپنی حرکتوں سے نیچوں میں نیچ ہو جاتا ہے۔'' (سورہ التین)
انسان ابتدائی طور پر تین دائروں میں سیکھتا ہے۔ پہلا دائرہ ماں کی گود، باپ کا کاندھا اور گھر کا آنگن ہے۔ یہ انسان کا پہلا مدرسہ ہے۔ ماں باپ اور گھر کے بزرگ ہر انسان کے پہلے مدارس ہیں جن کی ہر چیز کی نقل بچہ کرتا ہے۔ چوں کہ میری پوری زندگی درس و تدریس میں گزری ہے اور میں پیشے کے لحاظ سے مدرس ہوں، اس لیے اس ابتدائی تعلیم کا ایسا تجربہ قارئین کے سامنے پیش کر رہا ہوں جو 40 سال گزرنے کے

باوجود میرے حافظے میں محفوظ ہے۔
واقعہ یوں ہے کہ ایک 5 سال کی بچی اپنی کلاس میں بچوں کو گالیاں دیتی تھی۔ میڈم کے کہنے پر میں نے جب اس بچی کو بلایا تو رونے لگی، جب میں نے پیار سے پوچھا ''بیٹی آپ گالی کیوں دیتی ہو؟ اس سے اللہ ناراض ہوں گے''، تو اس نے روتے ہوئے یہ بات بتائی کہ ''سر! میرے ابو میری امی کو اسی طرح گالیاں دیتے ہیں۔''
دوسرا واقعہ لندن کے ایک اخبار میں شائع ہوا تھا، وہ یہ کہ لندن کے ٹیوب ریلوے میں سفر کے دوران ایک مسلمان شخص نے جو کہ لندن کے ماحول میں پلا بڑھا تھا، چار سکھوں کو مار مار کر لہولہان کر دیا، وجہ یہ تھی کہ ان چاروں سکھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی تھی۔ گرفتار ہوا، پولیس نے جب تحقیق کی تو پتا یہ چلا کہ یہ شخص مذہبی خیالات کا حامل نہیں ہے، پھر کیوں ایسا کیا؟ تحقیق کے بعد یہ معلوم ہوا کہ اس کی ماں راسخ العقیدہ مسلمان ہے اور بچپن میں اس کی تربیت ایسے ہی ماحول میں ہوئی تھی۔
ان دو واقعات سے پہلی تعلیم گاہ جس کو مابعد الطبعیات تعلیمی بنیادیں کہتے ہیں، جہاں مستقبل کا انسان تیار ہوتا ہے، عمر کے ساتھ وہ کیسا بنے گا یہ طے ہو جاتا ہے۔
دوسری تعلیم گاہ اسکول اور مدرسہ، پھر کالج اور یونیورسٹیاں ہیں جہاں نسلِ نو کی آبیاری کرنے والے اساتذہ نہ صرف فنی تعلیم سے آراستہ کرتے ہیں بلکہ اپنی عادات، فکر و خیال اور نظریہ بھی شاگردوں میں منتقل کرتے ہیں۔
ارسطو اور سقراط سے وقت کے حکمراں اسی لیے خائف تھے، دنیا کے تمام انقلابات اساتذہ کی فکری تربیت کی وجہ سے برپا ہوئے ہیں۔ انبیا اور رسولوں کی مخالفت کسی عام آدمی نے نہیں بلکہ وقت کے فرعونوں، نمرودوں اور سرداروں نے کی ہے، کیوں کہ انبیائے کرام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی جانب سے معلم بنا کر بھیجے گئے تھے۔
تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ بنگلہ دیش بنانے میں مشرقی پاکستان میں کالج اور یونیورسٹیوں میں ہندو اساتذہ کا بڑا کردار تھا۔ چانکیہ کی تعلیمات اور چندر گپت موریا کی سلطنت کا دوام اسی استاد کی استادی تھی جس کی کتاب ارتھ شاستر (کوتلیہ) پر اور میکاولی کی کتاب ''**The Price**'' پر آج کے ظالم اور مکار حکمران عمل کرتے ہیں۔ تیسرا دائرہ معاشرہ ہے جس کی صحبت میں اچھی اور بری عادات انسان سیکھتا ہے۔

صحبتِ صالح ترا صالح کند
صحبتِ طالح ترا طالح کند

(اچھے کی صحبت میں آدمی اچھا اور برے کی صحبت میں آدمی برا بنتا ہے۔)
اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اگر تم لوہار کی دکان پر بیٹھو گے تو تپش محسوس کرو گے اور اگر عطر فروش کی دکان پر بیٹھو گے تو خوشبو ملے گی۔''
خربوزے کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے۔ لہٰذا معاشرے میں صحبت بھی تعلیم گاہ ہے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اگر تم کسی ایسی محفل سے اٹھے ہو جو اللہ اور رسول کے ذکر سے خالی تھی تو گویا تم کسی مُردار گدھے کی صحبت سے اٹھے ہو۔''
انسان کی تمام تر عقلی، فکری، نظریاتی، اخلاقی، دینی تعلیم و تربیت کے یہ تینوں دائرے ہیں جن میں ا؟دمی بچپن سے جوان اور پھر بوڑھا ہو کر مر جاتا ہے۔ باقی دیگر صفات اور عادات خمیری ہوتی ہیں۔
آدم علیہ السلام کی اولاد میں نیک و بد دونوں پیدا ہوئے۔ ابتدا میں ہی ہابیل اور قابیل کے دو کرداروں سے یہ بات واضح ہو گئی تھی کہ تا قیامت انسانوں کے دو گروہ ہوں گے، ایک نیک دوسرا بد۔ لیکن آدم سے لے کر آج تک یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ آدم کو جو علم الاشیا عطا کیا گیا وہ فی زمانہ ان کی اولاد میں منتقل ہوتا رہے گا۔ انبیا تو علم الوحی کے ذریعے انسانوں کی رہنمائی کرتے رہے مگر ان کے امتی بھی روحانی اور فنی تعلیم میں اوجِ ثریا پر فائز رہے۔
جب حضرت سلیمان علیہ السلام نے ایک بڑے جن سے ملکہ صبا کا تخت لانے کو کہا کہ کتنی دیر میں لا سکتے ہو؟ تو جن نے کہا کہ پلک جھپکتے میں۔ مگر دربار میں بیٹھا ایک مومن اس گفتگو کے دوران ہی تختِ صبا لا چکا تھا

کامیابی کا آفاقی آئین یقین کی دولت

تحریر
محمد ابراہیم خان

(باب نمبر 5)
کسی بھی شعبے میں بھرپور کامیابی کے لیے لازم ہے کہ آپ اپنے وجود پر پورا بھروسہ رکھتے ہوں یعنی آپ کو اس بات کا پورا یقین ہو کہ آپ باصلاحیت ہیں اور اپنی تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کی سکت بھی رکھتے ہیں۔ جو شخص اپنے وجود پر پورا یقین رکھتا ہو وہ کسی بھی شعبے میں قابلِ رشک حد تک کامیابی سے ہم کنار ہونے کی طرف تیزی سے سفر جاری رکھ سکتا ہے۔ اور اسی کے ساتھ دوسروں کی صلاحیت اور سکت پر پورا بھروسہ بھی لازم ہے۔ یہ بھروسہ بدگمانی اور غلط فہمی کی فضا ؒ میں کسی طور پروان نہیں چڑھ سکتا۔ اگر کسی سے کام لینا ہے تو لازم ہے کہ اُس کی صلاحیتوں کا علم ہی نہ ہو بلکہ انہیں تسلیم بھی کیا جائے۔ اور جب ہم کسی کی صلاحیتوں کو تسلیم کرتے ہیں تو اُن سے کماحقہ مستفید ہونے کی ذہنی تیاری بھی کرتے ہیں۔ اگر کوئی شخص ہمارے ذہن کے راڈار پر نہ ہو یعنی ہم اُسے تسلیم ہی نہ کرتے ہوں تو ممکن ہی نہیں کہ اس کی صلاحیتوں سے ہمیں کچھ خاص فائدہ پہنچے۔
اب آیئے اس نکتے کی طرف کہ اپنی ذات پر یقین اور بھروسہ کیا ہے۔ اپنی ذات پر یقین سے عام طور پر یہ مراد لی جاتی ہے کہ انسان اپنی صلاحیتوں اور سکت کو اچھی طرح پہچانتا ہو اور اُن سے کماحقہ مستفید ہونے کو بھی ضروری سمجھتا ہو۔ اگر انسان میں کوئی صلاحیت پائی جاتی ہو اور وہ اُسے بروئے کار لانے میں زیادہ دلچسپی نہ لے تو پھر اُس میں اُس صلاحیت کا ہونا یا نہ ہونا دونوں مساوی کیفیات ہیں۔
اللہ نے ہر انسان کو کسی نہ کسی یا چند خاص صلاحیتوں کے ساتھ اس دنیا میں بھیجا ہے۔ بعض افراد میں بیک وقت متعدد متنوع صلاحیتوں کا ذخیرہ پایا جاتا ہے۔ اگر ہم اپنے ماحول کا جائزہ لیں تو اندازہ ہوگا کہ طرح طرح کی صلاحیتوں کے حامل انسان مختلف شعبوں میں طبع ا؟زمائی کرتے ہیں اور بیشتر شعبوں میں کامیابی ان کے قدم چومتی ہے۔ بعض افراد میں کئی صلاحیتیں خاصی نمایاں حد تک پائی جاتی ہیں۔ مثلاً شوبز میں بعض افراد بیک وقت اداکار، ہدایت کار، گلوکار، موسیقار اور پتا نہیں کیا کیا ہوتے ہیں۔ وہ ہر شعبے میں تو لاجواب یا مثالی کارکردگی کا مظاہرہ نہیں کر پاتے مگر اتنا ضرور ہے کہ ان کی شخصیت مجموعی طور پر مثالی ہوتی ہے۔ لوگ ان میں پائی جانے والی صلاحیتوں کے درشن کرتے ہیں اور داد دیے بغیر نہیں رہ سکتے۔ مختلف شعبوں سے متعلق سوجھ بوجھ ہونے سے معاملات کو سمجھنے اور اچھی طرح انجام تک پہنچانے میں مدد ملتی ہے۔

کائنات سے ہم آہنگ ہونے کا ایک مفہوم یہ بھی ہے کہ ہم میں بھی کائنات کی طرح فراوانی ہو، وسعت ہو۔ اس کائنات میں کہیں بھی قلت کا تصور نہیں پایا جاتا۔ قلت کا تصور انسان نے اپنے ذہن میں پیدا کر کے اپنی دنیا پر مسلط کیا ہے۔ ترقی کی دوڑ تیز ہونے پر اشیاء و خدمات کا پیداواری حجم بھی

سوال صرف باصلاحیت ہونے کا نہیں بلکہ صلاحیتوں سے باخبر ہونے، اُن سے کماحقہ مستفید ہونے یعنی انہیں بروئے کار لانے کی ذہنی تیاری کا بھی ہے۔ ہر دور کی طرح اس وقت بھی دنیا باصلاحیت لوگوں سے بھری پڑی ہے مگر مسئلہ ان صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کا ہے۔ ہمیں اپنے ماحول میں ایسے لوگ بھی بڑی تعداد میں ملیں گے جو متعدد صلاحیتوں کے حامل ہوتے ہیں مگر انہیں ڈھنگ سے بروئے کار لانے پر توجہ نہیں دیتے، کبھی مطلوبہ حد تک سنجیدگی اور دلچسپی کا مظاہرہ نہیں کرتے۔ مثلاً یہ تو ہو سکتا ہے کہ کسی کو اللہ نے بہت اچھی آواز سے نوازا ہو مگر وہ اپنی آواز کو کسی بہتر کام کے لیے استعمال کرنے میں ذرا بھی دلچسپی نہ لے۔ ایسی بہت سی مثالیں آپ کو مل جائیں گی کہ کسی کو اللہ نے اچھی خاصی صلاحیتوں سے نوازا مگر وہ اپنے آپ کو پہچان نہ سکا یا اپنی صلاحیتوں کا ادراک ہوتے ہوئے بھی لاپروائی اور تغافل کی حالت میں رہا اور اسی حالت میں اس دنیا سے چلا گیا۔ ہو سکتا ہے کہ آپ کے اپنے بنیادی یا اندرونی حلقے میں بھی ایسے لوگ پائے جاتے ہوں۔ دنیا بھر میں ایسے ان گنت کیسز ہیں۔ لوگ زندگی بھر اپنی صلاحیتوں سے بے خبر رہتے ہیں اور کچھ کرنے کی لگن اپنے اندر پیدا نہیں کر پاتے۔ ایک بڑی الجھن یہ بھی ہے کہ اپنی صلاحیتوں سے بے خبر افراد کو اگر بتایئے کہ اُن میں تو صلاحیتوں کا خزانہ بھرا ہوا ہے تو وہ زیادہ متوجہ نہیں ہوتے۔ یہی سبب ہے کہ وہ زیادہ کامیاب بھی نہیں ہو پاتے۔ یہ عرفانِ ذات کا معاملہ ہے۔ جب تک ہم اپنی ذات سے اچھی طرح واقف نہ ہوں تب تک بہتر انداز سے زندگی بسر کرنے کے قابل نہیں ہو سکتے۔
عام طور پر یہ تصور کیا جاتا ہے کہ دنیا کا ہر انسان اچھی طرح جانتا ہے کہ وہ کیا کر سکتا ہے یعنی وہ اپنی صلاحیت یا صلاحیتوں سے بخوبی واقف ہوتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ کم ہی لوگ اپنی صلاحیتوں سے کماحقہ واقف ہوتے ہیں۔ معاشرے کا بغور جائزہ لیجیے تو اندازہ ہوگا کہ جو لوگ بہت کچھ کر رہے ہوتے ہیں اور بہت باعمل دکھائی دیتے ہیں وہ بھی اپنی تمام یا بیشتر صلاحیتوں سے کماحقہ واقف نہیں ہوتے۔ اب اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ جو کچھ کر ہی نہیں رہے وہ اپنے معاملات میں عدم واقفیت کے کس درجے میں ہوں گے!
اگر دل میں کچھ کر گزرنے کی تمنا ہے تو پہلا مرحلہ اپنے آپ کو جاننے اور پہچاننے کا ہے یعنی انسان کچھ بھی کرنے کے لیے اپنے آپ کو ذہنی و جسمانی طور پر اسی وقت تیار کر سکتا ہے جب اسے کسی بھی حوالے سے اپنی صلاحیت اور سکت کا خوب علم ہو۔ اب سوال یہ ہے کہ انسان کو اپنی صلاحیتوں کا علم ہو تو کیسے ہو؟ اس کے لیے اپنے وجود میں دلچسپی لینا لازم ہے۔ جو لوگ کچھ کرنا چاہتے ہیں وہ اپنی ذات میں ایک خاص حد تک گم رہتے ہیں تاکہ اپنی تمام صلاحیتوں اور سکت سے بخوبی واقف ہوں۔ ساتھ ہی ساتھ وہ متعلقہ شعبوں کے افراد سے بھی رابطے میں رہتے ہیں تاکہ وقتاً فوقتاً ان سے مشورہ کر کے اپنے لیے بہتر راہ کا انتخاب کر سکیں۔ باعمل ہونے کے حوالے سے لگن اور یقین پیدا کرنے کی بہترین صورت یہی ہے۔
کسی بھی شخص کے لیے اپنے وجود سے واقفیت حاصل کرنا لازم ہے تاکہ اُسے اچھی طرح اندازہ ہو سکے کہ وہ کیا کیا کر سکتا ہے، کس کس طرح اپنے ماحول کو زیادہ سے زیادہ مفید بنانے میں نمایاں اور قابلِ ستائش کردار ادا کر سکتا ہے۔ مختلف شعبوں کے کامیاب ترین افراد کے حالاتِ زندگی کا مطالعہ کرنے سے ہمیں بخوبی معلوم ہو سکتا ہے کہ اپنے آپ کو پہچاننا، اپنی صلاحیتوں سے واقف ہونا اور پھر ایک بڑی زندگی کے لیے خود کو تیار کرنا کیا ہوتا ہے۔ بڑی شخصیات کے بارے میں زیادہ سے زیادہ پڑھنے سے ہمیں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ عمومی زندگی کی سطح سے بلند ہو کر خود کو بڑی زندگی کے لیے تیار کرنے کے مراحل کیا ہوتے ہیں۔ عمومی سطح سے بلند ہونا دنیا کے ہر انسان کے لیے ایک دشوار گزار مرحلہ ہے۔ اپنی کارکردگی کا گراف اور معیار بلند کر کے دنیا کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لیے تیاری بھی بڑے پیمانے پر کرنی پڑتی ہے۔ اس دنیا میں جس جس نے غیر معمولی کامیابی حاصل کی ہے اُس نے تیاری بھی غیر معمولی کی ہے۔ اور غیر معمولی تیاری اسی وقت ممکن ہو پاتی ہے جب انسان کو اپنی صلاحیتوں کا علم ہو یعنی وہ اچھی طرح جانتا ہو کہ وہ کس حد تک جا سکتا ہے، کیا کیا کر سکتا ہے۔
جو لوگ کچھ کرنا چاہتے ہیں، کسی شعبے میں فقید المثال یا قابلِ ذکر کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہیں ان کے لیے لازم ہے کہ اپنی تمام صلاحیتوں اور سکت سے بخوبی واقف ہونے کے لیے زندگی کے دھارے کا رخ تبدیل کریں۔ عمومی انداز کی زندگی بسر کرنے کی صورت میں انسان عمومی انداز ہی کی کامیابی حاصل کر پاتا ہے یعنی ایسی صورت میں کوئی بھی آپ کے وجود کا نوٹس لینے، آپ کو کسی قابل سمجھنے کے لیے زیادہ تیار نہ ہوگا۔ جب ہم بڑوں کے بارے میں زیادہ پڑھتے ہیں تو ہمیں اندازہ ہوتا ہے کہ اُن پر اپنی تمام صلاحیتیں کس طور منکشف ہوئی تھیں اور کس طرح انہوں نے اپنے آپ کو ایک بڑی زندگی کے لیے تیار کیا تھا۔ بڑوں کے بارے میں زیادہ سے زیادہ جاننے سے ہم یہ جان پاتے ہیں کہ کسی بھی انسان کے لیے حقیقی زندگی اس وقت شروع ہوتی ہے جب وہ اپنے وجود کو سمجھنے میں کامیاب رہتا ہے۔ اس ایک کامیابی کے دامن میں بہت سی کامیابیاں چھپی ہوتی ہیں۔

اپنے بارے میں بہت کچھ جان لینے کی صورت میں انسان کا اپنے وجود پر اعتماد بڑھتا ہے۔ جب کسی کو یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ اس میں کئی صلاحیتیں پائی جاتی ہیں تو وہ کسی بھی شعبے میں آگے بڑھنے کے لیے مطلوب اعتماد کا بھی حامل ہوتا چلا جاتا ہے۔ باصلاحیت ہونے کا احساس اعتماد کا گراف اور معیار بلند کرتا ہے۔ صلاحیتوں کو پروان چڑھانا یعنی انہیں مہارتوں میں تبدیل کرنا اعتماد کا گراف بلند کرنے کا وسیلہ بنتا ہے۔
اپنی ذات پر یقین اُسی وقت پروان چڑھتا ہے جب انسان خود کو کائنات سے ہم آہنگ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ ہم جس کائنات کا حصہ ہیں اُس کے چند بنیادی اصول ہیں اور تمام معاملات ان بنیادی اصولوں کے گرد ہی گھوم رہے ہیں۔ پوری کائنات ہماری خدمت کے لیے حاضر اور دستیاب ہے۔ ہم قدرت کی بخشی ہوئی کسی بھی نعمت سے بھرپور استفادہ کر سکتے ہیں۔ بہتر امکانات کی تلاش میں ہم کائنات کو سمجھنے کی بھرپور کوشش کے ذریعے اپنی ہر مشکل آسان کر سکتے ہیں۔ یہ کائنات ہمیں بہت کچھ دینا چاہتی ہے۔ سوال صرف یہ ہے کہ ہم کچھ لینا چاہتے بھی ہیں یا نہیں۔ اگر ہمارا جواب اثبات میں ہے تو پہلے ہمیں اپنے وجود پر غیر متزلزل یقین سے ہم کنار ہونا پڑے گا۔ ہم اس کائنات سے اُسی وقت کماحقہ مستفید ہو سکتے ہیں جب ہمیں اپنے وجود پر پورا یقین ہو۔ اس کے لیے لازم ہے کہ ہم اپنے آپ کو پہچانیں اور بڑی کامیابی کے لیے کی جانے والی تیاری کی راہ پر گامزن ہوں۔ خود کو بڑی کامیابی کے لیے تیار کرنے کے بعد ہمیں اس کائنات پر نظر ڈالنا ہوگی تاکہ اندازہ ہو سکے کہ کیا کیا ہے جو ہمارے لیے زیادہ کارگر ثابت ہو سکتا ہے۔ ہم کائنات سے بے خبر اور بے نیاز رہتے ہوئے بھرپور زندگی بسر کر سکتے ہیں نہ فقید المثال کامیابی ہی یقینی بنا پاتے ہیں۔
کائنات سے ہم آہنگ ہونے کا ایک مفہوم یہ بھی ہے کہ ہم میں بھی کائنات کی طرح فراوانی ہو، وسعت ہو۔ اس کائنات میں کہیں بھی قلت کا تصور نہیں پایا جاتا۔ قلت کا تصور انسان نے اپنے ذہن میں پیدا کر کے اپنی دنیا پر مسلط کیا ہے۔ ترقی کی دوڑ تیز ہونے پر اشیاء ؒ و خدمات کا پیداواری حجم بھی بڑھا ہے۔

بدعات حسنہ

تحریر: عبید احمد آخون

کرنے کے کام کیوں نہیں کرتے شعور تم
کیا زندگی ملی ہے خرافات کے لئے
(انور شعور)

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فضول خرچی کرنے پر سختی سے منع کیا ہے حتیٰ کہ یہاں تک فرمایا کہ "فضول خرچی کرنے والا شیطان کا بھائی ہے اور شیطان اپنے رب کا بڑا ناشکرہ ہے" گویا ہم یہ کہ سکتے ہے کہ فضول خرچی کرنے والا اللہ کے دربار میں گنہگار کی حیثیت سے روز محشر میں پیش ہوگا۔۔ انسان کے سوا جو کائنات ہے وہ نہایت محکم قوانین پر چل رہی ہے کائنات کی ہر چیز کا ایک مقرر ضابطہ ہے۔۔ وہ ہمیشہ اس ضابطہ کی پیروی کرتے ہوئے اپنے تکمیل کے مرحلہ تک پہنچتی ہے...... اسی طرح انسانی زندگی کے لئے بھی قدرت کا ایک مقرر کیا ہوا ضابطہ ہے۔ جو انسان اس ضابطہ کی پیروی کرتا ہے وہ اس دُنیاں میں کامیاب ہوتا ہے جو آدمی اس مقرر ضابطہ حیات سے انحراف کرتا ہے وہ یہاں ناکام و نامراد ہوکر رہ جاتا ہے...... جب ہم خرافات کی بات کرتے ہے تو ہمارے ذہن میں بہت سارے سوالات جنم لیتے ہے کہ ہم کس چیز کو صحیح قرار دے اور کس چیز کو غلط سمجھے جبکہ نیکی اور بدی کوئی پوشیدہ چیز نہیں ہیں بلکہ شعور آدمی کی فطرت میں ہیں۔ قرآن مجید اس حقیقت کو دوسرے الفاظ میں یوں بیان کرتا ہے فألھمھا فجورھا وتقواھا یعنی نفسِ انسان خدا نے بھلائی اور بُرائی کی واقفیت الہامی طور پر عطا کر رکھی ہیں... سماج میں ہر طرح کے لوگ رہتے ہے یعنی امیر، غریب متوسط طبقہ، وغیرہ۔۔ ہر کوئی اللہ کے مقرر کئے ہوئے رزق و استطاعت کے مطابق زندگی بسر کر رہا ہے... اسی طرح زندگی کے دوسرے معمولات میں ہر طبقہ اپنی حیثیت کے مطابق آپنی آمدنی کا استمال کرتا ہے پر استمال کے طریقے ایسے ہونے چاہیے جس سے نہ تو کسی کی دل آزاری ہو اور نہ یہ معاشرے میں ایک نئی رسم بن کر رائج ہو... یا یوں کہیے کہ ہمیں اسراف سے پاک وصاف معاشرہ قائم کرنے کی پہل کرنی چاہیے... اگر ہم ایسا کرنے سے قاصر رہے تو سماج میں ہم بے راہ روی کا شکار ایک تو خود ہونگے اور آنے والی نسلوں کی نظروں میں ہمیں جوابدہ بھی ہونا پڑے گا۔

کچھ مری بات کی تائید کیا کرتے ہیں
کچھ کو تو صرف خرافات نظر آتی ہے
(رضوان حیدر)

ہمارا معاشرہ غیر اسلامی رسوم ورواج میں بری طرح جکڑ چکا ہے، اور ہندو تہذیب کے ساتھ ایک طویل عرصہ تک رہنے کے سبب متعدد ہندوانہ رسوم ورواجات کو اپنا چکا ہے۔ کہیں شادی بیاہ پر رسمیں تو کہیں بچے کی ولادت پر رسمیں، کہیں موسمیاتی رسمیں تو کہیں کفن ودفن کی رسمیں۔ الغرض ہر طرف رسمیں ہی رسمیں نظر آتی ہیں۔ اسلامی تہذیب وثقافت کا کہیں نام ونشان نہیں ملتا ہے۔۔ انہیں رسوم ورواج میں سے شادی کے موقعوں پر ادا کی جانے والی رسوم ہیں، جس کا اسلامی تہذیب کے ساتھ کوئی دور کا بھی تعلق نہیں ہے۔ ان رسوم ورواج میں اسلامی تعلیمات کا خوب دل کھول استخفاف کیا جاتا اور غیر شرعی ~~افعال~~ سرانجام دیے جاتے ہیں

اس میں کوئی شک نہیں کہ دنیا میں انسان کے لیے بے شمار اور بیش بہا نعمتیں پیدا کی گئی ہیں۔ پس انسان کے لیے لازم ہے کہ وہ ان سے نہ صرف بھرپور فائدہ اٹھائے بلکہ اس پر اللہ رب العزت کا شکریہ بھی ادا کرے۔ اب اگر یہ مسئلہ پیدا ہو کہ سب سے عظیم ترین اور اعلیٰ ترین نعمت کونسی ہے تو اس کا قطعی اور دوٹوک جواب یہ ہے کہ صراط مستقیم ہی ایک ایسی منفرد نعمت ہے جس کا درجہ دیگر سب اشیاء سے بلند تر ہے۔ ہر انسان یہ خواہش رکھتا ہے کہ دنیا میں اس کو عزت کی نگاہ سے دیکھا جائے اور آخرت میں بھی جنت اس کا مقدر بنے۔ دنیا وآخرت میں کامیابی کا حصول صرف تعلیمات اسلام میں ہے یہ واحد دین ہے جو انسان کی ہر ضرورت کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔ اللہ رب العزت نے انسان کی کامیابی کا راز اتباع رسول اللہ ﷺ میں مضمر کیا ہے۔ موجودہ دور میں سنت کے مقابلے میں بدعت اس قدر اشاعت ہو رہی ہے کہ عام آدمی دین حنیف کے متعلق متزلزل اور شکوک وشبہات کا شکار ہوکر رہ جاتا ہے۔ ایک عام آدمی کے لیے سنت کو پہچاننا انتہائی مشکل بنا دیا گیا ہے جبکہ خوشی ہو یا غمی اسلام نے ہر موڑ پر بنی آدم کی راہنمائی فرمائی ہے۔

انسانی زندگی میں پیش آنے والے تمام معاملات، عقائد وعبادات، اخلاق وعادات کے لیے نبی ﷺ کی ذات مبارکہ اسوۂ حسنہ کی صورت میں موجود ہے۔ مسلمانانِ عالم کو اپنےمعاملات کو نبی کریم ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق سرانجام دینے چاہیے۔ لیکن موجود دور میں مسلمان رسم ورواج اور خرافات میں گھیرے ہوئے ہیں بالخصوص برصغیر پاک وہند میں شادی بیاہ کے موقع پر بہت سے رسمیں ادا کی جاتی ہیں جن کا شریعت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں اور ان رسومات میں بہت زیادہ فضول خرچی اور اسراف سے کام لیا جاتا ہے جو کہ صریحاً اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے

مومن وہی ہے جو کریں اطاعت قبول
ہر غمی وخشی میں رہیں متبع رسول

نبی کریم دین کامل لے کر آئے اور آپ نے اسے کامل و اکمل ترین حالت میں امت تک پہنچادیا۔ آپ نے اس میں نہ تو کوئی کمی کی اور نہ ہی زیادتی کی، بلکہ اللہ نے جو پیغام دیا تھا اسے امانت داری کے ساتھ اللہ کے بندوں تک پہنچادیا۔ اب اگر کوئی شخص دین میں ایسی نئی چیز لاتا ہے جو آپ سے ثابت نہیں ہے تو وہ بدعت ہوگی اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی انسان کو جہنم میں لے جانے والی ہے۔ امت مسلمہ آج بے شمار سُنتوں کو چھوڑ کر من گھڑت رسوم ورواجات اور بدعات میں پڑی ہوئی ہے۔ اور اس امر کی بڑی شدید ضرورت ہے کہ بدعات کی جگہ مردہ ہوجانے والی سنتوں کو زندہ کیا جائے، اور لوگوں کی درست طریقے سے راہنمائی کی جائے۔ ہمارے معاشرے میں پھیلی بے شمار بدعات کا اسلام شریعت، نبی کریم، صحابہ کرام، تابعین اور تبع تابعین ومحدثین کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ نبی کریم کی وفات کے بعد گھڑی گئی ہیں۔

نکاح اور شادی میں رائج خرافات کا ایک دینی نقصان یہ ہے کہ ان سے بے حیائی، بداخلاقی اور بے پردگی عام ہورہی ہے، نکاح ایک مقدس تقریب ہے اور سنتِ رسول ہے اسے ہر قسم کی خلاف شرع باتوں سے پاک ہونا چاہیے؛ لیکن دیکھا یہ جارہا ہے کہ شادی خانوں میں نہ صرف بینڈ باجے کا اہتمام ہوتا ہے؛ بلکہ ڈی جے (D.J) اور نیم برہنہ خواتین کا رقص بھی ہونے لگا ہے کیا ہمیں نہیں معلوم کہ رقص وسرود اور ناچ گانے کا اسلامی تہذیب سے کوئی تعلق نہیں ہے، یہ دراصل دشمنان خدا ورسول کی تہذیب ہے، ہماری شادی بیاہ کی تقریبات ان ساری خرافات سے پاک ہونا چاہیے، موسیقی، بینڈ باجا، ڈی جے اور نیم برہنہ رقص جیسی چیزیں خدا کے غزب کو دعوت دیتی ہے۔

بدعت مسنون ہوگئی ہے
امت مطعون ہوگئی ہے
(طباطبائی)

شادی بیاہ کی خرافات کا ایک نقصان فضول خرچی اور اسراف ہے، نمائش اور دکھاوے کے لیے لوگ نکاح کی دعوتوں میں لاکھوں روپے لٹاتے ہیں، لاکھوں کے شادی خانے حاصل کیے جارہے ہیں اور کھانے میں دسیوں آئٹموں کا اہتمام کیا جارہا ہے، پرشکوہ تقاریب کو سماج میں عزت اور انا کا مسئلہ بنالیا گیا ہے، جب کہ اسلام میں شادی کو سادی بنانے کا حکم ہے، نبی رحمت ﷺ نے اس نکاح کو سب سے بابرکت قرار دیا ہے جس میں کم سے کم مالی خرچ ہو، شادی میں صرف ولیمہ مسنون ہے، نکاح کے موقعہ پر کسی قسم کا کھانا مسنون نہیں ہے، مال ودولت اللہ کی امانت ہے، اسے حقوق کی ادائیگی اور دینی کاموں میں خرچ کرنے کا حکم ہے۔ نکاح کے تعلق سے عامۃ المسلمین کو بتانے کی ضرورت ہے کہ نکاح عبادت ہے اور عبادت کے لیے ہر مسلمان نبی رحمت ﷺ کے طریقہ کا پابند ہے، کسی بھی عمل کے عبادت بننے کے لیے اسے منہج رسول پر انجام دینا ضروری ہے، بیشتر مسلمان نکاح کو عبادت نہیں سمجھتے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ انھوں نے نکاح کے معاملہ میں خود کو شریعت سے آزاد سمجھ رکھا ہے۔

عید تو حیدوالوں کو باغ وبہار ہے
بدبخت بدعتی کو جہنم کی مار ہے

اسلام میں غیروں سے مشابہت کی سخت ممانعت ہے، حتیٰ کہ جو شخص کسی دوسری قوم سے مشابہت اختیار کرتا ہے کل قیامت کے دن اس کا حشر اسی قوم کے ساتھ ہوگا، شادی بیاہ میں رائج ساری خرافات دراصل غیر مسلم سماج سے مسلمانوں میں آئی ہیں، جہیز اور دیگر رسومات غیر مسلم معاشرہ کی دین ہے، عام مسلمانوں کو بتایا جائے کہ اسلام میں غیروں سے مشابہت کی قطعی اجازت نہیں ہے۔ شادی بیاہ کی خرافات کے خاتمہ کے لیے برسوں سے آواز اٹھائی جارہی ہے؛ لیکن بظاہر اس کا کوئی اثر نظر نہیں آتا، ضرورت اس بات کی ہے کہ خرافات کے سدباب کے لیے سماجی بائیکاٹ کو بطور ہتھیار استعمال کیا جائے، یہ بات ذہن میں رہے کہ خوف خدا اور آخرت میں جواب دہی کے احساس کے بغیر آدمی خلافِ شرع چیزوں کو نہیں چھوڑ سکتا، ضرورت اس بات کی ہے کہ ائمہ وخطباء اور دعوت واصلاح کے ذمہ دار عام مسلمانوں میں خوفِ خدا اور فکرِ آخرت کی روح پیدا کریں۔

یارب یہ جہان گزراں خوب ہے لیکن
کیوں خوار ہیں مردان صفا کیش وہنرمند

کہتا ہوں وہی بات سمجھتا ہوں جسے حق
نے آبلہ مسجد ہوں نہ تہذیب کا فرزند

اپنے بھی خفا مجھ سے ہیں بیگانے بھی ناخوش
میں زہر ہلاہل کو کبھی کہہ نہ سکا قند

عبید احمد آخون
پاندریٹھن سرینگر حال اومپورہ ہاؤسنگ کالونی 9205000010
akhoon.aubaid@gmail.com

حضرت سیدنا ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک عظیم صحابی

تحریر: رائیس احمد کمار

آپ کا نام عویمر ابن عامر تھا۔ درداء آپ کی بیٹی کا نام تھا۔ آپ اپنے گھر والوں کے بعد ایمان لائے۔ آپ کے بھائی حضرت عبداللہ بن رواحہ جو اسلام لا چکے تھے۔ وہ آپ کو اسلام لانے کے بارے میں سمجھایا کرتے تھے۔ لیکن وہ اس دعوت کو قبول نہیں کرتے تھے۔ حضرت عویمر نے اپنے گھر میں ایک بت رکھا تھا۔ جس کی وہ عبادت کیا کرتے تھے۔ ایک دن حضرت عبداللہ بن رواحہ نے حضرت عویمر کی عدم موجودگی کا فائدہ اٹھایا۔ اپنے پاس موجود کلہاڑے سے اس بت کو توڑنا شروع کردیا۔ بصورت شعر بتوں کی مذمت کرنے لگے۔ اللہ پاک کی وحدانیت کو بیان کرنے لگے، جب حضرت عویمر گھر آئے۔ تو ان کی بیوی نے روتے ہوئے سارا واقعہ بتایا۔

جسے سن کر آپ غصہ میں آگئے۔ قریب تھا کہ اپنے بھائی کے خلاف کوئی انتقامی کاروائی کرتے لیکن دریں اثناء دل میں ایک خیال پیدا ہوا کہ اگر بت کے پاس کوئی اختیار، کوئی طاقت ہوتی تو خود وہ اپنی حفاظت کرلیتا۔ پس رحمت خداوندی نے دستگیری کی۔ آپ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کرلیا۔ حضرت محمد بن کعب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔

ایک مرتبہ حضرت سیدنا ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں چند مہمان آئے۔ سخت سردی کا موسم تھا۔ جب رات ہوئی تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مہمانوں کے لئے سادہ سا کھانا بھجوایا۔ سردی سے بچاؤ کے لئے بستر وغیرہ نہ بھجوائے۔ مہمانوں میں سے کسی نے کہا: ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اتنی سخت سردرات میں صرف سادہ سا کھانا بھجوایا۔ بستر وغیرہ نہیں بھجوائے۔ میں اس کی وجہ ضرور معلوم کروں گا۔ دوسرے نے کہا: اس معاملے کو چھوڑو! لیکن وہ شخص نہ مانا۔ حضرت سیدنا ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر کی جانب چل دیا۔ وہاں جا کر اسے معلوم ہوا کہ حضرت سیدنا ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کی زوجہ محترمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس اتنی سردرات میں بھی صرف اتنا لباس تھا۔ جس سے ستر پوشی ہوسکے اس کے علاوہ کوئی لحاف وغیرہ نہ تھا۔

اس مہمان نے کہا: اے ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ! کیا بات ہے کہ آپ نے بھی ہماری طرح بغیر لحاف کے رات گزاری ہے؟ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواباً فرمایا: بے شک ہمارے لیے آخرت میں ایک گھر ہے جس کی طرف ہمیں منتقل ہونا ہے۔ ہم نے تمام لحاف اور بستر وغیرہ اس گھر کی طرف بھیج دیئے ہیں۔ اگر میرے پاس کوئی بستر وغیرہ ہوتا تو میں ضرور اپنے مہمانوں کو دے دیتا۔ سنو! ہمارے سامنے ایک دشوار گزار گھاٹی ہے جسے کمزور شخص، زیادہ وزن والے کی نسبت جلدی پار کرلے گا۔

اے شخص! جو بات میں نے تم سے کی ہے کیا تم سمجھ گئے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری اُمت کے حکیم عُویمر (ابودرداء) ہیں۔

آپ کا وصال ۳۲ھ۔ میں حضرت عثمان کے دورِ خلافت میں وفات پائی، دمشق میں آپ کی قبر ہے۔

اللہ پاک نے آپ کو کمال حکمت عطا فرمائی تھی، آپ کے ایک مشہور قول پر میں اس موضوع کا اختتام کرتا ہوں۔

: اے لوگو! خوشحالی کے ایام میں اللہ عزّ وجلّ کو یاد کرو تا کہ وہ تنگی و مصیبت میں تمہاری دعاؤں کو قبول فرمائے۔

اللہ پاک ہمیں صحابہ کرام کی سچی محبت و اتباع نصیب فرمائے!

آمین۔

راقم ایک کالم نویس ہونے کے ساتھ ساتھ گورنمنٹ ہائی اسکول اندرون گاندربل میں اپنے فرائض بحث ایک استاد انجام دیتا ہے

غزل

رخسانہ پروین

اٹھے منظر سے کتنے ہی بشر آہستہ آہستہ
نگل جاتی ھے زمیں شمس و قمر آہستہ آہستہ

یوں ہی آوارگی میں گھوم آئے ساری دنیا ہم
مگر پھر لوٹ آئے اپنے گھر آہستہ آہستہ

پس دیوار کوئی چیختی آواز کہتی ہے
تمہارے در پہ پھوٹیں گے یہ سر آہستہ آہستہ

سکوت شب میں اکثر سوچتے ہیں کس نے نفرت کا
ملایا ان فضاؤں میں زہر آہستہ آہستہ

کبھی اے دوست ہم تم سایہ بن کر ساتھ رہتے تھے
مراسم ہو گئے پھر مختصر آہستہ آہستہ

رخسانہ پروین۔ نورز پرائڈ

تعلیم نسواں پر زور دینے کی ضرورت

دولت علم سے بہرہ مند ہونا ہر مرد وزن کے لئے لازمی امر ہے۔ ترقی صرف اس قوم کی میراث ہے جس کے افراد زور علم سے آراستہ وپیراستہ ہو۔ علم کے بغیر انسان خدا کو بھی پہنچاننے سے قاصر ہے۔ کسی بھی عمل کے لئے علم ضروری ہے کیوں کہ جب علم نہ ہوگا تو اس پر عمل کیسے ہو سکے گا۔ اسلامی نقطہ نگاہ سے بھی حصول علم لازمی ہے۔ اسلام نے مرد وعورت دونوں کے حصول علم کی تاکید کی ہے خواہ اس کے لئے دور دراز کا سفر ہی کیوں نہ کرنا پڑے۔ علم ایک ایسا بہتا دریا ہے جس سے جو جتنا چاہے سیراب ہوسکتا ہے لیکن شرط محنت اور لگن ہے۔ زندگی کے اقدار میں نکھار اور وقار علم سے ہی آ سکتا ہے۔ ہمارے معاشرے میں عورت و مرد دونوں کی اہمیت یکساں ہے۔ ترقی کی راہوں پر آگے بڑھنے کے لئے عورتوں کے لئے بھی اتنا ہی ضروری ہے جتنا کہ مردوں کے لئے گویا عورت اور مرد ایک گاڑی کے دوہ پہیے ہیں جن میں سے ایک کی بھی علم سے لاتعلقی کائنات کے نظام کو درہم برہم کرسکتی ہے۔ خواتین کے فرائض میں سے ایک اہم فریضہ بچوں کی پرورش' ان کی نگہداشت اور صحیح تربیت ہوتی ہے۔ بچے کی ابتدائی درسگاہ دراصل ماں کی گود ہوتی ہے۔ اگر ماں تعلیم یافتہ اور سلیقہ شعار ہو تو اولاد بھی صاحب علم اور مہذب ہوگی۔ بچے اپنی ماں سے طور طریقے اور آداب و اطوار حاصل کرتے ہیں۔ ایک ماں ہی اپنی اولاد کے خیالات اور کردار کو سنوارنے کی ذمہ دار ہوتی ہے۔ جب ماں کی بنیادیں مستحکم ہوں گی تو بچے بھی معاشرے کے اہم فرد کی حیثیت سے ابھر سکتے ہیں

یہ بھی حقیقت ہے کہ کسی بھی قوم کو مجموعی طور پر دین سے روشناس کرانے' تہذیب وثقافت سے بہرہ ور کرنے میں اس قوم کی خواتین کا اہم بلکہ مرکزی اور اساسی کردار ہوتا ہے اور قوم کے نونہالوں کی صحیح اٹھان اور نشو ونما میں ان کی ماؤں کا اہم کردار ہوتا ہے۔ اس وجہ سے کہا گیا ہے کہ ماں کی گود بچے کا اولین مدرسہ ہے۔ اس لئے شروع ہی سے اسلام نے جس طرح مردوں کے لئے تعلیم کی تمام تر راہیں ہموار کی ہے ان کو وہ ہر قسم کے مفید علم کے حصول کی نہ صرف آزادی دی ہے بلکہ اس پر ان کی حوصلہ افزائی بھی کی ہے۔ جس کے نتیجے میں ابتداء سے لے کر آج تک ایک سے بڑھ کر ایک ماہر علم وفن اور تاجور فکر وتحقیق پیدا ہوتے رہے اور زمانہ ان کے علوم سے بے مستفیض ہوتا رہا بالکل اسی طرح اس دین نے خواتین کو بھی تمدنی' معاشرتی کی حقوق بہ تمام وکمال عطا کرنے کے ساتھ ساتھ تعلیمی حقوق بھی اس کی صنف کا لحاظ کرتے ہوئے مکمل طور پر دیے ہیں۔ چنانچہ ہر دور میں مردوں کے شانہ بشانہ اسلام میں ایسی باکمال خواتین بھی جنم لیتی رہی جنہوں نے اطاعت گزار بیٹی' وفا شعار بیوی اور سراپا شفقت بہن کا کردار نبھانے کے ساتھ ساتھ دنیا میں اپنے علم وفضل کا ڈنکا بجایا اور ان کے دم سے تحقیق وتدقیق کے لاتعداد خرمن آباد ہوئے۔ 'عورت اور مرد وہ اہم ستون ہیں جن پر یہ معاشرہ قائم ہے۔ دونوں معاشرے کا لازم وملزوم حصہ ہیں اور ان میں سے کسی ایک کے بغیر یہ معاشرہ قائم نہیں رہ سکتا اور نہ پھل پھول سکتا ہے۔ اس معاشرے کی فلاح و بہبود کیلئے دونوں کا کردار اہم ہے۔ جس طرح کسی معاشرے کے افراد کی ترقی کیلئے تعلیم لازمی ہے اسی طرح یہ تعلیم مرد وعورت دونوں کے لئے لازم ہے۔ تعلیم جس طرح مرد کے ذہن کے دریچوں کو کھولتی ہے اسی طرح عورت کے لئے بھی ضروری ہے تا کہ وہ بھی شعور کی منزلوں کو طے کر سکے۔ اسلام نے عورت کو معاشرے میں عزت کا مقام دیا ہے اور عورتوں کی دینی ودنیاوی تعلیم کے حصول پر زور دیتا ہے جیسا کہ علم حاصل کرنا ہر انسان کا بنیادی حق ہے۔

اس حق کے باوجود بہت سی جگہوں پر عورت کو اس حق سے محروم کیا گیا ہے جہاں عورت کیلئے نہ تو عزت کا مقام اور نہ جائز حقوق اسے بھیڑ بکریوں کی طرح استعمال کیا جاتا ہے۔ سب سے زیادہ رکاوٹ اس عمل میں یہ ہے کہ عورت علم حاصل کر کے ہم پر حکومت کرنے لگ جائے گی وہ بغاوت اختیار کر لے گی اور ایسا وہاں ہی ہوتا ہے جہاں انسانی حقوق کے منافی نظام ہوں۔ اس لئے اس میں تعلیم کا قصور نہیں اس فرسودہ نظام کا عمل دخل ہے جس نے صحیح غلط کے فرق کو ختم کر دیا ہے۔ تعلیم تو ذہن کے بند دریچوں کو کھولتی ہے اور اسے روشنی عطا کرتی ہے تا کہ وہ درست سمت کا تعین کر سکے۔ کوئی معاشرہ تعلیم کے بغیر قائم نہیں رہ سکتا اور نہ ہی ترقی کی منزلوں کو چھو سکتا ہے۔ لہٰذا جموں کشمیر کی سرکار کو چاہیے کہ خواتین کو بااختیار بنانے کے لیے ہر ممکن کوشش کریں۔

ادارہ کا مصنف کی آراء سے متفق ہونا لازمی نہیں

باقیات

101

اس میں شامل ملازمین سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ نظم وضبط برقرار رکھیں گے اور عوامی امن و امان کا پاس رکھیں گے۔مراسلے کے مطابق، ایسوی ایشن نے حکام کو اپنی معلومات اور ضروری کارروائی کے لیے اس فیصلے سے پہلے ہی باضابطہ طور پر آگاہ کر دیا ہے۔ JKNHMEA نے بات چیت اور تعمیری رابطے کے عزم کا اعادہ کرتے ہوئے امید ظاہر کی کہ حکومت NHM ملازمین کے بقول 'جائز شکایات' کے ازالے کے لیے بامقصد اور مقررہ مدت کے اندر اقدامات شروع کرے گی۔یہ مراسلہ JKNHMEA کی جوائنٹ کوآرڈینیشن کمیٹی کے چیف ترجمان، عبدالرؤف کی جانب سے جاری کیا گیا ہے۔ اس مراسلے کی کاپیاں کئی اعلیٰ حکام کو بھیجی گئی ہیں، جن میں مرکزی وزارت صحت و خاندانی بہبود، مرکزی وزارت محنت وروزگار، جموں وکشمیر کے لیفٹیننٹ گورنر، وزیر اعلیٰ، وزیر صحت وطبی تعلیم، وزیر محنت وروزگار، مشن ڈائریکٹر (NHM)، صحت کے اعلیٰ عہدیداران، ڈویژنل کمشنرز، ڈپٹی کمشنرز، طبی اداروں کے سربراہان اور دیگر متعلقہ حکام شامل ہیں۔ایسوی ایشن نے معلومات اور ضروری کارروائی کے لیے یہ مراسلہ ملازمین کی تنظیموں کے نمائندوں، قانونی مشیروں اور پرنٹ والیکٹرانک میڈیا کو بھی ارسال کیا ہے۔

102

کے موثر نفاذ کا مشاہدہ کیا ہے۔وزیراعظم مودی کی سالگرہ کے موقع پر صحافیوں کے ایک منتخب گروپ سے خطاب کرتے ہوئے منوج سنہا نے کہا کہ ملک نے گزشتہ چند سالوں میں بنیادی ڈھانچے، فلاح و بہبود اور اقتصادی ترقی کے شعبوں میں نمایاں پیش رفت کی ہے۔انہوں نے کہا کہ 5 (کمزور معیشتوں) سے 5 (سرفہرست معیشتوں) تک ہندوستان کا سفر انتہائی اہم رہا ہے، اور ملک نے 7.8 فیصد کی اقتصادی شرح نمو ریکارڈ کی ہے۔یونین ٹیریٹری جموں وکشمیر میں بنیادی ڈھانچے کی ترقی کا حوالہ دیتے ہوئے منوج سنہا نے کہا کہ خاص طور پر جموں وکشمیر میں، میرا ماننا ہے کہ یہ سب وزیراعظم کی قیادت کی بدولت ممکن ہوا ہے۔لیفٹیننٹ گورنر نے کہا کہ ملک بھر میں مختلف فلاحی اسکیموں سے لوگوں کو فائدہ پہنچا ہے، جن میں تقریباً 80 کروڑ لوگوں کو مفت اناج کی فراہمی اور 11 کروڑ گھرانوں کو ایل پی جی کنکشن کی فراہمی شامل ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ ان اقدامات کو جموں وکشمیر میں بھی کامیابی کے ساتھ نافذ کیا گیا ہے۔لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا نے بتایا کہ جموں وکشمیر میں اس وقت 1.5 لاکھ کروڑ روپے سے زائد مالیت کے سڑک اور سرنگ کے منصوبوں پر کام جاری ہے، جبکہ کشمیر کو ریلوے نیٹ ورک سے جوڑنے کا دیرینہ خواب بھی شرمندہ تعبیر ہو چکا ہے۔اس سے قبل، لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا نے سری نگر میں بچوں کی دیکھ بھال کے مراکز پلاش اور پریشا کا دورہ کیا، جہاں انہوں نے بچوں کے ساتھ وزیراعظم کی سالگرہ منائی اور ان میں تحائف تقسیم کیے۔لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا نے لوگوں پر زور دیا کہ وہ وزیراعظم مودی کی سالگرہ کے سلسلے میں منعقد کیے جانے والے ماہ بھر کے پروگراموں میں اپنی شرکت بڑھائیں اور کہا کہ ان تقریبات کو مزید پرکشش اور بامقصد بنایا جانا چاہیے۔

103

میں سکیورٹی فورسز اور ملی ٹینٹوں کے درمیان ایک جھڑپ میں دو دہشت گرد ہلاک ہو گئے۔اس دوران جموں وکشمیر پولیس نے سوشل میڈیا پوسٹ ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا ہے کہ ادھم پور میں آپریشن سون کے دوران پاکستان سے تعلق رکھنے والے 2 جیش ملی ٹینٹ صدام اور مصطفی مارے گئے ہیں۔انہوں نے بتایا مارے گئے ملی ٹینٹوں سے بڑے پیمانے پر اسلحہ اور گولی بارود کو ضبط کیا گیا جس میں 1 اے کے رائفل، چار میگزین اور M 4 کار بائن اور 4 میگزین پستول اور 2 میگزین اور چار گرنیڈ شامل ہیں۔اس سے قبل فوج نے ہلاکتوں کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ ایک ٹارگٹڈ انسداد دہشت گردی مہم کے نتیجے میں دو دہشت گردوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔فوج کی وائٹ نائٹ کور نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک پوسٹ میں جانکاری دیتے ہوئے بتایا کہ 16" اور 17 ستمبر کی درمیانی رات کو خفیہ اطلاع کی بنیاد پر ایک مشترکہ فوجی آپریشن شروع کیا گیا۔ مصدقہ اطلاعات کے بعد، وائٹ نائٹ کور، جموں وکشمیر پولیس اور سی آر پی ایف کے جوانوں نے خراب موسم، دشوار گزار راستوں اور انتہائی کم روشنی کے باوجود ایک ٹارگٹڈ انسداد دہشت گردی مہم کا آغاز کیا، جس کے نتیجے میں دو دہشت گردوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔"فوج کے مطابق علاقے میں سرچ اور نگرانی کا عمل جاری ہے اور یہ آپریشن بدستور آگے بڑھ رہا ہے۔سکیورٹی فورسز کسی بھی دوسرے ممکنہ خطرے کو ختم کرنے کے لیے جائے وقوع پر پوری طرح مستعدی کے ساتھ تعینات ہیں۔اس سے قبل سکیورٹی اہلکاروں نے انکاؤنٹر شروع ہونے کی جانکاری دیتے ہوئے بتایا کہ ادھم پور کے ایک جنگلاتی علاقے میں جاری انسداد دہشت گردی آپریشن کے دوران آج صبح سکیورٹی فورسز اور دہشت گردوں کے درمیان تصادم شروع ہو گیا۔اہلکاروں کے مطابق، مشتبہ دہشت گردوں کی نقل وحرکت کی اطلاع ملنے پر بدھ کی رات تقریباً 9 بجے مجلتہ کے دور دراز علاقوں براتل سوان' اور کھوبان' میں فوج، سی آر پی ایف اور جموں کشمیر پولیس کے اسپیشل آپریشنز گروپ (ایس او جی) نے ایک مشترکہ تلاشی مہم شروع کی تھی۔انہوں نے بتایا کہ آپریشن شروع ہونے کے کچھ ہی دیر بعد جنگل میں فائرنگ اور دھماکوں کی چند آوازیں سنی گئیں۔ ابتدائی فائرنگ مبینہ طور پر سکیورٹی فورسز کی جانب سے ایک مشتبہ ٹھکانے کو نشانہ بناتے ہوئے کی گئی تھی۔تاہم، اہلکاروں نے بتایا کہ رات بھر علاقے میں بڑی حد تک خاموشی رہی، لیکن جمعرات کی صبح یہ خاموشی اس وقت ختم ہوگئی جب دہشت گردوں نے محاصرہ توڑنے کی کوشش میں شدید فائرنگ شروع کر دی۔اہلکاروں نے مزید بتایا کہ سکیورٹی فورسز نے بھی جوابی کارروائی کی، جس سے آمنے سامنے کا تصادم شروع ہوگیا جو آخری اطلاعات ملنے تک جاری ہے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ دہشت گردوں کو ختم کرنے کے لیے علاقے میں اضافی کمک بھی روانہ کر دی گئی ہے۔

104

میں غریبوں کی فلاح و بہبود کے سالوں کے طور پر سنہری حروف میں لکھا جائے گا۔انہوں نے کہا کہ وزیراعظم مودی کی قیادت میں اس دور نے ہندوستان کی خوشحالی کی بنیاد رکھی، ملک کو مزید محفوظ بنایا اور بنیادی ڈھانچے (انفراسٹرکچر) اور ڈیجیٹل عوامی بنیادی ڈھانچے کے شعبے میں ہندوستان کو عالمی رہنما بنانے کا عمل شروع کیا۔امت شاہ نے کہا کہ وزیراعظم کے طور پر مودی کا دور حکومت غریب عوام کی فلاح و بہبود کے دور کے طور پر یاد رکھا جائے گا اور دعویٰ کیا کہ اس عرصے کے دوران 25 کروڑ لوگوں کو غربت سے باہر نکالا گیا ہے۔انہوں نے کہا کہ لوگوں کی نسلوں نے مکانات، بیت الخلاء، نل کے پانی، بجلی، خوراک اور طبی علاج جیسی بنیادی سہولیات کا انتظار کیا تھا۔امت شاہ نے کہا کہ وزیراعظم کے طور پر ان کا 12 سالہ دور حکومت ملک کے 80 کروڑ غریب لوگوں کے لیے ایک سنہری دور کے طور پر جانا جائے گا۔ انہوں نے مودی حکومت کی جانب سے فراہم کردہ فوائد میں مکانات، بجلی، نل کا پانی، فی کس 5 کلو مفت اناج ماہانہ، 5 لاکھ روپے تک کی ہیلتھ کوریج، بیت الخلاء اور گیس سلنڈر کا ذکر کیا۔ مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے کہا کہ وزیراعظم مودی نے ایک غریب گاؤں میں پیدا ہونے کے بعد ذاتی طور پر غربت کا تجربہ کیا تھا اور، اپنے حالات کے باوجود، ملک کے سامنے منصفانہ اور سب کو ساتھ لے کر چلنے والی ترقی کا وژن پیش کیا۔انہوں نے کہا کہ وزیراعظم مودی کی 25 سالہ عوامی زندگی مسلسل ذاتی محنت اور غریبوں، پسماندہ طبقات، دلتوں اور قبائلیوں کی خدمت سے عبارت رہی ہے۔امت شاہ نے کہا کہ انہوں نے گجرات میں تنظیمی سرگرمیوں کے دوران اور بعد میں جب مودی وزیر اعلیٰ اور پھر وزیراعظم بنے، ان کے ساتھ کام کیا ہے۔مرکزی وزیر داخلہ نے وزیراعظم کی سادگی کی بھی تعریف کی اور کہا کہ انہوں نے ملک بھر کے بی جے پی کارکنوں کو 'قوم سب سے پہلے' کے نعرے سے جوڑا۔انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم مودی نے پورے ملک کو اپنے خاندان کی طرح سمجھا ہے۔ گجرات کے وزیر اعلیٰ کے طور پر وزیراعظم مودی کے دور کا حوالہ دیتے ہوئے، شاہ نے پانی کے انتظام، ون بندھو کلیان یوجنا، ساگر کھیڈو کلیان یوجنا، صنعتی ترقی، وائبرنٹ گجرات، تعلیمی مرکز (ایجوکیشن ہب) اور دیہاتوں کو 24 گھنٹے بجلی کی فراہمی جیسے اقدامات کا ذکر کیا۔انہوں نے کہا کہ جب وزیراعظم مودی گجرات کے وزیر اعلیٰ تھے تو ریاست میں زرعی شرح نمو 8 فیصد سے زائد ریکارڈ کی گئی تھی۔ انہوں نے کہا کہ 2014 میں وزیراعظم مودی کے ملک کی باگ ڈور سنبھالنے کے بعد گجرات ماڈل کو قومی سطح پر اپنایا گیا۔

105

آگے بڑھانے میں فوری اقدام کرنے میں ناکام رہی ہے۔انہوں نے کہا، "ریزرویشن کا مسئلہ، جس پر ہم گزشتہ دو سالوں سے بات کر رہے ہیں، یہ ظاہر کرتا ہے کہ اتنی کوششوں کے باوجود حکومت اس معاملے میں سنجیدہ نہیں ہے۔" روح اللہ نے حکومت کی ترجیحات پر سوال اٹھاتے ہوئے الزام لگایا کہ دہلی میں دیگر معاملات کو آگے بڑھانے کی کوششیں کی جا رہی ہیں جبکہ ریزرویشن کی فائل پر اسی فوری نوعیت کے ساتھ کام نہیں کیا جا رہا ہے۔بھرتیوں کی حالیہ فہرست کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا، "آپ نے جو کچھ دیکھا وہ ریزرویشن پالیسی کا ہی نتیجہ ہے۔"انہوں نے دعویٰ کیا کہ موجودہ ریزرویشن پالیسی کشمیر سے تعلق رکھنے والے امیدواروں کے لیے روزگار کے مواقع پر منفی اثر ڈال سکتی ہے اور کہا کہ اس کا اثر آنے والے سالوں میں مزید نمایاں ہوگا۔آغا روح اللہ نے کہا، "اگلے پانچ سے دس سالوں میں آپ سرکاری دفاتر میں کشمیری بولنے والے افسران کو دیکھیں گے۔ "انہوں نے ریزرویشن کا مسئلہ حل نہ ہونے کے باوجود بھرتی کا عمل جاری رہنے پر بھی سوال اٹھایا۔انہوں نے کہا، "ہر روز، ہر مہینے اور ہر سال بھرتیاں ہو رہی ہیں۔ ریزرویشن پالیسی کی بنیاد پر کشمیریوں کو مواقع سے محروم کیا جا رہا ہے۔ ہر روز ان کے مواقع ختم ہو رہے ہیں اور انہیں مساوی حقوق سے محروم رکھا جا رہا ہے۔انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ ریزرویشن فائل کی موجودہ صورتحال ظاہر کرے اور زور دیا کہ اس معاملے کو انا کا مسئلہ نہ بنایا جائے۔ایم پی نے کہا، "اگر حکومت اس مسئلے کو انا کا معاملہ بناتی ہے تو اسے اپنی انا کی قربانی دینی پڑے گی۔"رکن پارلیمنٹ نے کہا، "اپنی انا چھوڑ دیں۔ہمیں بتائیں کہ ریزرویشن کی فائل کہاں ہے۔ اگر فائل کہیں اور ہے اور آپ میں وہاں جانے کی ہمت نہیں ہے، تو ہمیں بتائیں کہ فائل کہاں ہے، اس میں کیا لکھا ہے، اور وہ فائل ہمارے حوالے کر دیں۔"روح اللہ نے کہا کہ اگر حکومت فائل اور اس کے مندرجات کو دستیاب کراتی ہے تو وہ اس معاملے کی پیروی کے لیے طلباء کے ساتھ جانے کو تیار ہیں۔ "میں خود طلبہ کے ساتھ جاؤں گا۔ اگر آپ چاہیں تو میرے پیچھے آسکتے ہیں،"طلبہ کو بلائیں، فائل ان کے حوالے کریں اور ہمیں بتائیں کہ اس میں کیا لکھا ہے، تاکہ میں خود جا کر فائل تلاش کر سکوں،" انہوں نے مزید کہا۔ (کے این ایس)

106

کو عالمی سطح پر نئی پہچان اور احترام حاصل ہوا ہے۔انہوں نے کہا کہ بھارت آج نئے عزم کے ساتھ آگے بڑھ رہا ہے اور اپنی تہذیبی جڑوں سے طاقت حاصل کر رہا ہے۔ راج ناتھ سنگھ نے وزیراعظم کی اچھی صحت، طویل عمر اور ملک کی خدمت کے لیے مسلسل طاقت وتوانائی کے لیے دعا بھی کی۔

107

کے ایک مبینہ نیٹ ورک کا پردہ فاش کئے جانے کے بعد جاری کی گئی ہے۔ اس نیٹ ورک کی سربراہی پاکستانی دہشت گرد عبداللہ عرف ابو ہریرہ کر رہا تھا جسے رواں سال کے اوائل میں ایک اور پاکستانی ساتھی عثمان عرف حبیب اور تین مقامی معاونین سمیت گرفتار کیا گیا تھا۔ این آئی کے مطابق مارچ میں سرینگر کے پانتہ چوک علاقے میں لشکر طیبہ کے ایک رکن کو روکنے کے بعد کارروائی کی گئی جس کے نتیجے میں پورے گروپ کو گرفتار کیا گیا۔ ایجنسی کے مطابق عبداللہ 16 سال سے مفرور تھا اور جموں وکشمیر سے باہر بھی اپنے ٹھکانے قائم کر چکا تھا۔این آئی نے عدالت کو بتایا کہ سیف اللہ غیر قانونی سرگرمیوں کی روکتھام سے متعلق قانونی یو اے پی اے کے چوتھے شیڈول میں درج نامزد دہشت گرد ہے اور پاکستان سے کشمیر وادی میں دہشت گردوں کو ہتھیار، مالی معاونت اور ہدایات فراہم کرتا رہا۔این آئی اے کی درخواست اور متعلقہ مواد کا جائزہ لینے کے بعد عدالت نے سیف اللہ کے خلاف ناقابل ضمانت وارنٹ گرفتاری جاری کی۔ عدالت نے وارنٹ پر عمل درآمد کیلئے اسے متعلقہ حکام کو بھیجنے کی ہدایت کی جبکہ سیف اللہ کا آخری پتہ جنوبی کشمیر کے ضلع کولگام کے گاؤں یمراج بتایا گیا ہے۔

108

معاشرے کا ہی حصہ ہیں اور انہیں اپنے مطالبات اور خدشات پیش کرنے کا جمہوری حق حاصل ہے۔انہوں نے کہا کہ حکومت نے ان کے ساتھ متعدد دور کی بات چیت کی ہے اور ان کے مسائل کو سنجیدگی سے لیا گیا ہے۔انہوں نے کہا'' یہ ہمارے اپنے لوگ ہیں اور انہیں اپنے خدشات اٹھانے کا جمہوری حق حاصل ہے۔حکومت نے ان کے ساتھ کئی مرتبہ بات چیت کی ہے اور میں نے بھی ان سے بات کی ہے۔'' سکینہ ایتو نے امید ظاہر کی کہ این ایچ ایم ملازمین صورتحال کو سمجھیں گے اور ہڑتال ختم کر کے دوبارہ اپنی ذمہ داریاں سنبھال لیں گے۔انہوں نے کہا کہ طبی شعبے سے وابستہ افراد اور صحت کارکنوں پر عوام کا بہت زیادہ اعتماد ہے، اس لیے ان کی خدمات عوامی مفاد میں انتہائی اہمیت رکھتی ہیں۔انہوں نے کہا'' مجھے امید ہے کہ وہ اپنی ہڑتال ختم کر کے ڈیوٹی پر واپس آئیں گے۔حکومت ان کے لیے جو کچھ ممکن ہوگا، ضرور کرے گی۔'' وزیر صحت نے مزید بتایا کہ انہوں نے متعلقہ محکمہ کو ہدایت دی ہے کہ این ایچ ایم ملازمین کی جانب سے پیش کی گئی درخواستوں اور نمائندگیوں میں اٹھائے گئے تمام مسائل کا تفصیلی جائزہ لیا جائے۔انہوں نے یقین دہانی کرائی کہ حکومت اپنے دائرہ اختیار میں آنے والے معاملات کے حل کے لیے ضروری اقدامات کرے گی، تاہم انہوں نے ملازمین پر زور دیا کہ جاری ہڑتال کے باعث عام لوگوں کو صحت کی سہولیات کے حصول میں مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے۔سکینہ ایتو نے اپیل کی کہ این ایچ ایم ملازمین عوامی مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی ہڑتال ختم کریں اور اپنی خدمات دوبارہ بحال کریں، تاکہ مریضوں اور ضرورت مند افراد کو طبی سہولیات کی فراہمی متاثر نہ ہو۔انہوں نے کہا کہ حکومت ملازمین کے جائز مسائل پر غور کرنے کے لیے تیار ہے اور متعلقہ محکمے کو ان کی جانب سے پیش کیے گئے مطالبات کا جائزہ لینے کی ہدایت پہلے ہی دی جا چکی ہے۔

109

وہ حقدار ہیں۔اس سلسلے میں معاشرے کا بھی اہم کردار اور ٹریفک پولیس بھی اپنی ذمہ داری پوری کرے گی۔ ڈی آئی جی نے محکمہ اور نجی شعبے سے وابستہ ڈرائیوروں کی فلاح و بہبود، بالخصوص ریٹائرمنٹ کے بعد ان کی ضروریات پر خصوصی توجہ دینے پر زور دیا۔انہوں نے کارپوریٹ شعبے سے اپیل کی کہ وہ کارپوریٹ سماجی ذمہ داری (سی ایس آر) کے تحت ڈرائیوروں اور ان کے اہل خانہ کی مدد کرے۔انہوں نے ڈرائیوروں کے ان بچوں کے لیے مالی معاونت فراہم کرنے کی تجویز بھی پیش کی جو بارہویں جماعت اور کالج کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔انہوں نے کہا، '' یہ وہ مسائل ہیں جنہیں ہم نے یہاں اٹھایا ہے۔ مجھے امید ہے کہ یہ نکات متعلقہ حکام تک پہنچیں گے اور ان پر کارروائی کی جائے گی۔''حبیب الرحمٰن نے کہا کہ یہ باعثِ فخر ہے کہ 'ڈرائیورز ڈے' کا آغاز سرینگر سے ہوا اور اب اسے ملک بھر میں منایا جا رہا ہے۔

110

جانب سے ظاہر کئے گئے ان خدشات کو نظرانداز نہیں کیا جا سکتا کہ (AI) کی ترقی خطرات کو سمجھنے کی ہماری صلاحیت سے کئی زیادہ تیزی سے آگے بڑھ رہی ہے۔ انہوں نے اقوام متحدہ کے صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ حکومتوں کی پہلی ذمہ داری اپنے شہریوں کو مصنوعی ذہانت کے خطرات سے محفوظ رکھنا ہے، جس کے لیے قومی سطح پر اقدامات ضروری ہیں، تاہم عالمی سطح پر رابطہ کاری بھی ناگزیر ہے۔ گوتیرس نے کہا، ''ہمیں ایسے حفاظتی ضوابط اور اصولوں کی ضرورت ہے جو اعتماد پیدا کریں اور مصنوعی ذہانت کو محفوظ، شفاف اور جواب دہ بنائیں، جبکہ انسانی وقار کو مرکز میں رکھا جائے۔''اقوام متحدہ کے سربراہ نے یہ بات اینتھروپک کے چیف ایگزیکٹو ڈاریو اموڈی کی اس تجویز کے تناظر میں کہی، جس میں بڑی ٹیکنالوجی کمپنیوں اور حکومتوں کے درمیان تعاون کے ذریعے اے آئی کی ترقی کی رفتار کو محدود کر کے اس کی حفاظت یقینی بنانے کی بات کی گئی ہے۔اوپن اے آئی کے سیم آلٹ مین، اسپیس ایکس اے آئی کے ایلون مسک اور دیگر نمایاں ٹیکنالوجی رہنماؤں نے بھی حالیہ دنوں میں اے آئی کی ترقی کو سست کرنے کی ضرورت پر زور دیا ہے۔تاہم میٹا کے چیف ایگزیکٹو مارک زکربرگ نے بدھ کو اس موقف سے فاصلہ اختیار کرتے ہوئے کہا کہ ہر اے آئی کمپنی کو اپنی ٹیکنالوجی کی حفاظت یقینی بنانا ہوگی۔ گوتیرس نے کہا کہ اے آئی کے حوالے سے عالمی سطح پر مشترکہ کوششوں میں ملکی اور بین الاقوامی مسابقت، بالخصوص چین کے ساتھ مقابلہ، اور تجارتی مفادات سمیت متعدد رکاوٹیں موجود ہیں۔انہوں نے مصنوعی ذہانت کی بے پناہ صلاحیتوں کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ یہ اقتصادی ترقی اور تعلیم کو تیز کرنے اور صحت کے نظام کو مضبوط بنانے میں مدد دے سکتی ہے۔ تاہم انہوں نے بے قابو مصنوعی ذہانت سے پیدا ہونے والے'' وجودی خطرے'' سے بھی خبردار کیا۔

111

وآرام کیلئے آئے ہیں؟ کیا وہ بادشاہوں کی طرح رہنے آئے ہیں؟۔انہوں نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا کہ کیا عمر عبداللہ بادشاہت کرنے آئے ہیں؟ وہ عوام کو کیوں دھوکہ دے رہے ہیں؟۔آرٹیکل 370 پر قائد حزب اختلاف سنیل شرما نے کہا کہ یہ فیصلہ پارلیمنٹ نے کیا تھا نہ کہ صرف بی جے پی نے۔ انہوں نے کہا کہ جس دن نیشنل کانفرنس پارلیمنٹ میں 275 نشستیں حاصل کر لے گی، اس دن ان سے اس بارے میں بات کرنے کو کہیے گا۔سنیل شرما نے کہا کہ بی جے پی اپوزیشن کا کردار ادا کرتی رہے گی اور عوام کے خدشات کو اٹھاتی رہے گی۔انہوں نے کہا کہ اپوزیشن کے طور پر، یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم عوام کی آواز بنیں کیونکہ حکومت بات نہیں سن رہی ہے۔سنیل شرما نے مزید کہا کہ بی جے پی اپنا کام جاری رکھے گی چاہے اسے ووٹ ملیں یا نہ ملیں۔انہوں نے کہا کہ وہ حکومت گرانے یا ووٹ مانگنے نہیں آئے ہیں۔اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر کا کہنا تھا کہ میں کوئی حکومت گرانے نہیں آیا ہوں۔ میں ووٹ مانگنے نہیں آیا ہوں۔ عوام حکومتیں بناتے ہیں۔سنیل شرما نے ضروری محکموں (بشمول پی ڈی ڈی، پی ڈبلیو ڈی اور پی ایچ ای) میں کام کرنے والے احتجاجی ڈیلی ویجرز (یومیہ اجرت پر کام کرنے والے ملازمین) کیساتھ بات چیت کا بھی مطالبہ کیا اور کہا کہ ان کے مطالبات تسلیم نہیں کیے گئے ہیں۔انہوں نے حکومت پر زور دیا کہ وہ بات چیت کا آغاز کرے اور احتجاج کرنے والے ملازمین سے اپیل کی کہ اگر حکومت مذاکرات پر راضی ہو جائے تو وہ اپنی ہڑتال ختم کر دیں۔سنیل شرما نے کہا کہ میں دیہاڑی دار ملازمین سے بھی اپیل کروں گا کہ اگر حکومت مذاکرات پر آمادہ ہو جائے تو وہ اپنی ہڑتال ختم کر دیں لیکن کم از کم کوئی پہل تو کریں۔ کشمیری پنڈتوں کو ملنے والی دھمکیوں کے حوالے سے سنیل شرما نے کہا کہ یہ برادری پوسٹروں یا دھمکیوں سے مرعوب نہیں ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ کشمیر یہاں کے ہر رہائشی کا ہے، بشمول کشمیری پنڈتوں کے۔ یہ وہ وقت نہیں ہے جب کوئی لوگوں کو ڈرانے کی کوشش کر سکے۔

112

برف باری کے بعد درجہ حرارت میں تیزی سے کمی واقع ہوسکتی ہے۔موسم کی پہلی برف باری کے ساتھ ہی گریز، جو شمالی کشمیر کے بلند اور نسبتاً دور افتادہ علاقوں میں شمار ہوتا ہے، میں آنے والی سردیوں کی تیاریوں پر بھی توجہ مرکوز ہوگئی ہے۔اس دوران سری نگر سمیت وسطی ،شمالی اور جنوبی کشمیر کے بیشتر میدانی علاقوں میں دوران شب اور جمعرات کی صبح ہلکی سے تیز بارش ہوئی، جسکے نتیجے میں درجہ حرارت میں کمی واقع ہوئی ،اور لوگوں نے صبح کے وقت سردی محسوس کی ۔موسمیاتی مرکز کے اعداد وشمار کے مطابق، بدھ کی رات سے جمعرات صبح تک سرینگر میں 8.2 ملی میٹر بارش ریکارڈ کی گئی۔اسی مدت کے دوران قاضی گنڈ میں 13.4 ملی میٹر، پہلگام میں 13 ملی میٹر اور گلمرگ میں 13.2 ملی میٹر بارش درج کی گئی۔ جموں ڈویژن کے بھی کئی علاقوں میں شدید بارش ہوئی۔گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران ادھم پور میں 117.8 ملی میٹر، جموں میں 112.9 ملی میٹر اور کٹرا میں 45.2 ملی میٹر بارش ریکارڈ کی گئی۔اس دوران موسمیاتی ماہرین نے بتایا کہ جموں وکشمیر میں اگلے 24 سے 48 گھنٹوں کے دوران موسم ایک بار پھر کروٹ بدل سکتا ہے۔موسمیاتی مرکز سری نگر اور نجی موسمیاتی گروپ کشمیر ویدر کی جانب سے جاری کردہ تازہ ترین پیش گوئی کے مطابق، 17 اور 18 ستمبر کو جموں وکشمیر کے کئی علاقوں میں گرج چمک کے ساتھ بارش کا امکان ہے۔ماہرین موسمیات کا کہنا ہے کہ اگرچہ بارش کا کوئی طویل یا مسلسل سلسلہ متوقع نہیں ہے، تاہم مختلف علاقوں میں وقفے وقفے سے بوندا باندی اور پھوار پڑ سکتی ہے۔اس دوران بعض مقامات پر تیز ہوائیں چلنے، ژالہ باری (اولے پڑنے) اور مختصر وقت کے لیے شدید بارش کے امکانات بھی موجود ہیں۔موسمیاتی مرکز سری نگر اور نجی موسمیاتی گروپ کشمیر ویدر کے مطابق، 18 ستمبر سے موسم میں بہتری آئے گی اور دن بھر موسم نسبتاً خشک رہے گا، ہے۔اس کے بعد 19 سے 22 ستمبر تک جموں و کشمیر میں مجموعی طور پر موسم خشک رہنے کی توقع ہے، البتہ مقامی سطح پر کسی ایک آدھ جگہ مختصر دورانیے کی بوندا باندی خارج از امکان نہیں۔موسمیاتی مرکز سری نگر نے خصوصی طور پر 17 ستمبر کو جموں وکشمیر کے وسیع علاقے میں گرج چمک اور آسمانی بجلی گرنے کے حوالے سے الرٹ جاری کیا ہے۔

FROM THE OFFICE OF ADVOCATE
MOOMIN SULTAN

CHAMBER NO. FFX-2, DISTRICT COURT COMPLEX MOOMINABAD BATMALOO,SRINAGAR

IN THE CASE OF: 1.Jenifur Majid
W/o Mir Asif iqbal
R/o Lane no. 3 Banpura road shah faisalabadbatamaloo , AT Present Jawahar Nagar Srinagar
....CAVEATOR
VERSU
PUBLIC AT LARGE
IN THE MATTER OF: Caveat Petition
Caveat Petition for providing right of prior audience to the caveator before passing any order if the non-caveator or any other person choose to file any suit,appeal ,writ petition or proceedings against the caveatoron the ground of distorted fact/misrepresent and crooked story and may succeed in obtaining some relief order at irreparable loss and inconvenience of the caveator. It would be proper that caveatoris given opportunity of being heard by the Hon'ble court before passing any order.
MOOMIN SULTAN
ADVOCATE J&K HIGH COURT

Government of Jammu and Kashmir
OFFICE OF THE ASSISTANT DIRECTOR(EXECUTIVE MAGISTRATE
Food Civil Supplies and Consumer Affairs Department Shopian

Public Notice

Invitation of Sealed Bids for Sale of Seized Kerosene Stock) in Compliance with Order: DCS/Reader/APP/26/256-261 Dated: 12-06-2026 passed by District Magistrate Shopian-Extension of bidding period Pursuant to the directions of the District Magistrate Shopian in the matter section 6A of the Essential Commodities Act, 1955 arising from FIR No: 09/2026 U/S 3/7 of the essential commodities Act, 1955 of the Police Station Zainpora, Shopian & ,public Notice issued vide this office No: FCS&CA/SPN/26/867-70 Dated: 21/08/2026 , the bidding period is extended for seven (07(Days from the date of publication of this notice and sealed bids are invited for the sale of 255,470 Liters of seized kerosene stock (in 08 Barrels(from all licensed kerosene dealers of District Shopian and neighboring areas.

Terms and Conditions:

1. Base Reserve Price: Rs 60.00per Litre.
2. Eligibility: Licensed Kerosene Oil dealers of District

Shopian and adjoining areas),The Licenses of all the Kerosene Oil dealers has expired in district Shopian, the Licensce holder who was having valid Licensce upto when all the licenses expired(

3. Issuing authority: Assistant Director, FCS&CA, Shopian.
4. Mode of Bidding: Sealed written bids, clearly mentioning the offered rate per litre.
5. Bidding period: Extension of 07 Days from the date of publication of notice.
6. Place of Submission: Office of the Assistant Director, FCS&CA,
7. Selection criteria: Shopian (B-Block Mini Secretariat Shopian(during office hours, Highest eligible bidder quoting above the base price, subject to Licensce verification.
8. Contingent Acceptance Clause: In the event that no higher bid is Received within the stipulated 07 -day bidding Period, the kerosene will be auctioned on base Reserve price.
9. Deposit and payment conditions :Every bidder should deposit a security and provisional advance of Rs 307.00) 2 (%in shape of CDR pledged to Assistant Director FCS&CA Department Shopian with the Assistant Director FCS&CA Shopian .The Balance amount shall be calculated at the rate of highest bid amount multiplied by the total verified stock, after deducting the quantity (if any(already distributed. A bond shall be executed to ensure payment of the remaining amount immediately upon final quantification.

For further queries, interested Kerosene Licensce Holders may contact the undersigned during working hours at the Office of the Assistant Director, FCS&CA Shopian.

Sd-/Assistant Director
Director Supplies &
CA Department Shopian

DIPK No: 5822/26

Government of Jammu Kashmir
Office of the Executive Engineer Mechanical Hospitals Division Baramulla
e-mail, id, xenmhd.bla@jk.gov.in

CORRIGENDUM-I

Subject-:Modification to Technical Sanction No and date for below mentioned NIT.
Reference-:e-NIT No. 84 of 2026-27 Dated-:15-09-2026.
Tender ID-:2026_PWDJK_324763_1
Kindly read for Technical Sanction Accorded by Executive Engineer M&H Division Baramulla No-:M&HDB/TS/52 of 09/2026 Dated-:15-09-2026 insisted of No-:M&HDB/TS/52 of 09/2025 Dated-:15-09-2025.
No-:M&HDB/TS/2388-90 Dated-:17-09-2026

Sd/-Executive Engineer
Mechanical & Hospitals Division
Baramulla

DIPK No: 5832/26

مصنوعی ذہانت: کتنا فائدہ، کتنا نقصان

کوئی بھی ٹیکنالوجی اول و آخر ہمارے فائدے کے لیے ہوتی ہے۔ انسان نے جو کچھ بھی ایجاد یا دریافت کیا ہے وہ صرف اور صرف اس لیے ہے کہ زندگی زیادہ سے زیادہ آسان ہو، مشکلات راہ کی دیوار نہ بنیں۔ ہر دور کے انسان نے زندگی کو آسان تر بنانے کا سوچا ہے اور ایسا کرنے میں بہت حد تک کامیاب بھی رہا ہے۔

آج کی دنیا بھی یہی چاہتی ہے کہ زندگی کا سفر زیادہ سے زیادہ آسان ہو جائے۔ یہ سب کچھ اُس وقت ممکن ہے جب انسان اپنی سوچ درست رکھے اور جو کچھ بھی ایجاد کیا جائے یا جو بھی پیش رفت یقینی بنائی جائے اُس سے کما حقہٗ مستفید ہوتے ہوئے زندگی سے دشواریوں کو تیزی پار کیا جائے۔

کم و بیش دو صدیوں کے دوران انسان نے ایسا بھی کچھ پالیا ہے جو اُسے ڈھنگ سے جینے کے قابل بنانے کے لیے ناگزیر تھا۔ ڈھنگ سے جینا کیا ہوتا ہے؟ یہی کہ کوئی بے جا پریشانی ہماری راہ کی دیوار نہ بنے۔ زندگی ہم سے قدم قدم پر خراج مانگتی ہے۔ فطری علوم و فنون میں زیادہ سے زیادہ پیش رفت یقینی بنا کر ہم زندگی کو خراج دیتے رہتے ہیں۔ فطری علوم و فنون کے حوالے سے یقینی بنائی جانے والی ہر پیش رفت ہمارے بھلے کے لیے ہوتی ہے۔ ہاں، اُسے ڈھنگ سے برت کر فائدہ اٹھانا ہمارا اپنا فیصلہ ہوتا ہے۔

کم و بیش پانچ عشروں کے دوران انسان نے جو کچھ فطری علوم و فنون کی سطح پر ممکن بنایا ہے اُس نے زندگی کا حلیہ بدل کر رکھ دیا ہے۔ جو لوگ اس وقت عمر کی ساتویں دہائی میں ہیں انہیں یقین ہی نہیں آتا کہ جو کچھ وہ دیکھ رہے ہیں وہ حقیقی ہے یا نہیں۔ آج کے ماحول میں انسان کو ایسا بہت کچھ میسر ہے جو اگرچہ اصل ہے مگر اُس پر جادو کا گمان ہوتا ہے۔ جو لوگ پچاس سال پہلے دس بارہ سال کے تھے اُن کے لیے یہ سب کچھ انتہائی حیرت انگیز اور بعض صورتوں میں تو سوہانِ روح ہے کیونکہ جو کچھ بھی آنکھیں دیکھ رہی ہیں اور جو ہماری زندگی کا حصہ ہے وہ ہمارا ہو کر بھی بہت عجیب لگتا ہے، یقین نہیں آتا کہ یہ سب کچھ حقیقت پر مبنی ہے۔

انفارمیشن ٹیکنالوجی کے سیکٹر میں ہونے والی ترقی اتنی زیادہ اور اتنی عجیب ہے کہ یہ ہماری زندگی کا حصہ ہو کر بھی ہماری سمجھ میں نہیں آرہی۔ آئی ٹی اب آپشن کا معاملہ نہیں بلکہ زندگی کا ناگزیر حصہ ہے۔ ہم اس سے کسی بھی صورت جان نہیں چھڑا سکتے۔ زندگی کے ہر معاملے میں آئی ٹی سیکٹر اس حد تک مداخلت کا حامل ہو چکا ہے کہ ہم بہت کوشش کرنے پر بھی اِس سے الگ نہیں ہو سکتے، لاتعلق نہیں رہ سکتے اور اس سے مستفید نہ ہونے کی اہلیت بھی نہیں رکھتے۔

ڈھائی تین عشروں کے دوران بھی کچھ بدل گیا ہے۔ آئی ٹی نے ہماری زندگی کے ہر معاملے میں انٹری دے رکھی ہے۔ اور یہ انٹری ہے بھی ایسی کہ اب کبھی ختم ہونے کا نام نہ لے گی۔ فی زمانہ کسی بھی انسان کے لیے ممکن ہے کہ اچھی زندگی بسر کرنا چاہے اور اس کے پاس اسمارٹ فون نہ ہو۔ سوال تفریحِ طبع کا نہیں، زندگی کی بنیادی ضرورتوں کا ہے۔ اسمارٹ فون ہمیں انٹرنیٹ کنکشن کے ذریعے باقی دنیا سے جوڑتا ہے۔ اب کوئی بھی انسان جزیرہ نہیں، سبھی آئی ٹی کے سمندر میں ہیں۔ دل نہ چاہے تب بھی آئی ٹی سیکٹر کی مداخلت کو قبول کرنا پڑتا ہے، اُس سے مطمئن رہنا پڑتا ہے۔

اسمارٹ فون نے زندگی کو بدل کر رکھ دیا ہے۔ دنیا سمٹ کر انسان کی ہتھیلی پر آگئی ہے یا یوں کہیے کہ رکھ دی گئی ہے۔ کوئی کتنی ہی کوشش کرلے، معیاری زندگی بسر کرنی ہو تو آئی ٹی کو نظرانداز نہیں کرسکتا، اسمارٹ فون کو خدا حافظ نہیں کہہ سکتا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ کسی بھی صورت اپنے آپ کو الگ تھلگ، رابطے کے بغیر نہیں رکھ سکتا۔ معاشرتی معاملات، معاشی سرگرمیاں، ذاتی معاملات، تفریحِ طبع، علم کے حصول کی لگن... سبھی کچھ تو اسمارٹ فون کے ذریعے آئی ٹی سیکٹر سے جُڑ گیا ہے۔ اسمارٹ فون بھی ہمیں آئی ٹی سیکٹر کی فقید المثال پیش رفت نے دیا ہے۔

ایک سے ڈیڑھ عشرے کے دوران خود کاریت بڑھی ہے۔ انسان چاہتا ہے کہ بہت سے کام اب خود بخود ہوا کریں، اور ہو رہے ہیں۔ مشینی کلچر جا چکا، اب تو معاملہ ڈیجیٹل کا ہے۔ میکانیکی طرزِ زندگی کو ہم خیرباد کہہ چکے۔ یہ زمانہ آن لائن اور وائرلیس کلچر کا ہے۔ نیا ماحول ہے تو نئی زندگی ہے۔ یہ نئی زندگی ہمارے لیے کیا لائی ہے اِس کے بارے میں سوچنے بیٹھیے تو ذہن کام کرنے سے انکار کرنے لگتا ہے۔ ہم نے کبھی جن باتوں کا خواب بھی نہیں دیکھا تھا وہ اب ہماری زندگی کا حصہ ہیں۔ بہت کچھ ایسا ہے جس پر جادو کا گمان ہوتا ہے۔ اور سچ تو یہ ہے کہ جادو بھی کیا ہی ہوتا ہوگا۔ اگر گزرے ہوئے زمانوں کے جادوگر آج زندہ کیے جائیں اور انہیں ہماری آج کی زندگی کے بھرپور مشاہدے کا موقع ملے تو کیا وہ قدم قدم پر دانتوں تلے انگلیاں نہ دبالیں گے؟

اب بات مصنوعی ذہانت تک پہنچ گئی ہے۔ مصنوعی ذہانت کے فروغ کا مطلب یہ ہے کہ انسان کو اپنی یعنی اصلی ذہانت سے کچھ خاص غرض رہی نہیں۔ وہ چاہتا ہے کہ اُس کے بیشتر کام مصنوعی ذہانت کی مدد سے کیے جائیں، اور ایسا ہی ہو رہا ہے۔ مصنوعی ذہانت زندگی کے ہر شعبے پر محیط ہوتی جارہی ہے۔ دنیا بھر کے کاروباری ادارے مصنوعی ذہانت کی مدد سے تیار کیے گئے آلات اور مشینری کو بروئے کار لاکر اپنے لیے آسانیاں پیدا کرنے کی راہ پر گامزن ہیں۔

مصنوعی ذہانت کو بروئے کار لانا آسان بھی ہے اور مشکل بھی۔ آسان اس لیے ہے کہ مصنوعی ذہانت کی مدد سے تیار کردہ آلات اور اوزار اب قدم قدم پر استعمال ہو رہے ہیں، آپ بھی ایسا کرسکتے ہیں۔ مشکل اس لیے کہ مصنوعی ذہانت ایک طرف چند آسانیاں پیدا کر رہی ہے تو دوسری طرف چند مشکلات کو بھی راہ دے رہی ہے۔

مشکلات مختلف النوع ہیں۔ ہم ایک ایسی دنیا میں جی رہے ہیں جس میں قدم قدم پر مصنوعی ذہانت سے ہمارا ٹاکرا ہوتا ہے۔ یہ ٹاکرا اچھا بھی ہے اور بُرا بھی۔ مصنوعی ذہانت کی مدد سے کام کرنے والے بہت سے آلات اور اوزار زندگی کو آسان تر بناتے جارہے ہیں۔ اب انسان کو زیادہ سوچنا نہیں پڑتا۔ وہ بہت سے معاملات میں زیادہ پلاننگ کرنے کی پابندی سے بھی ا?زاد ہو چکا ہے۔ مصنوعی ذہانت زندگی کے ہر شعبے میں ہمارے لیے بانہیں پھیلائے کھڑی ہے اور ہم اُس سے مستفید ہو رہے ہیں۔

کیا واقعی مستفید ہو رہے ہیں؟ ایسا لگتا تو نہیں۔ پاکستان جیسے ممالک میں معاشرہ مجموعی طور پر کسی بھی نئی ایجاد یا اختراع کو صرف ظاہری اور سطحی فوائد کے لیے بروئے کار لاتا ہے اور زندگی میں اصل یا ٹھوس تبدیلیوں کی راہ ہموار کرنے پر متوجہ نہیں ہوتا۔ ہم نے جو کچھ دوسری بہت سی ایجادات و اختراعات کے معاملے میں کیا ہے وہی مصنوعی ذہانت کے معاملے میں بھی کر رہے ہیں۔ یہی کہ اس سے استفادہ ضرور کیا جارہا ہے مگر محض سطحی انداز سے۔ اسے سمجھنے کی کوشش کرنے والے خال خال ہیں۔ بیشتر کا یہ حال ہے کہ مصنوعی ذہانت سے اپنے لیے آسانیاں تلاش کر رہے ہیں مگر زندگی کا معیار بلند کرنے کے بارے میں نہیں سوچ رہے۔

مصنوعی ذہانت اب ہر شعبے میں، ہر معاملے میں اپنا کردار ادا کرنے پر تُلی ہوئی دکھائی دینے لگی ہے۔ بیشتر ایپس اب مصنوعی ذہانت کی مدد سے بنائی جارہی ہیں۔ اس کے نتیجے میں بہت کچھ ایسا بھی حاصل ہو رہا ہے جس کی ہمیں ضرورت نہیں۔ تعلیم کے شعبے میں بھی مصنوعی ذہانت سے خوب مدد لی جاسکتی ہے اور لی جارہی ہے۔ کاروباری ادارے مصنوعی ذہانت سے کام لے کر اپنے لیے آسانیاں بھی پیدا کر رہے ہیں اور اپنے بجٹ کو کنٹرول کرنے میں بھی کامیاب ہو رہے ہیں۔ مصنوعی ذہانت نے بہت سے معاملات میں ذمہ داری یوں سنبھالی ہے کہ اداروں کو زیادہ ملازمین کی ضرورت نہیں پڑ رہی اور یوں چھانٹیوں کا سلسلہ جاری ہے۔ مصنوعی ذہانت کے ہاتھوں بے روزگاری بڑھ رہی ہے اور یہ سلسلہ دراز ہوتا دکھائی دے رہا ہے۔

میڈیا اور دوسرے بہت سے شعبوں میں مصنوعی ذہانت کا عمل دخل بہت بڑھ گیا ہے۔ یہ کیفیت کہیں معیار کی بلندی میں معاونت رہی ہے اور کہیں گراوٹ لارہی ہے۔ گراوٹ اس لیے واقع ہو رہی ہے کہ مصنوعی ذہانت کو سوچے سمجھے بغیر بروئے کار لانے سے کام تو تیزی سے ہو جاتا ہے مگر اُس میں وہ بات نہیں ہوتی جو ہونی چاہیے۔ اس کے نتیجے میں خرابیاں پیدا ہوتی ہیں اور پھر وہ خرابیاں حتمی تجزیے میں فائدے کے بجائے نقصان کی راہ ہموار کرتی ہیں۔

مصنوعی ذہانت محض اس لیے تو نہیں ہے کہ اس کی مدد سے ادارے اپنی لاگت گھٹائیں، ملازمین کی تعداد کم کریں اور سکون کا سانس لیں۔ چھانٹیاں ایک خاص حد تک کی جاسکتی ہیں۔ اگر سوچے سمجھے بغیر مصنوعی ذہانت کو بروئے کار لایا جانے لگے تو معاملات صرف خرابی کی طرف جاتے ہیں۔ کئی معاشروں میں ایسا ہو چکا ہے۔ پس ماندہ معاشرے مصنوعی ذہانت کی مدد سے کام کا معیار بلند کرنے کے بجائے محض لاگت گھٹانے پر تُلے ہوئے ہیں۔ بڑے ادارے جب لاگت گھٹانے کے نام پر چھانٹیاں کرنے لگتے ہیں تو وقتی طور پر بہت اچھا رہتا ہے کیونکہ منافع کمانے کی صلاحیت بڑھ جاتی ہے، منافع کی شرح بلند ہونے لگتی ہے، مگر آگے چل کر یہ اندھا دھند رجحان صرف خرابیاں پیدا کرتا ہے۔

کسی بھی ٹیکنالوجی کی آمد پر جب لوگوں کو فارغ کیا جانے لگتا ہے تو راتوں رات معاشرہ محض خرابیوں کی طرف بڑھتا ہے۔ یہ کیفیت مسائل کو دو چند کرتی ہے۔ ہمارے ہاں بھی ایسا ہی ہو رہا ہے۔ جب ادارے راتوں رات اندھا دھند چھانٹیاں کرنے لگتے ہیں اور بے روزگاری کسی ٹھوس جواز کے بغیر بڑھنے لگتی ہے تب مجموعی کاروباری ماحول پر شدید منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ بڑے اور درمیانے حجم کے کاروباری اداروں پر لازم ہوتا ہے کہ صرف منافع کے بارے میں سوچنے کے بجائے لوگوں کو روزگار دینے کے بارے میں بھی سوچیں تاکہ اُن کی کمائی ہوئی دولت تیزی سے گردش کرتے ہوئے مزید دولت پیدا کرنے میں معاون ثابت ہو۔ اگر تمام ہی کاروباری ادارے دن رات صرف بجٹ چھوٹا کر کے منافع بڑھانے کا سوچنے لگیں اور چھانٹیاں ہی کرتے چلے جائیں تو اس کے نتیجے میں پورا معاشرہ شدید عدم توازن کا شکار ہو کر مزید الجھنوں سے دوچار ہوتا ہے۔

مصنوعی ذہانت ذاتی، معاشرتی اور معاشی تینوں ہی سطحوں کی زندگی کے لیے ایک بڑی نعمت ہے۔ اس بڑی نعمت سے بہ طریقِ احسن مستفید ہونے کے لیے لازم ہے کہ اِسے سوچ سمجھ کر برتا جائے، ڈھنگ سے بروئے کار لایا جائے۔ بنیادی سوچ یہ ہو کہ اس کی مدد سے کام کا معیار بلند کرنا ہے۔ کسی بھی ایجاد یا اختراع کو محض لاگت گھٹانے یا دل بہلانے کے لیے استعمال کرنا اُس کی توہین ہے۔ ہمارے ہاں مصنوعی ذہانت کو اب تک توہین آمیز سلوک ہی کا سامنا رہا ہے۔

مصنوعی ذہانت چونکہ بیشتر معاملات میں اپنا عمل دخل بڑھا رہی ہے اس لیے اس کے بارے میں سنجیدہ ہونا لازم ہے۔ مصنوعی ذہانت کو سمجھنے میں عام ا?دمی کی مدد کرنا لازم ہے تاکہ اس کے شعور کی سطح بلند ہو اور وہ مصنوعی ذہانت کو برتنے کے معاملے میں معقول رویہ اپنائے۔ چھوٹے بڑے تمام ہی کاروباری اداروں کو بھی مصنوعی ذہانت سے مدد لینے کے معاملے میں تعقل کا مظاہرہ کرنا ہے۔ یہ معاملہ محض لاگت کم کرنے کا نہیں بلکہ معیار بلند کرنے کا ہے۔ پروڈکٹس کا معیار بلند ہونا چاہیے تاکہ لوگوں کو محسوس ہو کہ اُن کی زندگی میں کوئی بڑی اور حقیقی تبدیلی رونما ہوئی ہے۔

مصنوعی ذہانت کو برتنے اور استعمال کرنے کے معاملے میں تیزی اپنانے کے بجائے اُسے سمجھنے کی ضرورت زیادہ ہے۔ کسی بھی ایجاد یا اختراع کا بنیادی مقصد معیار بلند کرنا ہے، اس لیے مصنوعی ذہانت کے ذریعے بھی تعلیم و تدریس، میڈیا رپورٹنگ، تجزیے، شوٹنگ، ایڈیٹنگ، لین دین، تفریحِ طبع اور دیگر تمام معاشی و معاشرتی معاملات کا معیار بلند ہونا چاہیے۔ اس کے لیے سوچ بدلنے کی ضرورت ہے۔ بڑے اور درمیانی حجم کے کاروباری اداروں کو اپنی ذمہ داری محسوس کرتے ہوئے مصنوعی ذہانت کے حوالے سے لوگوں کو ذہنی طور پر تیار کرنا چاہیے، اُن کی راہ نمائی کرتے ہوئے شعور کی سطح بلند کرنے پر متوجہ ہونا چاہیے۔ تعلیمی ادارے مصنوعی ذہانت کے ٹولز کی مدد سے تعلیم و تربیت کا معیار بلند کرسکتے ہیں۔ یہ نئی نسل کو عمدگی سے مستقبل کے لیے تیار کرنے کا معاملہ ہے۔ بات صرف لاگت گھٹانے تک محدود نہیں رہنی چاہیے۔ توجہ اس بات پر دینے کی ضرورت ہے کہ لوگ زیادہ سے زیادہ سیکھیں، اپنی زندگی اور ماحول کو بدلیں۔

مصنوعی ذہانت کے معاملے میں اب تک ہمارا عمومی رویہ صرف یہ رہا ہے کہ اس کے ذریعے کام تیزی سے کیے جائیں اور انسانوں پر انحصار کم کیا جائے۔

ورزش کے غیر روایتی طریقے

بلاشبہ ورزش انسانی صحت کے لیے ناگزیر ہے، کیوں کہ صحت مند اور خوش گوار زندگی گزارنے کا دارومدار ہی ورزش پر ہے۔

جسمانی طور پر چست رہنے اور ذہنی کارکردگی بڑھانے کے لیے پسینہ بہانا نہایت مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ اس کے باعث جسم میں مثبت تبدیلیاں نمودار ہوتی ہیں اور قوتِ مدافعت میں اضافہ ہوتا ہے، جس کی وجہ سے ہمیں بیماریوں سے دور رہنے میں مدد ملتی ہے۔

ورزش کے لیے عمر کی کوئی قید نہیں یہ بچوں سے لے کر بزرگوں تک سب کے لیے فائدہ مند اور ضروری ہے کیوں کہ اس کی وجہ سے نہ صرف آپ جسمانی و ذہنی طور پر فعال رہتے ہیں بلکہ طبی ماہرین کے مطابق تو اس کی وجہ سے عمر میں بھی اضافہ کیا جاسکتا ہے۔

تاہم اس کے باوجود ہمارے ہاں عمومی طور پر ورزش کرنے کا بہت کم رجحان ہے، جس کے دیگر اسباب میں ایک بہت بڑا سبب وقت کی کمی یا شائد جم کی فیس بھی ہو سکتی ہے۔

آج ہر بندہ اپنی زندگی کے مشینی دائرے میں اس قدر تیزی سے گھوم رہا ہے کہ اس کے پاس چند لمحے رک کر سانس لینا کا بھی وقت نہیں تو ایسے میں ورزش کے لیے وہ کہاں سے وقت نکالے؟ لیکن اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کہ ہمارے اس غلط رویے کی وجہ سے ہماری آبادی کی اکثریت مختلف جسمانی و ذہنی مسائل کا شکار ہے، جسمانی خدوخال بے ڈھنگے ہو چکے ہیں، جسم پر چربی چڑھنے سے پیٹ نکلے ہوئے ہیں تو دوسری طرف مختلف امراض نے گھیرا ہوتا ہے۔

تاہم اس معاملے میں ہمارے پاس اپنے قارئین کے لیے ایک خوش خبری یہ ہے کہ جو لوگ وقت کی کمی یا کسی اور سبب چاہ کر بھی ورزش نہیں کر پاتے تو انہیں پریشان ہونے کی ضرورت ہے نہ کسی مشقت میں پڑنے کی۔

ورزش کیا ہے؟ ورزش ایسی جسمانی حرکات کو کہا جاتا ہے جس کی وجہ سے جسمانی پٹھے بہتر کام کرنے لگیں اور اس عمل کے دوران جسم میں موجود کیلوریز جلانے میں مدد مل سکے۔

برٹش جرنل آف سپورٹس میڈیسن میں شائع ہونے والی ایک نئی تحقیق کے مطابق کسی بھی قسم کی جسمانی سرگرمی آپ کی صحت کے لیے شمار ہوتی ہے، دوسرے لفظوں میں ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ اگر آپ بس پکڑنے کے لیے دوڑ رہے ہیں یا بل جمع کروانے کے لیے لائن میں لگے کھڑے ہیں تو یہ بھی ورزش کہلائے گی۔

جسے ماہرین نے غیر روایتی ورزش کا نام دیا ہے، جس کے لیے آپ کو کسی جم جانے کی ضرورت ہے نہ ورزش کے لیے باقاعدہ وقت دینے کی۔ تو آئیے ہم آپ کو جدید تحقیقات کی روشنی میں بتاتے ہیں کہ یہ غیر روایتی ورزش کیسے، کہاں اور کب کی جا سکتی ہے؟

خریداری کے لیے ریڑھی کے بجائے ٹوکری:

بڑے بڑے سٹورز میں سامان کی خریداری کے لیے ریڑھیاں موجود ہوتی ہیں تاکہ بوجھ خود اٹھانے کے بجائے ان میں سامان رکھا جائے لیکن نیوجرسی (امریکا) سے تعلق رکھنے والی معروف ٹرینر ڈاکٹر میری وی اینڈے کا کہنا ہے کہ آپ خریداری کے لیے ریڑھی کے بجائے ٹوکری کا استعمال کریں کیوں کہ ایسا کرنے سے نہ صرف آپ کے کندھے مضبوط ہوں گے بلکہ بوجھ اٹھا کر چہل قدمی سے مجموعی طور پر آپ کے جسمانی پٹھوں کو حرکت ملے گی۔ لہٰذا اگلی بار جب آپ کسی اسٹور میں خریداری کے لیے جائیں تو سامان اٹھانے والی ریڑھی کے بجائے ہاتھ میں ٹوکری اٹھائیں۔

جھکنا:

آپ دن میں کئی بار نیچے جھک کر کوئی چیز اٹھاتے ہیں، کبھی اپنے بچے کو اٹھاتے ہیں، جوتا باندھتے ہیں تو کبھی بیڈ کے نیچے کوئی چیز رکھتے ہیں، تو ایسا کرنے میں اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ جھکتے وقت آپ کا جسم کس حالت میں ہے؟

ایک سینئر امریکی فٹنس اسپیشلسٹ رچرڈ سلیوان کا کہنا ہے کہ جھکتے وقت کمر کا زور لگانے کے بجائے اپنی ٹانگوں کے ذریعے پورا نیچے بیٹھیں اور بیٹھتے وقت اپنے پیٹ کو کھینچ لیں، اس سے نہ صرف آپ کا پیٹ بلکہ پیٹھ بھی باہر نہیں نکلے گی۔

جسمانی حالت:

اگرچہ بالکل سیدھا کھڑے ہونا ایک مشکل کام ہے لیکن یہ آپ کے جسم کی بہتر ساخت کے لیے بہت اچھی چیز ہے۔ فٹنس اسپیشلسٹ رچرڈ سلیوان کا کہنا ہے کہ کھڑے، بیٹھے یا چلتے ہوئے جسم کی اچھی پوزیشن کو برقرار رکھنا نہایت ضروری ہے۔

چلتے، بیٹھتے یا کھڑے ہونے کے دوران اپنے جسم کے ایک سے زیادہ پٹھوں کو مصروف کریں جیسے پیٹ کو دبائیں، کندھوں کو پیچھے اور نیچے کی طرف کھینچیں، ایسا کرنے سے آپ کے جسم کی مجموعی ساخت بہت بہتر ہو جائے گی۔

ٹیکنالوجی کے استعمال کے بجائے بالمشافہ پیغام:

نیویارک سٹی (امریکا) میں این وائے سی سرجیکل ایسوسی ایٹس کے شریک بانی اور سرجن ڈاکٹر ڈیوڈ گوونر کہتے ہیں کہ اگرچہ عصرِ حاضر میں جدید ٹیکنالوجی جیسے کمپیوٹر انٹرنیٹ یا موبائل نے وقت بچانے میں انسان کی بہت مدد کی ہے لیکن یہ سب چیزیں آپ کی کمر پر کوئی احسان نہیں ہیں کیوں کہ جدید ٹیکنالوجی کے استعمال سے آپ کا وقت تو بچا لیکن جسمانی حرکت نہ ہونے سے طبی اعتبار سے کچھ نقصان ضرور ہوا ہے۔ لہٰذا اپنے قرب و جوار میں اگر کسی کو کوئی پیغام دینا ہو تو ای میل یا فون میسج کے بجائے خود چل کر جائیں اور اس سے بات کریں کیوں کہ ایسا کرنے سے نہ صرف آپ کو تھوڑی ورزش ملے گی بلکہ آپ کو کسی دوسرے انسان سے بالمشافہ ملنے سے خوشگوار تبدیلی بھی محسوس ہوگی جس سے بہتر کام کے تعلقات بھی قائم ہوں گے۔

بستر چھوڑنے سے قبل جسمانی پٹھوں کا کھچاؤ:

صبح سویرے بستر چھوڑنے سے قبل انگڑائیاں لینا یا جسمانی پٹھوں کو حرکت دینا صرف کسی فلم، ڈرامہ یا کارٹون کے کسی کردار کے لیے ہی نہیں ہے بلکہ ڈاکٹر گرونر کے مطابق درحقیقت صبح کے وقت نیند سے بیدار ہونے کے بعد بیڈ سے اترنے سے قبل جسم کے پٹھوں میں کھچاؤ پیدا کرنا جیسے انگڑائی لینا صحت مندی کے لیے نہایت مفید اور آسان ترین ورزشوں میں سے ایک ہے کیوں کہ ایسا کرنا آپ کے جسم اور دماغ کو جگاتا ہے، یہ عمل پٹھوں میں خون کا بہاؤ اور غذائی اجزا کو جسم کا حصہ بنانے کی صلاحیت کو بڑھاتا ہے۔

دفتری کام:

دفاتر میں عام طور پر لوگوں کی صحت کے حوالے سے کوئی اقدامات نہیں کیے جاتے کیوں کہ یہ کام کرنے کی جگہ ہوتی ہے تاہم ورزش کے ذریعے اپنی صحت مندی کو برقرار رکھنے اور جسمانی ساخت کو بہتر بنانے کے لیے آپ خود سے ایسے مواقع پیدا کرسکتے ہیں۔

نمونیا: اسباب، علامات اور علاج

ڈاکٹر صاحب ذرا جلدی دیکھیں، میرے بچے کی سانس بہت تیز چل رہی ہے، اس کو تیز بخار بھی ہے، کل رات کو تو بالکل ٹھیک تھا"۔ یہ کہتے ہوئے وہ رونے لگیں۔

وہ بہت زیادہ پریشان تھیں، صحیح طرح سے الفاظ بھی ادا نہیں کر پا رہی تھیں۔ تسلی کے چند الفاظ بول کر ان کو بٹھایا، بچے کو چیک کیا، آکسیجن لگائی اور عملے کو ضروری ہدایات دیں بچے کے داخلے کے حوالے سے۔

"یہ نمونیا کیا ہے، کیسے ہوتا ہے، کیا کریں گے آپ؟ میرا بچہ ٹھیک تو ہو جائے گا ناں؟" تھوڑا سکون میں آتے ہی بہت سارے سوالات ایک ساتھ کر دیئے۔

وائرس، بیکٹیریا، یا فنگس (Fungi)... ان میں سے کوئی بھی جرثومہ سانس کی نالی یا خون کے ذریعے پھیپھڑوں (Lungs) میں داخل ہو جاتا ہے، وہاں انسانی جسم اس کے خلاف فوراً ردعمل میں کیمیائی مادوں سے اس کو ختم کرنے کی کوشش کرے جس کے نتیجے میں پھیپھڑوں میں سوجن اور بلغم جمع ہو جائے تو پھیپھڑوں کا وہ حصہ وقتی طور پر اپنے کام کے قابل نہیں رہتا اور پھیپھڑوں کے روزمرہ کے کام یعنی خون کی صفائی کے عمل میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے، جس کی وجہ سے خون میں آکسیجن کی کمی واقع ہوتی ہے اور آپ کی سانس کی رفتار بڑھ کر اس کمی کو پورا کرنے کی کوشش کرتی ہے، اس کو سینے کا انفیکشن یا نمونیا کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جسم میں جراثیم کے داخل ہونے کے عمل کو روکنے کے لیے دو طرح کے نظام ترتیب دیئے: ایک حفاظتی دیوار اور دوسرا کیمیائی مادوں کے ذریعے دفاع۔ سانس کی نالیوں میں موجود بال اور پھیپھڑوں میں موجود باریک ریشے (Cilia) حفاظتی دیوار کا کام کرتے ہیں، جب خون میں شامل وہائٹ سیل (WBC) اور کیمیائی مادے (Leukotrine) براہ راست ان بیرونی جراثیم پر حملہ کر کے ان کو ختم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مختلف عمر کے بچوں میں مختلف قسم کے جراثیم نمونیا کرنے کا باعث بنتے ہیں۔ نمونیا کے لیے موسم کی کوئی قید نہیں، نہ ہی نمونیا صرف ٹھنڈے موسم کی بیماری ہے۔ یہ گرمی کے موسم میں بھی ہو سکتا ہے۔ اس کا تعلق ماں کے کسی ٹھنڈی چیز مثلاً ٹھنڈا پانی، جوس یا آئس کریم کھانے سے نہیں وہ ہی ماں کا نہانے کے بعد فوراً دودھ پلانے سے ہے۔

بچوں کو نمونیا روزانہ نہلانے سے بھی نہیں ہوتا مگر عام طور پر نمونیا سرد موسم میں بڑھ جاتا ہے۔ بچوں میں عام طور پر نمونیا زیادہ تر وائرس کی وجہ سے ہوتا ہے، مگر بیکٹیریا بھی ایک بڑی وجہ ہے۔ سانس کی رفتار کی تیزی، تیز بخار، سانس میں تکلیف عام طور پر ان نشانیوں کی بنیاد پر ہی نمونیا کی تشخیص کی جاتی ہے۔

بچوں میں مختلف عمر میں سانس کی رفتار کا علم ہونا بہت ضروری ہے، مثلاً نیو بورن بے بی میں **60** مرتبہ ایک منٹ میں، ایک ماہ سے تین ماہ کی عمر میں **50** مرتبہ ایک منٹ میں، اور تین ماہ سے دو سال تک **40** مرتبہ ایک منٹ میں سانس نارمل کی زیادہ سے زیادہ تسلیم کی جاتی ہے۔

یہاں یہ خیال رہے کہ جب کسی بچے کو بخار ہوتا ہے تو ہر ڈگری سینٹی گریڈ بڑھنے کے ساتھ سانس کی رفتار میں تقریباً **4** کا اضافہ ہوتا ہے، یعنی اگر کسی بچے کی سانس کی رفتار اس کی عمر کے حساب سے زیادہ ہے، اس کو بخار بھی ہے اور سانس لینے میں دشواری ہو رہی ہے تو کلینکل بنیادوں پر اس کو نمونیا ہی کہا جائے گا، اور **WHO** اس کلینکل بنیاد پر ہی نمونیا کی تشخیص کی مجموعی طور پر ترویج کرتی ہے۔ عام طور پر ڈاکٹر اس کے ساتھ خون کے نمونے کا ٹیسٹ اور سینے کا ایکس رے بھی تجویز کرتے ہیں۔

چاہے ہم کلینکل بنیادوں پر یا لیب اور ایکس رے کی بنیاد پر تشخیص کریں، تشخیص کے بعد اگلا مرحلہ بچے کی سانس کی دشواری میں کمی کی کوشش اور اس کا حتمی علاج، آکسیجن، نیبولائزر کے ذریعے علاج، بخار کم کرنے کی ادویہ وغیرہ وغیرہ علاج میں مدد اور سانس میں دشواری کو کم کرنے کی کوشش، مخصوص اینٹی بائیوٹک اور اینٹی وائرل ادویہ سے نمونیا کے علاج کی حتمی کوشش۔

نمونیا کو آپ دو حصوں میں تقسیم کرسکتے ہیں۔ ایک وہ جس کا علاج منہ سے کھلانے والی ادویہ کے استعمال سے ہو جائے، اور دوسرا جس میں اسپتال میں داخل کرنے اور انجکشن کے ذریعے علاج وغیرہ کی ضرورت پیش آئے۔

پاکستان میں ہر سال لاکھوں بچے نمونیا کا شکار ہو جاتے ہیں اور تقریباً **58000** بچے ہر سال اپنی پانچویں سالگرہ سے پہلے موت کا شکار ہو جاتے ہیں۔ نمونیا ایک قابلِ احتیاط اور قابلِ علاج بیماری ہے۔

صحت کے لیے مفید برتنوں کا انتخاب کیسے کریں

کھانوں کے برتنوں کا صحت سے تعلق ہمیشہ برتنوں کے مواد پر منحصر ہوتا ہے۔ برتن خریدتے وقت ہمیشہ ان کے مواد کی جانچ پرکھ کریں۔ برتنوں میں جو دو اہم مواد عام طور پر صحت کے لیے محفوظ ہیں وہ ہیں پتھر اور مٹی کے برتن۔ **1**) پتھر کے برتن: پتھر کے برتن سیرامک کے برتنوں کی ایک قسم ہے جسے گرم ترین درجہ حرارت پر گرمایا جاتا ہے جس سے یہ پائیدار ہو جاتے ہیں۔ یہ عام گھریلو برتنوں کی بہ نسبت سیسہ اور دوسرے نقصان دہ مادوں سے بالکل پاک ہوتے ہیں جو کہ بچوں اور بڑوں دونوں کیلئے شدید نقصان دہ ہے اور کینسر تک کا سبب بن سکتا ہے۔ پتھر کے برتن کو روزمرہ کے استعمال کے لیے محفوظ سمجھا جاتا ہے اور یہ برتن کے لیے ایک مقبول انتخاب بھی ہے اور قدیم بھی۔ **2**) مٹی کے برتن: مٹی سے بنے برتن بھی صحت کے لحاظ سے مفید ہیں۔ پتھر کے برتن کی طرح ہی انہیں بھی اعلیٰ درجہ حرارت پر گرمایا جاتا ہے جس سے یہ مضبوط ہو جاتے ہیں، یہ بھی سیسہ اور دیگر نقصان دہ مادوں سے پاک اور کھانے کے استعمال کے لیے محفوظ ہوتے ہیں۔ ان پر بنے خوبصورت نقش و نگار کی وجہ سے انہیں گھروں میں سجاوٹ کے طور پر بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ یہاں یہ نوٹ کرنا ضروری ہے کہ اگرچہ ان مواد سے بنے برتن عام طور پر محفوظ ہوتے ہیں تاہم اگر کسی برانڈ سے خرید رہے ہیں تو ہمیشہ لیبلز اور سرٹیفیکیشنز کی جانچ کریں جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ پروڈکٹ فوڈ سیفٹی کے معیارات پر پورا اترتی ہے یا نہیں اور نقصان دہ مادوں سے پاک ہے۔ مزید برآں برتنوں کی حفاظت کو یقینی بنانے کے لیے مناسب استعمال کا طریقہ کار اور دیکھ بھال بھی ضروری ہے۔

The Urdu Daily
WATTAN
وطن سرینگر

عاقب نبی اور مینک اگروال کا کاؤنٹی کرکٹ میں جلوہ، مکیش کمار کا ڈیبیو

نئی دہلی (ایم این این): کاؤنٹی کرکٹ میں منگل کو ہندوستانی کرکٹرز کا جلوہ دیکھنے کو ملا، جہاں عاقب نبی اور رجے دیو اناد کٹ نے گیند سے تو مینک اگروال نے بلے سے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ مکیش کمار نے بھی ناٹنگھم شائر کی جانب سے ڈیبیو کیا۔ اوول میں کھیلے جارہے گلیمورگن اور سرے کے درمیان میچ میں پہلے ہی دن وکٹوں کی ایسی جھڑی لگی کہ کل ۲۰ر وکٹ گر گئے۔ سرے نے گلیمورگن کو ۱۳۲ر رن پر آل آؤٹ کیا اور جواب میں خود بھی ۱۱۵ر رن پر ڈھیر ہو گئی۔ سرے کی طرف سے کھیلتے ہوئے عاقب نبی نے شاندار گیند بازی کی اور ۳۶ر رن دے کر ۴ر وکٹ لئے پورے دن دونوں ٹیموں کے تیز گیند بازوں کا غلبہ رہا۔ ۱۹ر سالہ جیک ہوپ ٹیل نے اپنے دوسرے فرسٹ کلاس میچ میں گلیمورگن کی جانب سے سب سے زیادہ ۳۳ر رن بنائے جبکہ سرے کی جانب سے ریان پٹیل کا ۲۶ر رن سب سے بڑا اسکور رہا۔ عاقب نبی سرے کے ۴ر رکنی فاسٹ بالنگ اٹیک میں سب سے کامیاب گیند باز رہے۔ انہوں نے ۱۰ر۱ اوور میں ۳۶ر رن دے کر ۴ر وکٹ حاصل کئے۔ سابق ہندوستانی ٹیسٹ بلے باز مینک اگروال نے ٹینکس ہومز ریور سائیڈ میں سیزن کا آخری میچ دیکھنے آئے شائقین کو شاندار ۷۷ر رن کی اننگز سے خوش کر دیا۔ ان کی اس اننگز کی بدولت ڈویژن ٹو چیمپئن ڈرہم نے ووسٹر شائر کے خلاف کاؤنٹی چیمپئن شپ میچ کے پہلے دن پوری طرح غلبہ بنائے رکھا اور پہلی اننگز میں ۴۶۵ر رن بنائے۔ اگروال نے ۵۰ر گیندوں میں اپنی نصف سنچری مکمل کی۔ ڈرہم کی جانب سے جبکہ اسٹوکس نے بھی نصف سنچری بنائی۔

یوراج ورلڈ کپ سے قبل بڑی تبدیلیوں کے حق میں نہیں

نئی دہلی (ایم این این): سابق ہندوستانی کرکٹر یوراج سنگھ نے کہا ہے کہ ۲۰۲۷ء ون ڈے ورلڈ کپ میں کامیابی کے لیے ہندوستان کو ابھی سے اپنی بہترین ٹیم تیار کرکے اسی گروپ کے ساتھ مسلسل آگے بڑھنا چاہئے تاکہ کھلاڑیوں کو مناسب تیاری اور میچ پریکٹس کا وقت مل سکے۔ ۲۰۱۱ء ورلڈ کپ فاتح ٹیم کے اہم رکن رہے یوراج سنگھ نے خبردار کیا ہے کہ آخری وقت میں بڑی تبدیلیاں ماضی میں ہندوستان کو نقصان پہنچا چکی ہیں۔ یوراج نے کہا کہ اگلے ایک سال میں اسی ٹیم کو تیار کرنے پر توجہ دینی چاہئے اور کھلاڑیوں کو زیادہ سے زیادہ ون ڈے میچ کھیلنے کا موقع ملنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ اب ۵۰ر اوور کا کرکٹ کم اور ٹی ۲۰ر زیادہ کھیلا جاتا ہے، اس لیے دستیاب ون ڈے میچوں میں کھلاڑیوں کو ورلڈ کپ کی تیاری کے لیے کافی وقت میدان پر ملنا ضروری ہے۔ یوراج سنگھ کے مطابق بڑے ٹورنامنٹس میں ہندوستان کی مشکلات کے دوران کئی بار آخری وقت یا ٹورنامنٹ کے درمیان بڑی تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ اس لیے جس ٹیم کو ۲۰۲۷ء ورلڈ کپ جیتنے کی صلاحیت رکھنے والی سمجھا جائے، اس پر اعتماد کرنا اور کامیابی یا ناکامی سے قطع نظر اس کے ساتھ کھڑے رہنا ضروری ہے۔ ہندوستان کی ورلڈ کپ تیاری ۲۷ر ستمبر سے ویسٹ انڈیز کے خلاف گھریلو ون ڈے سیریز سے شروع ہو گی۔

انگلینڈ نے ٹی 20ر میں سری لنکا کو 119ر رن سے شکست دی

نئی دہلی (ایم این این): ہیری بروک کی ناٹ آؤٹ ۱۱۴ر رن کی شاندار اننگز اور جوس بٹلر کے ۸۰ر رن کے بعد سونی بیکر کی قیادت میں گیند بازوں کی عمدہ کارکردگی کی بدولت انگلینڈ نے پہلے ٹی ۲۰ر مقابلے میں سری لنکا کو ۱۱۹ر رن سے شکست دے کر ۳ر میچوں کی سیریز میں ۰-۱ر کی برتری حاصل کر لی۔ ۲۵۵ر رن کے ہدف کے تعاقب میں سری لنکا کی پوری ٹیم انگلینڈ کے گیند بازی حملے کا سامنا نہ کر سکی اور ۱۹ر اوورز میں ۱۳۵ر رن پر آل آؤٹ ہو گئی۔ داسن شاناکا نے ۲۴ر، پاتھم نسانکا نے ۱۲ر، کامل مشارا نے ۱۰ر اور کپتان چرتھ اسالنکا نے ۱۰ر رن بنائے۔ ایشان ملنگا ۵ر گیندوں پر ۱۳ر رن بنا کر ناٹ آؤٹ رہے۔ انگلینڈ کی جانب سے سونی بیکر نے ۳ر وکٹ حاصل کئے جبکہ لیام ڈاسن اور جیمی اوورٹن نے دو دو وکٹ لئے۔ جوس ٹنگ، ول جیکس اور عادل رشید نے ایک، ایک بلے باز کو آؤٹ کیا۔ اس سے قبل سری لنکا نے ٹاس جیت کر پہلے گیند بازی کا فیصلہ کیا۔ انگلینڈ کو تیسرے اوور کی پہلی گیند پر ایبیورین ڈونالڈ (۱۲) کی شکل میں پہلا نقصان اٹھانا پڑا۔ اس کے بعد کپتان ہیری بروک نے جوس بٹلر کے ساتھ جارحانہ بلے بازی کرتے ہوئے دوسرے وکٹ کیلئے ۱۲۸ر رن کی شراکت قائم کرکے بڑے اسکور کی بنیاد رکھی۔ ۱۳ر ویں اوور کی پہلی گیند پر ونیندو ہسر نگا نے سنچری کی جانب بڑھ رہے جوس بٹلر کو آؤٹ کر دیا۔ بٹلر نے ۴۴ر گیندوں پر ۸ر چوکے اور ۳ر چھکے لگا کر ۸۰ر رن بنائے۔ اس کے بعد ٹام بینٹن ۱۰ر اور ول جیکس ۲۱ر رن بنا کر آؤٹ ہوگئے۔ تاہم بروک نے ایک سرا سنبھالے رکھا اور تیزی سے رنز بناتے رہے۔ انہوں نے ۴۹ر گیندوں پر ۱۰ر چوکے اور ۶ر چھکے لگاتے ہوئے ناٹ آؤٹ ۱۱۴ر رن بنائے۔ سری لنکا کی جانب سے دشمنتھا چمیرا، ایشان ملنگا، ونیندو ہسر نگا اور دنیتھ ویلالاگے نے ایک، ایک وکٹ حاصل کیا۔

ماہی وج کا انکشاف، 'یُوا' میں کرینہ کپور والا کردار پہلے انہیں ملا تھا

نئی دہلی (ایم این این): ٹیلی ویژن اداکارہ ماہی وج نے انکشاف کیا ہے کہ ہدایت کار منی رتنم کی ۲۰۰۴ء کی فلم 'یوا' میں کرینہ کپور کا ادا کیا ہوا کردار ابتدا میں انہیں دیا گیا تھا۔ بگ باس ۲۰ر کے حالیہ ایپی سوڈ میں ساتھی امیدوار کنیکا مان سے گفتگو کے دوران ماہی نے اپنے ابتدائی فلمی سفر اور ان مواقع کا ذکر کیا جو آخر کار ان کے ہاتھ سے نکل گئے۔ ماہی کے مطابق ممبئی آنے کے فوراً بعد انہیں میوزک ویڈیو 'Tu Tu Hai Wahi' میں کام ملا۔ اس کے بعد انہوں نے متعدد میوزک ویڈیوز میں اداکاری کی، جنہیں انہوں نے اپنے کیریئر کا اہم ابتدائی مرحلہ قرار دیا۔ بعد ازاں انہوں نے جنوبی ہندوستانی فلموں میں کام کیا اور پر بھودیوا اور ممولٹی جیسے اداکاروں کے ساتھ بھی کام کرنے کا موقع ملا۔ اسی دور کے بعد ماہی نے بتایا کہ وہ 'یوا' کے لیے منتخب ہو گئیں۔ ان کے بقول منی رتنم نے انہیں فلم میں ووِیک اوبرائے کے مقابل کردار کے لیے منتخب کیا تھا۔ یہ وہی کردار تھا جسے بعد میں کرینہ کپور نے میرا کے نام سے ادا کیا۔ فلم میں میرا، ووِیک اوبرائے کے کردار ارجن بالا چندرن کی محبوبہ ہے۔

آج آخری ٹی 20ر میں ہندوستانی ٹیم نئے کھلاڑیوں کو موقع دے سکتی ہے

نئی دہلی (ایم این این): ہندوستان نے افغانستان کے خلاف ۳ر میچوں کی ٹی ۲۰ر سیریز میں ۰-۲ر کی ناقابل تسخیر برتری حاصل کر لی ہے اور اب جمعرات کو ارون جیٹلی اسٹیڈیم میں ہونے والے تیسرے اور آخری میچ میں بینچ اسٹرینتھ کو آزمانے اور نئے کھلاڑیوں کو موقع دینے کی تیاری ہے۔ ہندوستان دونوں میچ ۷ر وکٹ سے جیت چکا ہے اور اب سیریز میں ۰-۳ر کی کلین سویپ پر نظریں ہیں۔ سیریز کا نتیجہ طے ہونے کے بعد آخری میچ ٹیم مینجمنٹ کو مختلف کمبی نیشن آزمانے اور ان کھلاڑیوں کو میدان میں اتارنے کا موقع دے سکتا ہے جو اپنی باری کا انتظار کر رہے ہیں۔ باقاعدہ کھلاڑیوں نے سیریز میں عمدہ کارکردگی دکھائی ہے۔ ابھیشیک شرما نے پہلے میچ میں ۳۲ر گیندوں پر ۸۴ر رن اور دوسرے میں ۱۹ر گیندوں پر ۳۹ر رن بنائے جبکہ سنجو سیمسن نے دوسرے میچ میں ۲۲ر گیندوں پر ۵۷ر رنز کی تیز اننگز کھیلی۔ دوسرے میچ میں سیمسن اور ابھیشیک نے پہلے وکٹ کیلئے ۸۸ر رن جوڑے، جس کے بعد ایشان کشن نے ناٹ آؤٹ ۳۸ر رن بنا کر ہندوستان کو کامیابی دلائی۔ ہندوستان نے افغانستان کے ۸ر وکٹ پر ۱۵۹ر رن کے ہدف کو ۱۴ء۵ر اوور میں حاصل کر لیا۔ گیند بازی میں نتیش کمار ریڈی نے دوسرے میچ میں ۲۴ر رن دے کر تین وکٹ لئے جبکہ عرشدیپ سنگھ نے پہلے میچ میں تین وکٹ حاصل کئے۔ جسپریت بمراہ نے بھی ابتدائی کامیابیاں دلائیں۔ افغانستان کے لیے آخری میچ اہم ہے اور وہ سیریز میں پہلی جیت حاصل کرکے ہندوستان کو کلین سویپ سے روکنے کی کوشش کرے گا۔ اس کی بلے بازی ہندوستانی گیند بازی کے سامنے مشکلات سے دوچار رہی ہے، اگرچہ محمد نبی اور راشد خان نے کچھ مزاحمت کی ہے۔

ہندوستان نے افغانستان کو ہرادیا، ناقابل تسخیر برتری حاصل

نئی دہلی (ایم این این): ہندوستان نے دوسرے ٹی ۲۰ر میچ میں افغانستان کےخلاف شاندار آل راؤنڈ کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ۷ر وکٹوں سے کامیابی حاصل کر لی۔ اس جیت کے ساتھ ہی ٹیم انڈیا نے ۳ر میچوں کی سیریز میں ۲ صفر سے ناقابل تسخیر برتری حاصل کر لی۔ پہلے بلے بازی کرتے ہوئے افغانستان نے ۸ر وکٹوں کے نقصان پر ۱۵۹ر رن بنائے تھے۔ جس کے جواب میں ہندوستان نے ۱۴ء۵ر اوور میں صرف ۳ر وکٹیں گنوا کر میچ جیت لیا۔ ہندوستان کیلئے افتتاحی بلے باز سنجو سیمسن نے ۲۲ر گیندوں پر ۵۷ر رنوں کی جارحانہ بلے بازی کا مظاہرہ کیا۔ انہوں نے اپنی اننگز کے دوران ۷ر چوکے اور ۴ر چھکے مارے۔ ابھیشیک شرما (۳۹) اور ایشان کشن نے ۳۸ر رن بنائے اس سے قبل نتیش کمار ریڈی (۲۴ر رن پر ۳ر وکٹیں) کی شاندار گیند بازی کی بدولت ہندوستان نے ارون جیٹلی اسٹیڈیم میں افغانستان کو ۸ر وکٹوں کے نقصان پر ۱۵۹ر رنوں پر محدود کر دیا تھا۔ نتیش کے ۳ر وکٹوں کے علاوہ عرشدیپ سنگھ نے ۳۵ر رن دے کر ۲ر وکٹیں حاصل کیں۔ افغانستان کی جانب سے کپتان اور اوپنر ابراہیم زدران نے سب سے زیادہ ۳۷ر رن بنائے۔ افغانستان نے پہلے میچ کے مقابلے میں ۳ر رن زیادہ بنائے پھر وہ اپنی بلے بازی سے خوش نظر نہیں آئے۔ آخری ۵ر اوور میں ۵۹ر رن نہ بنتے تو ٹیم کا اسکور ۱۲۰ر تک نہیں پہنچ پاتا۔

ایشین گیمز میں تمغہ جیتنے والے باکسرز لاس اینجلس اولمپکس کیلئے راست کوالیفائی کرسکیں گے

نئی دہلی (ایم این این): ایشین گیمز میں تمغہ جیتنے والے باکسرز کو ۲۰۲۸ء کے لاس اینجلس اولمپکس کیلئے کوالیفائی کرنے کا براہ راست موقع ملے گا۔ انہیں ۲۰۲۷ء میں قزاقستان میں ہونے والی ورلڈ باکسنگ چیمپئن شپ میں براہ راست داخلہ دیا جائے گا جو اولمپکس کیلئے پہلا کوالیفائنگ ایونٹ ہو گا۔ باکسنگ فیڈریشن آف انڈیا (بی ایف آئی) نے لاس اینجلس اولمپکس کیلئے زیادہ سے زیادہ ہندوستانی باکسرز کو کوالیفائی کرانے کے مقصد سے تفصیلی سلیکشن پالیسی جاری کی ہے۔ اس میں ورلڈ باکسنگ کے تیار کردہ اور بین الاقوامی اولمپک کمیٹی (آئی او سی) سے منظور شدہ کوالیفکیشن نظام کی بنیاد پر چار مرحلوں پر مشتمل طریقہ کار طے کیا گیا ہے۔ ۲۰۲۷ء ورلڈ باکسنگ چیمپئن شپ کے بعد چین میں ایشیائی کوالیفائر اور ۲۰۲۸ء میں اٹلی اور ہنگری میں دو عالمی کوالیفائنگ ٹورنامنٹ ہوں گے۔ بی ایف آئی کے سرکولر کے مطابق امسال کے ایشین گیمز کے تمغہ جیتنے والے باکسرز کو متعلقہ ویٹ کیٹیگری میں مرکزی امیدوار کے طور پر منتخب کیا جائے گا جبکہ ۱۰ر ویں ایلیٹ نیشنل چیمپئن شپ کے طلائی تمغہ جیتنے والے کو ریزرو امیدوار رکھا جائے گا۔ جن ویٹ زمروں میں ہندوستان نے ایشین گیمز میں کوئی تمغہ نہیں جیتا اور جو کیٹیگریز ایشین گیمز میں شامل نہیں تھیں، ان میں ۱۰ر ویں ایلیٹ نیشنل چیمپئن شپ کے طلائی تمغہ جیتنے والے کو مرکزی امیدوار منتخب کیا جائے گا۔ جو باکسر ورلڈ چیمپئن شپ میں کوارٹر فائنل راؤنڈ تک پہنچیں گے لیکن کوٹہ حاصل نہیں کر پائیں گے، انہیں ایشیائی کوالیفائر میں راست داخلہ ملے گا۔ باقی مقامات نیشنل کوچنگ کیمپ میں شامل ایلیٹ باکسرز کے درمیان سلیکشن ٹرائلز کے ذریعے پُر کیے جائیں گے۔ بی ایف آئی کے صدر اجے سنگھ نے کہا کہ یہ پالیسی باکسرز کو لاس اینجلس اولمپکس تک پہنچنے کیلئے واضح اور منظم راستہ فراہم کرنے کے مقصد سے تیار کی گئی ہے۔

آسٹریلوی کرکٹ کی دھاک اب ختم ہو چکی ہے: ایلن ڈونلڈ

نئی دہلی (ایم این این): جنوبی افریقہ کے سابق مایہ ناز فاسٹ بولر ایلن ڈونلڈ نے آسٹریلوی ٹیم کی حالیہ پرفارمنس پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ کینگروز کی ٹیم اب ویسی نہیں رہی جس سے حریف ٹیمیں پہلے ڈرا کرتی تھیں۔ آسٹریلوی کرکٹ کی دھاک اب ختم ہو چکی ہے۔ غیر ملکی میڈیا رپورٹ کے مطابق جنوبی افریقہ کے سابق مایہ ناز فاسٹ بولر ایلن ڈونلڈ نے عالمی کرکٹ میں آسٹریلیا کی بالادستی اور حریف ٹیموں پر ان کے خوف کے حوالے سے ایک انتہائی چونکا دینے والا اور کھرا تجزیہ پیش کر دیا۔ اپنے ایک انٹرویو میں 'وائٹ لائٹننگ' کے نام سے مشہور ایلن ڈونلڈ کا کہنا ہے کہ آسٹریلوی ٹیم کو اب وہ خوف، رعب و دبدبہ حاصل نہیں رہا جو 1990 اور 2000 کی دہائیوں میں ہوا کرتا تھا۔ ان کا یہ بھی کہنا تھا کہ حریف ٹیمیں اب آسٹریلیا کے خلاف میدان میں اترتے وقت ڈرتی نہیں ہیں۔ سابق جنوبی افریقی کرکٹر نے نشاندہی کی کہ ہوم اینڈ اوے سیریز میں بھارت کی مسلسل کامیابیوں اور بارڈر- گواسکر ٹرافی میں شکست نے آسٹریلیا کا غرور توڑ دیا۔

بادشاہ نے جذباتی طور پر دھوکا دیا، مجھے استعمال کیا گیا، ایشا ریکھی

نئی دہلی (ایم این این): بھارتی پنجابی فلموں کی اداکارہ اور ماڈل ایشا ریکھی کا کہنا ہے کہ انہیں ریلیشن شپ میں استعمال کیا گیا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ان کے سابق شوہر بادشاہ نے انہیں جذباتی اور جسمانی طور پر دھوکا دیا۔ بگ باس 20 میں گفتگو کے دوران ایشا ریکھی نے اپنے تعلقات میں دھوکا دیے جانے کے احساس کے بارے میں کھل کر بات کی اور اپنے ماضی کے تلخ رشتوں کا تذکرہ کیا۔ اس سے قبل 33 سالہ ایشا ریکھی اپنی نجی زندگی کے حوالے سے اس وقت خبروں میں آئیں جب انہوں نے بادشاہ کے ساتھ شادی کے صرف پانچ ماہ بعد علیحدگی کا اعلان کیا تھا۔ اب انہوں نے بالآخر اپنی علیحدگی کی وجہ کے بارے میں کھل کر بات کی ہے۔ بگ باس کی حالیہ قسط میں ایشا کو کنیکا مان کے ساتھ ایک ریلیشن شپ میں دھوکے کے بارے میں بات کرتے ہوئے دیکھا گیا۔ انہوں نے براہ راست بادشاہ سے اپنی علیحدگی کا ذکر تو نہیں کیا، لیکن اشاروں اور کنایوں میں اس بارے میں بات کی۔ انکا کہنا تھا کہ اگر کوئی دوسرا شخص آ کر مجھے بتائے کہ کنیکا ایسی ہے یا ویسی ہے، تو میں اس وقت تک اس کی بات پر یقین نہیں کروں گی جب تک میں خود اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لوں۔ میں رشتے میں بھی بالکل ایسی ہی ہوں۔ اگر کوئی میرے پاس آ کر کچھ بتائے تو میں کہتی ہوں کہ مجھے ثبوت دو، ورنہ مجھے پریشان مت کرو۔ لیکن جب یہ رشتہ ختم ہوا تو مجھے معلوم ہوا کہ یہاں تو میرے ساتھ ہی دھوکا ہو گیا۔ جب کنیکا نے ایشا سے پوچھا کہ کیا انہیں جسمانی یا جذباتی طور پر دھوکا دیا گیا تھا،

PUBLISHED BY: BISMA TAJAMUL, PRINTED BY: BISMA TAJAMUL on behalf of BISMA TAJAMUL R.N.I No: JKURD/2011/37141,
Printed At : K.T. Press Pvt Ltd. Rangreth Budgam J&K 190021 , Published From: NEW BUS STAND, BUDGAM J&K 191111, Editor: BISMA TAJAMUL
CONTACT NO. 9419786936, 6006551484, EMAIL: WATTANDAILY@GMAIL.COM,